Madinah Gift Centre
جامعات المدینۃ (للبنات) کے نصاب میں شامل اسلامی عقائد کی اہم کتاب
اَلْحَقُّ الْمُبِین
تصنیف:
غزالیٔ زماں رازیٔ دوراں حضرت علامہ
سیّد احمد سعید کاظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی
المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)
(شعبۂ درسی کتب)
Madinah.iN

﴿فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ﴾

ترجمۂ کنز الایمان: (تو تم اللہ پر بھروسہ کرو بے شک تم روشن حق پر ہو) (النمل: ۷۹)

جامعات المدینۃ (للبنات) کے نصاب میں شامل اسلامی عقائد کی اہم کتاب

اَلْحَقُّ الْمُبِیْن

غزالی زماں رازیٔ دوراں حضرت علامہ سیّد احمد سعید کاظمی

رحمۃ اللہ القوی

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبۂ درسی کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب: **الحق المبین**

مصنف: غزالی زماں رازی دوراں حضرت علامہ **سید احمد سعید کاظمی** رحمہ اللہ القوی

پیش کش: **مجلس المدینة العلمیة** (شعبۂ درسی کتب)

سن طباعت: ۲۵ محرم الحرام ۱۴۳۴ھ بمطابق 09 دسمبر 2012ء

کل صفحات: **131 صفحات**

ناشر: مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی

قیمت:

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- **کراچی**: شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی — فون: 021-32203311
- **لاہور**: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ — فون: 042-37311679
- **سردار آباد**: (فیصل آباد) امین پور بازار — فون: 041-2632625
- **کشمیر**: چوک شہیداں، میرپور — فون: 058274-37212
- **حیدر آباد**: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن — فون: 022-2620122
- **ملتان**: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ — فون: 061-4511192
- **اوکاڑہ**: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال — فون: 044-2550767
- **راولپنڈی**: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ — فون: 051-5553765
- **خان پور**: دُرانی چوک، نہر کنارہ — فون: 068-5571686
- **نواب شاہ**: چکرا بازار، نزد MCB — فون: 0244-4362145
- **سکھر**: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ — فون: 071-5619195
- **گوجرانوالہ**: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ — فون: 055-4225653
- **پشاور**: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور سٹریٹ، صدر

E.mail: ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

''بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ'' کے ۱۹ حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ۱۹ ''نیتیں''

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ. یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچھّی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

﴿۲﴾ جتنی اچھّی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تعوُّذ و ﴿۴﴾ تسمیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ ﴿۵﴾ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے لیے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالَعہ کروں گا۔ ﴿۶﴾ حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور ﴿۷﴾ قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا۔ ﴿۸﴾ کتاب کو پڑھ کر کلام اللہ و کلام رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صحیح معنوں میں سمجھ کر اوامر کا امتثال اور نواہی سے اجتناب کروں گا۔ ﴿۹﴾ درجہ میں اس کتاب پر استاد کی بیان کردہ توضیح توجہ سے سنوں گا۔ ﴿۱۰﴾ استاد کی توضیح کو لکھ کر ''اِسْتَعِنْ بِیَمِیْنِكَ عَلٰی حِفْظِكَ'' پر عمل کروں گا۔ ﴿۱۱﴾ طلبہ کے ساتھ مل کر اس کتاب کے اسباق کی تکرار کروں گا۔

﴿۱۲﴾ اگر کسی طالب علم نے کوئی نامناسب سوال کیا تو اس پر ہنس کر اس کی دل آزاری کا سبب نہیں بنوں گا۔ ﴿۱۳﴾ درجہ میں کتاب، استاد اور درس کی تعظیم کی خاطر غسل کر کے، صاف مدنی لباس میں، خوشبو لگا کر حاضری دوں گا۔ ﴿۱۴﴾ اگر کسی طالب علم کو عبارت یا مسئلہ سمجھنے میں دشواری ہوئی تو حتی الامکان سمجھانے کی کوشش کروں گا۔ ﴿۱۵﴾ سبق سمجھ میں آجانے کی صورت میں حمد الٰہی عزوجل بجالاؤں گا۔ ﴿۱۶﴾ اور سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں دعاء کروں گا اور بار بار سمجھنے کی کوشش کروں گا۔ ﴿۱۷﴾ سبق سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں استاد پر بدگمانی کے بجائے اسے اپنا قصور تصور کروں گا۔ ﴿۱۸﴾ کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطّلع کروں گا (مصنف یا ناشِرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)۔ ﴿۱۹﴾ کتاب کی تعظیم کرتے ہوئے اس پر کوئی چیز قلم وغیرہ نہیں رکھوں گا۔ اس پر ٹیک نہیں لگاؤں گا۔

☆......☆......☆......☆......☆

غائبانہ نماز جنازہ

میت کا سامنے ہونا ضروری ہے، غائبانہ نماز جنازہ نہیں ہوسکتی۔

(الدر المختار ورد المحتار، ج۳، ص ۱۲۳)

فہرست

الحدیث: "اگر (بدمذہب) بیمار پڑیں تو ان کو پوچھنے نہ جاؤ اور اگر وہ مرجائیں تو ان کے جنازہ پر حاضر نہ ہو اور اگر انکا سامنا ہو تو سلام نہ کرو" (سنن ابن ماجہ، المقدمۃ، باب القدر) ایک اور جگہ یوں فرمایا: "ان سے شادی بیاہ نہ کرو ان کے ساتھ نہ کھاؤ، ان کے ساتھ نہ پیو، ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھو اور ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔

(کنز العمال، کتاب الفضائل، فی الباب الثالث فی ذکر الصحابۃ وفضلهم)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

المدینة العلمیة

از: بانیٔ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطاؔر** قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحسَانِہٖ وَبِفَضلِ رَسُولِہٖ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم

تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اِشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصَمَّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحُسن وخوبی سر انجام دینے کے لیے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس **''المدینة العلمیة''** بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء ومفتیانِ کرام کَثَّرَ هُمُ اللّٰہ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔

اس کے مندرجہ ذیل چھ ۶ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ
(۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ اِصلاحی کُتُب
(۴) شعبۂ تفتیشِ کُتُب
(۵) شعبۂ تراجم
(۶) شعبۂ تخریج

''المدینة العلمیة'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنت، عظیمُ البرکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین وملّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر وبرکت، حضرتِ علامہ مولٰینا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مُطابق

حتّٰی الْوُسع سَہل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''**المدینة العلمیة**'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ہمیں زیرِ گنبدِ خضراء شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

کیا نبی کا بدن مٹّی کھا سکتی ھے؟

اللہ کے محبوب ،دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کا فرمانِ عظیمُ الشّان ہے: اِنَّ اللّٰـہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرضِ اَنْ تَاکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیاء فَنَبِیُّ اللہِ حَیٌّ یُرْزَقُ. ''بیشک **اللہ** تعالیٰ نے زمین پر حرام فرما دیا ہے کہ وہ انبیاءِ کرام کے بدن کھائے۔ **اللہ** کے نبی زندہ ہیں اور ان کو روزی دی جاتی ہے۔'' (سُنَنِ اِبنِ ماجہ ج ۲ص ۲۹۱ حدیث ۱۶۳۶ دارالمعرفۃ بیروت)

المدینۃ العلمیۃ کا اِس کتاب پر کام

الحمد للہ علی احسانہ...... دعوت اسلامی کی مجلس المدینۃ العلمیۃ شب وروز علمی کاوشوں میں مصروف ہے۔ اصلاحِ عقائد واعمال کی غرض سے مختلف کتب ورسائل مجلس کی جانب سے مکتبۃ المدینہ کے ذریعے منظرِ عام پر آتے رہتے ہیں۔

اس ذمہ داری کو بحسن وخوبی نبھانے کے لئے المدینۃ العلمیۃ کو کئی شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا ہے۔ انہیں میں سے ایک شعبہ "درسی کتب" بھی ہے جو مجلس جامعات المدینہ (دعوتِ اسلامی) کی معاونت سے درسِ نظامی (للبنین و البنات) کے نصاب میں شامل کتب کی شروحات وحواشی تحریر کرنے اور اُنکو دَورِ جدید کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرکے شائع کرنے کی سعیٔ پیہم کررہا ہے۔

غزالیٔ زماں رازیٔ دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید صاحب کاظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی کتاب "اَلْحَقُّ الْمُبِیْن" پر کام بھی اسی کڑی کا ایک حصہ ہے۔ اسلامی عقائد کی یہ کتاب تنظیم المدارس ومجلس جامعات المدینہ (للبنات) کی طرف سے اسلامی بہنوں کے نصاب میں شامل ہے لیکن مسلک حقہ کی معرفت پر مشتمل ہونے کی بنا پر طالبات کے ساتھ ساتھ دیگر اسلامی بھائیوں اور بہنوں کے لئے بھی یکساں مفید ہے۔ لہٰذا المدینۃ العلمیۃ اس پر مندرجہ ذیل کام کرکے ہدیۂ ناظرین کررہا ہے۔

...... کام کی تفصیل:

① ...... مصنف علیہ الرحمۃ کے حوالہ جات کو باقی رکھتے ہوئے الگ سے بھی حاشیہ میں آیات، احادیث اور عربی عبارات کی تخریج کی گئی ہے۔

② ...... بدمذہبوں کی کتابوں کی عبارات کے سلسلے میں مصنف علیہ الرحمۃ کے حوالہ جات پر ہی اکتفا کیا گیا ہے البتہ چند اہم کتب کی عبارات سکین (scane) کرکے باب "عکسی عبارات" میں شامل کردی گئی ہیں۔

③ ...... کتاب کی تسہیل کے پیشِ نظر الفاظ، معانی اور ہیڈنگز (سُرخیوں) کا اہتمام کیا گیا ہے البتہ علمیہ کی ہیڈنگز کے ساتھ ستارہ (☆) کی علامت لگائی گئی ہے تاکہ مصنف علیہ الرحمۃ کی ہیڈنگز سے امتیاز رہے۔

④...... حتی الامکان متوفیٰ (یعنی کتاب میں مذکور بزرگوں وغیرہ کے انتقال کا سن ہجری) کا اہتمام کیا گیا ہے۔

⑤...... عربی وفارسی عبارات کا ترجمہ کردیا گیا ہے۔

⑥...... مشکل الفاظ بالخصوص عربی عبارات پر اعراب کا خاص اہتمام کیا گیا ہے۔

⑦...... متن کو چند مطبوعات سے تقابل کرکے حتی الامکان اغلاط سے پاک کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

⑧...... مشکل الفاظ اور عبارات کو حاشیہ لگا کر آسان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

(مجلس المدینۃ العلمیۃ

زیارات اولیاء وکرامات اولیاء

☆......کبھی زیارت، اہلِ قبور سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہوتی ہے جیسا کہ قبورِ صالحین کی زیارت کے بارے میں احادیث آئی ہیں۔ (جذب القلوب ترجمہ از فارسی)

☆......علامہ نابلسی قدس سرہ القدسی نے حدیقہ ندیہ میں فرمایا: كَرَامَاتُ الْاَوْلِيَاءِ بَاقِيَةٌ بَعْدَ مَوْتِهِمْ أَيْضًا وَمَنْ زَعَمَ خِلَافَ ذٰلِكَ فَهُوَ جَاهِلٌ مُتَعَصِّبٌ وَلَنَا رِسَالَةٌ فِيْ خُصُوْصِ إِثْبَاتِ الْكَرَامَةِ بَعْدَ مَوْتِ الْوَلِيِّ ـ آہ مُلَخَّصًا (الحدیقۃُالندیۃ :أوّلُهم آدم أبو البشر ۲۹۰/۱ نوریہ رضویہ سردار آباد) یعنی اولیاء کی کرامات بعد انتقال بھی باقی ہیں جو اس کے خلاف زعم کرے وہ جاہل ہٹ دھرم ہے، ہم نے ایک رسالہ خاص اسی امر کے ثبوت میں لکھا ہے۔

☆......امام شیخ الاسلام شہاب رملی سے منقول ہوا: مُعْجِزَاتُ الْاَنْبِيَاءِ وَكَرَامَاتُ الْاَوْلِيَاءِ لَا تَنْقَطِعُ بِمَوْتِهِمْ (فتاوی جمال بن عمر مکی) یعنی انبیاء کے معجزے اور اولیاء کی کرامتیں ان کے انتقال سے منقطع نہیں ہوتیں۔

تعارفِ مصنّف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ

ولادت: غزالیِ زماں رازیِ دوراں امام اہلسنت علامہ سیّد احمد سعید کاظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی ولادت ۱۳۳۱ھ ۱۹۱۳ء کو مراد آباد کے شہر امروہہ میں ہوئی۔ (مقالاتِ کاظمی، ص ۱۱۔ کاظمی پبلی کیشنز ملتان)

تعلیم و تربیت: آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ابتداء سے انتہا تک تعلیم اپنے بڑے بھائی شیخ المشائخ حضرت مولانا سیّد محمد خلیل کاظمی قدس سرہ سے حاصل کی اور انہیں کے دست حق پر بیعت کی۔ (مقالاتِ کاظمی، ص ۱۲۔ کاظمی پبلی کیشنز ملتان)

تدریس کے میدان میں: غزالیِ زماں تعلیم سے فراغت کے بعد احباب سے ملاقات کے لئے لاہور روانہ ہوئے اسی اثناء میں ایک دن جامعہ نعمانیہ جانا ہوا وہاں ایک کلاس میں حافظ محمد جمال صاحب مسلّم الثبوت پڑھا رہے تھے آپ بھی سننے کی خاطر ایک طرف بیٹھ گئے اس وقت ماہیتِ مجردہ پر گفتگو ہو رہی تھی آپ نے بھی بحث میں حصہ لیا۔ آپ کی جودتِ طبع اور استحضارِ مسائل سے حافظ صاحب بہت متاثر ہوئے اور انھوں نے دبیر انجمن، خلیفہ تاج الدین صاحب سے آپ کی قابلیت کا تذکرہ کیا۔ انھوں نے آپ کو جامعہ نعمانیہ میں تدریس کی پیش کش کی، جسے آپ نے اپنے برادرِ معظم سے اجازت کی شرط پر قبول کرلیا۔ جامعہ نعمانیہ میں تدریس کے دوران آپ کے ذمے نور الانوار، قطبی، مختصر المعانی اور شرح جامی وغیرہ کی تدریس مقرر کی گئی۔ رفتہ رفتہ طلبہ کا میلان آپ کی طرف بڑھنے لگا یہاں تک کہ ایک وقت میں اٹھائیس اسباق کی تدریس کی ذمہ داری آپ کے کندھوں پر آ گئی۔ تدریس کا تجربہ آپ کو دورانِ تعلیم ہی حاصل ہو گیا تھا زمانہ تعلیم کے آخری دو سالوں میں آپ باقاعدہ اسباق پڑھایا کرتے تھے۔ وہ مہارت یہاں کام آئی اور نعمانیہ میں آپ کی تدریس کا سکہ بیٹھ گیا۔

۱۹۳۱ء میں آپ لاہور واپس آگئے اور وہاں امروہہ میں متعدد مباحثے ہوتے رہے۔ مشہور مناظر مولوی مرتضیٰ حسین دربھنگی سے بھی کئی بار مناظرے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آپ ہمیشہ کامیاب وکامران رہے۔

آپ دو سال اوکاڑہ بھی رہے اس زمانہ میں وہاں گستاخانِ رسول کی بڑی شورش تھی آپ نے وہاں مسلکِ اہل سنت کی تبلیغ اور درس وتدریس کے سلسلہ کو جاری کیا آپکی مساعی سے بہت جلد فضا بہتر ہوگئی اور عظمت رسول کے نعروں سے اوکاڑہ کے درودیوار گونجنے لگے۔

دیگر دینی خدمات: آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے مدینۃ الاولیاء ملتان میں ''جامعہ اسلامیہ عربیہ انوار العلوم'' قائم فرمایا، درس وتدریس اور قومی وملی خدمات سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ آپ نے کتب ورسائل بھی تصنیف فرمائے ہیں۔

تصانیف: آپ نے متعدد تصانیف فرمائیں جن میں سے:

ترجمۃ القرآن البیان شریف، تفسیر التبیان (پارہ اول)، الحق المبین (کتاب ہذا)، تسبیح الرحمٰن عن الکذب والنقصان، اور آپ کے مقالات کا مجموعہ بنام مقالاتِ کاظمی (تین جلدوں میں) زیادہ مشہور ہیں۔

وفات ومدفن:

☆......آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ۲۵ رمضان المبارک بمطابق ۴ جون ۱۹۸۶ء کو وصال فرمایا اور آپ کا مزار پر انوار عیدگاہ مدینۃ الاولیاء ملتان میں ہے۔ جہاں ہر سال چار پانچ شوال المکرم کو عرس منایا جاتا ہے (ماہنامہ السعید ملتان، شعبان رمضان ۱۴۳۱ھ، جون جولائی ۲۰۱۰ء)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

☆آپ کے تفصیلی تعارف کے لئے دیکھئے مقالات کاظمی جلد اول۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

تخلیقِ انسانی کا مقصد معرفتِ الٰہی ہے اور معرفتِ الٰہی کا مبنیٰ[۱] مُشاہدۂ تجلّیاتِ حُسنِ لاتَناہی[۲]۔اس مقصدِ عظیم کے تصوّر نے انسان کو وَرطۂ حیرت[۳] میں مبتلا کر دیا۔وہ ایک ایسے ضعیف ونادار اجنبی مُسافر کی طرح حیران تھا جسے کروڑوں میل کی دُشوار گزار راہیں درپیش ہوں اور منزلِ مقصود تک پہنچنے کا کوئی ذریعہ اس کے پاس موجود نہ ہو۔

وہ عالمِ حیرت میں زبانِ حال سے کہتا تھا: الٰہی! تیری معرفت کی منزل تک کیسے پہنچوں؟ میں کمزور ضَعیفُ البُنیان[۴] اور پھر مجھے بہکانے کے لئے قدم قدم پر شیطان۔وہ پریشان ہوکر سوچتا تھا کہ ضُعف کو قوت سے کیا نسبت، اِمکان[۵] کو وجوب[۶] سے کیا واسطہ، محدود کو غیر محدود سے کیا علاقہ، کہاں حادث[۷] کہاں قدیم، کہاں انسان کہاں رحمٰن، نہ اس کے حسن وجمال کی تجلّیوں تک میری نگاہیں پہنچ سکتی ہیں، نہ میں اس کے دیدارِ جمال کی تاب لاسکتا ہوں۔

انسان اسی کَش مَکَش میں مبتلا تھا کہ قدرت نے بروقت اس کی دَستگیری فرمائی اور روحِ دوعالَم حضرت محمد صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم **کے آئینۂ وجود سے اپنے حُسنِ لامحدود کی تجلّیاں ظاہر فرما کر اپنی مَعرفت کی راہیں اس پر روشن کردیں۔**[۸]

---

۱ ...... بنیاد ۲ ...... خدائے تعالٰی کے لامحدود حُسن کی تجلّیات کا مُشاہدہ کرنا ۳ ...... انتہائی حیرت کی حالت میں ۴ ...... پیدائشی کمزور ۵ ...... جو اپنے وجود میں دوسرے کا محتاج ہو یعنی مخلوق ۶ ...... جو اپنے وُجود میں دوسرے کا محتاج نہ ہو یعنی خالق ۷ ...... قدیم کی ضدیعنی چیز جو پہلے نہ ہو، فانی ۸ ...... یعنی اللہ تعالٰی نے نبیٔ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو اپنی ذات وصفات کا مظہرِ اَتَم بنا کر انسان پر اپنی معرفت کی راہیں کھول دیں کہ جس نے رب کے حُسن وجمال اور قدرت کو دیکھنا ہو وہ حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو دیکھ لے۔

صلوٰۃ وسلام ہو اس برزخِ کبریٰ[1] حضرت محمد مصطفیٰ عَلَیْہِ وَآلِہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاء پر جس نے ضُعفِ انسانی کو قوت سے بدل دیا۔ حُدوث کو قدیم کا آئینہ بنا دیا۔ امکان کو بارگاہِ وُجوب میں حاضر کر دیا۔ مکان کا رشتہ لامکان سے جوڑ دیا۔ محدود کو غیر محدود سے ملا دیا یعنی بندہ کو خدا تک پہنچا دیا۔

حق یہ ہے کہ رخسارِ محمدی آئینۂ جمالِ حق ہے اور خدّو خالِ مُصطفیٰ مَظْہرِ حسنِ کبریا۔[2] پھر کس طرح ممکن ہے کہ ایک کا انکار دوسرے کے اقرار کے ساتھ جمع ہو جائے۔ اگر حق کے ساتھ باطل، نور کے ساتھ ظُلمت، کفر کے ساتھ اسلام کا اجتماع مُتصوَّر ہو تو یہ بھی[3] ممکن ہوگا۔ جب وہ مُحال ہے تو یہ بھی مُحال۔

بنابریں اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ ہی نہیں کہ حسنِ محمدی کا انکار جمالِ خُداوندی کا انکار اور بارگاہِ نُبوّت کی توہین حضرتِ اُلُوہیت[4] کی تَنقیص ہے۔ شانِ اُلُوہیت کی توہین کرنے والا مؤمن نہیں تو گستاخِ نُبوّت کیونکر مسلمان ہو سکتا ہے۔

کوئی مکتبۂ خیال[5] ہو ہمیں کسی سے عناد نہیں البتہ مُنکرینِ کمالاتِ نُبوّت اور مُنقّصینِ شانِ رسالت[6] سے ہمیں طَبَعی تنفُّر[7] ہے۔ اس لئے کہ وہ آئینۂ جمالِ اُلُوہیت میں عیب کے مُتلاشی ہیں اور ان کا یہ طرزِ عمل نہ صرف مقصدِ تخلیقِ انسانی کے مُنافی ہے بلکہ آدابِ بندگی[8] کے بھی خلاف اور خالقِ کائنات سے کھلی بغاوت کے مُترادِف ہے۔

---

(1)...... برزخ سے مراد وہ شئ جو دو اشیا کے درمیان واسطہ ہو چونکہ سرکار علیہ السلام خالق اور مخلوق کے درمیان واسطہ ہیں لہٰذا حقیقتِ محمدی برزخ ہے۔ (2)...... یعنی حضور علیہ السلام کا حُسن و جمال اور صفات اللہ تعالیٰ کے حُسن و جمال اور صفات کا مَظہر ہیں۔ (3)...... یعنی حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا انکار اللہ تعالیٰ کا انکار نہ ہو۔ (4)...... شانِ خُداوندی (5)...... فرقہ (6)...... شانِ رسالت گھٹانے والے (7)...... فطری نفرت (8)...... عبادت کے آداب

اس کے باوجود بھی ہمیں ان سے کچھ سروکار نہیں، ہمارا خطاب تو جمالِ اُلوہیت کے دیوانوں اور شمعِ رسالت کے ان پروانوں سے ہے جو ذاتِ پاک مصطفیٰ عَلَیۡہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاء کو معرفتِ الٰہی اور قربِ خداوندی کا وسیلۂ عظمیٰ جان کر ان کی شمعِ حسن و جمال پر قربان ہو جانے کو اپنا مقصدِ حیات سمجھتے ہیں اور اسی لئے ہم نے دلائل سے الگ ہو کر صرف مسائل بیان کئے ہیں۔ البتہ ابتداء میں بطور مُقدمہ چند ایسے اصول لکھ دیئے ہیں جن کی روشنی میں ناظرینِ کرام پر ان تمام تاویلات کا فساد روزِ روشن کی طرح واضح ہو جائے گا جو توہین آمیز عبارات[1] میں آج تک کی گئی ہیں۔ رہے دلائل تو اِنْ شَاءَاللہ تعالیٰ مستقبل قریب میں ہر اختلافی مسئلہ پر ایک مُستقِل رسالہ ہدیۂ ناظرین ہوگا جس میں پوری تفصیل کے ساتھ دلائل مرقوم ہوں گے۔ وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیۡزٍ[2]

اس کے بعد یہ بھی عرض کر دوں کہ اس رسالہ میں تمام حوالہ جات و عباراتِ منقولہ کو میں نے بذاتِ خود اصل کتب میں دیکھ کر پوری تحقیق اور احتیاط کے ساتھ نقل کیا ہے۔ اگر ایک حوالہ بھی غلط ثابت ہو جائے تو میں اس سے رجوع کر کے اپنی غلطی کا اعتراف کر لوں گا اور ساتھ ہی اس کا اعلان بھی شائع کر دوں گا۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مُختصر رسالہ کو برادرانِ اہلِ سنت کے لئے اپنے مسلک پر ثابت قدم رہنے کا مُوجِب اور دوسروں کیلئے رُجُوع اِلَی الۡحَقِّ[3] کا سبب بنائے۔ (آمین)

سیّد احمد سعید کاظمی غُفِرَلَہٗ

---

[1]...... جو دیو بندی فرقے کے اکابر علما کی کتابوں میں موجود ہیں۔ [2]...... اور یہ اللہ پر کچھ دشوار نہیں

[3]...... حق کی طرف لوٹنے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

اَمَّا بَعْدُ: ناظرینِ کرام کی خدمت میں عرض ہے کہ اس رسالہ میں اصل مواد تو میں نے ۱۹۴۶ء میں ہی مُرتّب کرلیا تھا لیکن بعض موانع (۱) کی وجہ سے طباعت نہ ہوسکی...... حتیٰ کہ اس عرصہ میں دیوبندی حضرات کے بعض رسائل ومضامین نظر سے گذرے جن سے مفیدِ مطلب کچھ اقتباسات لے کر اس میں شامل کردیے گئے۔

اس رسالہ کی اِشاعت سے میری غرض صرف یہ ہے کہ جو بھولے بھالے مسلمان عُلَماء دیوبند کے ظاہرِ حال کو دیکھ کر انہیں اہلِ حق اور صَحِیحُ الْعقیدہ سنی مسلمان سمجھتے ہیں اور اسی بنا پر دینی معمولات میں انہیں اپنا مُقتدا و پیشوا (۲) بناتے ہیں۔ان کے پیچھے نمازیں پڑھتے ہیں۔ان سے مذہبی مسائل دریافت کرتے ہیں اور ان کے ساتھ مذہبی اُلفت رکھتے ہیں مگر یہ نہیں جانتے کہ ان کے عقائد کیسے ہیں؟ اس رسالہ کو پڑھ کر انہیں علماءِ دیوبند کے عقائد سے واقفیت ہوجائے اور وہ اپنی عاقبت (۳) کی فکر کریں اور سوچیں کہ جن لوگوں کے ایسے عقیدے ہیں ان کو اپنا مُقتدا اور پیشوا مان کر ہمارا کیا حشر (۴) ہوگا۔

وہابی، دیوبندی

اگرچہ وہابی، دیوبندی دو لفظ ہیں لیکن ان سے مراد صرف وہی گروہ ہے جو اپنے ماسوا دوسرے تمام مسلمانوں کو کافر و مُشرک اور بِدعتی قرار دیتا ہے اور جس کے سَربرآوردہ لوگوں نے (۵)

---

❶...... رکاوٹوں ❷...... عمل وعقائد میں ان کی پیروی کرتے ہیں۔ ❸...... آخرت

❹...... انجام ❺...... وہابیہ کے اکابر علمانے

اپنی کتابوں میں رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ودیگر انبیاء علیہمُ السلام ومحبوبانِ خداوندی کی شان میں توہین آمیز عبارتیں لکھیں اور بعض عُیُوب ونَقائِص کو انبیاء واولیاء علیہمُ السلام کی طرف بے دھڑک منسوب کیا۔ اس قسم کے لوگوں کا وُجود عہدِ رِسالت⁽¹⁾ سے ہی چلا آرہا ہے۔ چُنانچہ اللہ تعالٰی قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَاۤ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ۝ (پ ۱۰، سورة التوبة، ۵۸، ۵۹)

ترجمہ: اور ان میں کوئی وہ ہے جو صدقے بانٹنے میں تم پر طعن کرتا ہے تو اگر ان میں سے کچھ ملے تو راضی ہوجائیں اور نہ ملے تو جب ہی وہ ناراض ہیں اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ اور اس کے رسول نے ان کو دیا اور کہتے اللہ کافی ہے اب دیتا ہے اللہ ہمیں اپنے فضل سے اور اس کا رسول، ہمیں اللہ ہی کی طرف رغبت ہے۔

یہ آیت ذوالخویصرہ تمیمی⁽²⁾ کے حق میں نازل ہوئی۔ اس شخص کا نام حرقوص بن زہیر⁽³⁾ ہے یہی خوارِج کی اَصل بنیاد ہے۔

⋆ خارِجیَّت کی ابتدا ⋆

بُخاری اور مُسلم کی حدیث میں ہے کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم مالِ غنیمت تقسیم فرمارہے تھے تو ذُوالخُوَیْصِرہ نے کہا: یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم!

---

❶...... سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے زمانۂ مبارکہ سے
❷...... ذُوالخُوَیْصِرَہ تَمِیْمِی
❸...... حُرْقُوص بِنْ زُهَیْر

عدل کیجئے[1]۔ حضور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: تجھے خرابی ہو میں عدل نہ کروں گا تو کون کرے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مجھے اجازت دیجئے کہ اس مُنافق کی گردن ماردوں۔ حضور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: اسے چھوڑ دو۔ اس کے اور بھی ہمراہی[2] ہیں کہ تم ان کی نمازوں کے سامنے اپنی نمازوں کو اور ان کے روزوں کے سامنے اپنے روزوں کو حقیر دیکھو گے۔ وہ قرآن پڑھیں گے اور ان کے گلوں سے نہ اترے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے۔[3]

دین میں داخل ہو کر بے دین ہونے والوں کی ابتدا ایسے ہی لوگوں سے ہوئی ہے جو نماز، روزہ اور دین کے سب کام کرنے والے تھے لیکن اس کے باوجود انہوں نے رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی شانِ اقدس میں گستاخی کی اور بے دین ہو گئے۔

★ حضرت علی کو شہید کرنے والے کون؟ ★

حضورِ اقدس صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی شانِ مبارک میں توہین کرنے والے ذُوالخُوَیْصِرَہ کے جن ہمراہیوں کا ذکر حدیث شریف میں آیا ہے ان سے مراد وہی لوگ ہیں جنہوں نے ذُوالخُوَیْصِرَہ کی طرح شانِ رسالت میں گستاخیاں کیں۔ اِسلام میں یہ پہلا گروہ خارجیوں کا ہے یہی گروہ اہلِ حق کو کافر و مُشرِک کہہ کر ان سے قِتال وجِدال[4] کو جائز قرار دیتا ہے۔ چُنانچہ

---

[1] ...... انصاف سے تقسیم کیجئے۔ [2] ...... ساتھی [3] ...... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب ذکر الخوارج و صفاتھم، ص۵۳۳، الحدیث:۱۰۶۴...... بخاری، کتاب المناقب، باب علامۃ النبوۃ فی الاسلام، ۲/۵۰۳، الحدیث: ۳۶۱۰ [4] ...... جنگ

سب سے پہلے حضرت علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے ہمراہیوں کو خارجیوں نے مَعَاذَ اللّٰہ کافِر قرار دیا اور خلیفۂ برحق سے بغاوت کی اور اہلِ حق کے ساتھ جدال وقتال کیا حتی کہ عبدُ الرحمٰن بِنْ مُلْجَم خَارِجی کے ہاتھوں حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم شہید ہوئے۔[1]

فتنۂ خارجیت کی غیبی خبر

اسی بدبخت گروہ کے فتنوں کی خبر زبانِ رِسالت نے سرزمینِ نَجْد[2] میں ظاہِر ہونے کے متعلق دی ہے اور فرمایا ہے۔ ''هُنَاکَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَان''.[3] (رواہ البخاری ، مشکاۃ ، مطبوعہ مُجتبائی دھلی ، ص ۵۸۲)[4]

چُنانچہ حضور صلَّی اللّٰہ تعالی علیہ والہٖ وسلَّم کی پیش گوئی کے مُطابِق یہ فتنہ ''نَجْد'' میں بڑے زور وشور سے ظاہر ہوا۔

فتنۂ خارجیت اور علمائے امت

محمد بن عبد الوہاب خارجی نے سرزمینِ نجد میں مسلمانوں کو کافِر ومُشرِک کہہ کر سب کو ''مُبَاحُ الدَّم''[5] قرار دیا اور توحید کی آڑ لے کر شانِ نُبُوّت وولایت میں خوب گستاخیاں کیں اور اپنے مذہب وعقائد کی ترویج کے لئے ''کِتَابُ التَّوْحِیْد'' تصنیف کی۔ جس پر اسی زمانے کے عُلماءِ کِرام نے سخت مُواخَذہ[6] کیا اور اس کے شَر سے مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کیلئے

---

1 ...... تاریخ الخلفاء، فصل فی مبایعة علی، ص ۱۳۸

2 ...... سعودی عرب کا موجودہ شہر ''ریاض''

3 ...... ترجمہ: وہاں (نجد) میں زلزلے اور فتنے ہیں اور وہاں سے شیطانی گروہ نکلے گا۔

4 ...... بخاری، کتاب الاستسقاء، باب ما قیل فی زلازل، ۱/۳۵۴ ...... مشکاۃ، کتاب المناقب، باب ذکر الیمن و الشام، ۲/۴۵۹، الحدیث: ۶۲۷۱

5 ...... جس کا قتل جائز ہو

6 ...... سختی سے رد کیا

سعیِ بلیغ (۱) فرمائی حتی کہ محمد بن عبدالوہاب کے حقیقی بھائی "سلیمان بن عبدالوہاب" (۲) نے اپنے بھائی پر سخت رد کیا اور اس کی تردید میں ایک شاندار کتاب تصنیف کی جس کا نام "اَلصَّوَاعِقُ الْاِلٰهِيَّةُ فِي الرَّدِّ عَلَى الْوَهَابِيَّةِ" (۳) ہے اور اس میں وہابیت کو پوری طرح بے نقاب کرکے اہلِ سنّت کے مذہب کی زبردست تائید و حمایت فرمائی۔

علامہ شامی حَنَفی (۴)، امام احمد صاوی مالکی (۵) وغیرہما جلیلُ القدر عُلماءِ امّت نے محمد بن عبدالوہاب کو باغی اور خارجی قرار دیا اور مسلمانوں کو اس فتنہ سے محفوظ رکھنے کے لئے اپنی جِدّ و جَہد میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت (۶) نہ کیا۔ (ملاحظہ فرمایئے شامی، جلد۳، باب البغات صفحہ ۳۳۹ اور تفسیر صاوی جلد۳، صفحہ ۲۵۵، مطبوعہ مصر) (۷)

★ ہند میں فتنۂ خارجیت اور علمائے امت ★

پھر اسی "کِتَابُ التَّوحِيد" کے مضامین کا خلاصہ "تَقْوِيَةُ الْاِيْمَان" کی صورت میں سرزمینِ ہند میں شائع ہوا اور مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنے مُقتدا محمد بن عبدالوہاب کی پیروی اور جانشینی کا خوب حق ادا کیا اور اسی تَقْوِيَةُ الْاِيْمَان کی تصدیق و توثیق تمام علمائے دیوبند نے کی۔ جیسا کہ فتاویٰ رشیدیہ، جلد ۱، ص ۲۰ پر مرقوم ہے۔

---

(۱)......بہت زیادہ کوشش (۲)......رحمۃ اللہ تعالی علیہ (۳)......ترجمہ: وہابیہ کے رد میں خدائی بجلی

(۴)......متوفی ۱۲۵۲ھ (۵)......مُتوفی ۱۲۴۱ھ (۶)......کسر نہ چھوڑی (۷)......رد المحتار، کتاب الجهاد، مطلب فی اتباع عبد الوهاب الخوارج فی زماننا، ۶/۴۰۰ ......تفسير الصاوی، پ ۲۲، سورة فاطر، تحت الآية ۸، ۳/۷۸، مكتبة الغوثيه

پھر جس طرح محمد بن عبدالوہاب کے خلاف اس زمانہ کے عُلماءِ اہلِ سنّت نے آواز اٹھائی اور اس کا رد کیا اسی طرح مولوی اسماعیل دہلوی مُصنِّف تَقْوِیَۃُ الْاِیْمَان کے خلاف بھی اس دور کے علماءِ حق نے شدید احتجاج کیا اور ان کے مسلک پر سخت نکتہ چینی کی۔

★ تقویۃ الایمان علماء کی نظر میں ★

تَقْوِیَۃُ الْاِیْمَان کے رد میں کئی رسالے شائع ہوئے۔ مولانا شاہ فضلِ امام حضرت شاہ احمد سعید دہلوی شاگرد رشید مولانا شاہ عبدالعزیز مُحدِّث دہلوی[1] رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ، مولانا فضلِ حق خیر آبادی[2]، مولانا عنایت احمد کاکوروی مُصنِّف علمُ الصِّیغہ[3]، مولانا شاہ رؤف احمد نقشبندی مُجدِّدی تلمیذِ رشید حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز مُحدِّث دہلوی رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے ''مولوی اسماعیل دہلوی'' اور مسائلِ ''تقویۃ الایمان'' کا مختلف طریقوں سے رد فرمایا حتی کہ ''شاہ رفیع الدین صاحب محدّث دہلوی'' نے اپنے فتاوٰی میں بھی ''کتابُ التوحید'' اور مسائلِ ''تقویۃ الایمان'' کے خلاف واضح اور روشن مسائل تحریر فرما کر امتِ مُسلمہ کو اس فتنے سے بچانے کی کوشش کی۔ **لیکن علماءِ دیوبند اور ان کے بعض اساتذہ نے مولوی اسماعیل دہلوی اور ان کی کتاب تقویۃ الایمان کی تصدیق وتوثیق کر کے اس فتنے کا دروازہ مسلمانوں پر کھول دیا۔** علماءِ دیوبند نے نہ صرف تقویۃُ الایمان اور اس کے مُصنِّف مولوی اسماعیل دہلوی کی تصدیق پر اکتفاء کیا بلکہ خود محمد بن عبدالوہاب کی تائید وتوثیق سے بھی دریغ نہ کیا۔ ملاحظہ فرمائیے (فتاوٰی رشیدیہ جلد ا صفحہ ۱۱۱ مصنفہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی)

★ سچا کون......؟ ★

لیکن چونکہ تمام روئے زمین کے اَحناف اور اہلِ سُنّت محمد بن عبدالوہاب کے خارجی

---

(1)......بن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مُتوفّٰی ۱۲۳۹ھ (2)......شہید جنگِ آزادی ۱۸۵۷ء (3)......مُتوفّٰی ۱۲۷۹ھ

اور باغی ہونے پر مُتَّفِق تھے۔ اس لئے فتاویٰ رشیدیہ کی وہ عبارت جس میں محمد بن عبدالوہاب کی توثیق کی گئی تھی، علماء دیوبند کے مذہب ومَسلک کو اہلِ سنت کی نظروں میں مشکوک قرار دینے لگی اور اہلِ سنت فتاویٰ رشیدیہ میں محمد بن عبدالوہاب کی توثیق پڑھ کر یہ سمجھنے پر مجبور ہوگئے کہ علماءِ دیوبند کا مذہب بھی محمد بن عبدالوہاب سے تعلُّق رکھتا ہے۔ اس لئے مُتَاَخِّرین علماءِ دیوبند نے اپنے آپ کو چھپانے کی غرض سے محمد بن عبدالوہاب سے اپنی لاتعلقی کا اظہار کرنا شروع کردیا بلکہ مجبورًا اسے خارِجی بھی لکھ دیا[1] تاکہ عامۃُ المسلمین پر ان کا مذہب واضح نہ ہونے پائے۔

لیکن علماءِ اہلسنت برابر اس فتنے کے خلاف نَبَرْد آزما رہے[2]۔ ان علماءِ حق میں مذکورینِ صدر[3] حضرات کے علاوہ ''حضرت حاجی امدادُاللہ مُہاجر مکی''، حضرت مولانا عبدالسمیع صاحب رامپوری مُؤَلِّف انوارِ ساطعہ، حضرت مولانا ارشاد حسین صاحب رام پوری، حضرت مولانا احمد رضاخاں صاحب بریلوی، حضرت مولانا انوارُاللہ صاحب حیدرآبادی، حضرت مولانا عبدالقدیر صاحب بدایونی وَغَیرہُم[4] خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

ان عُلماءِ اہلسنت کا امتِ مُسلمہ پر احسان عظیم ہے کہ ان حضرات نے حق وباطل میں تمیز کی اور رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شانِ اقدس میں توہین کرنے والے خوارِج سے مسلمانوں کو آگاہ کیا۔ **ان لوگوں کے ساتھ ہمارا اُصولی اختلاف[5] صرف ان عبارات کی وجہ سے ہے جن میں ان لوگوں نے اللہ تعالٰی اور اس کے رسول** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **و محبوبانِ حق**

---

❶...... اَلْمُهَنَّد، ص ۱۹، ۲۰ ❷...... مقابلہ کرتے رہے ❸...... وہ علمائے اہلسنت جن کا ابھی ذکر ہوا

❹...... رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِين ❺...... بنیادی اختلاف

سبحانہ وتعالیٰ کی شان میں صریح[1] گستاخیاں کی ہیں۔ باقی مسائل میں محض فروعی اختلاف[2] ہے جس کی بناء پر جانبین[3] میں سے کسی کی تکفیر و تضلیل[4] نہیں کی جاسکتی۔

تعجب ہے کہ صریح توہین آمیز عبارات لکھنے کے باوجود یہ کہا جاتا ہے کہ ہم نے تو حضور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعریف کی ہے۔ گویا توہینِ صریح کو تعریف کہہ کر کفر کو اسلام قرار دیا جاتا ہے۔ ہم نے اس رسالہ میں علماءِ دیوبند اور ان کے مُقتداؤں کی عبارات بلا کمی وبیشی نقل کر دی ہیں تاکہ مسلمان خود فیصلہ کرلیں کہ ان میں توہین ہے یا نہیں......؟ امید ہے ناظرینِ کرام حق و باطل میں تمیز کر کے ہمیں دعائے خیر سے فراموش نہ فرمائیں گے۔

سببِ تالیف

اس میں شک نہیں کہ اس موضوع پر اس سے پہلے بہت کچھ لکھا جاچکا ہے لیکن بعض کتابیں اتنی طویل ہیں کہ انہیں اول سے آخر تک پڑھنا ہر ایک کیلئے آسان نہیں اور بعض اتنی مختصر ہیں کہ عُلماءِ دیوبند کی اصل عبارات کے بجائے ان کے مُختصر خلاصوں پر اکتفاء کر لیا گیا۔ جس کی وجہ سے بھی بعض لوگ شُکوک وشُبہات میں مبتلا ہونے لگے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوا کہ اس موضوع پر ایسا رسالہ لکھا جائے جو اس تطویل واِختِصار[5] سے پاک ہو۔

ضروری گزارش

ابھی گزارش کی جاچکی ہے کہ دیوبندی حضرات اور اہلِ سنت کے درمیان بنیادی

---

[1]...... واضح [2]...... جیسے فقہ حنفی، شافعی وغیرہ کا باہمی اختلاف ہے [3]...... دونوں طرف سے
[4]...... لعن طعن کرنا یا کافر کہنا [5]...... نہ بہت زیادہ طویل نہ بہت زیادہ مختصر

اختلاف کا مُوجِب عُلماءِ دیوبند کی صرف وہ عبارات ہیں جن میں اللہ تعالٰی اور نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی شانِ اقدس میں کھلی توہین کی گئی ہے۔ علماءِ دیوبند کہتے ہیں کہ ان عبارات میں توہین وتَنقیص کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا اور عُلماءِ اہلِ سنت کا فیصلہ یہ ہے کہ ان میں صاف توہین پائی جاتی ہے۔

اس رِسالہ میں علماءِ دیو بند کی وہ اصل عبارات بِلَفظِہا مَعْ حَوالۂ کُتُب وصفحہ ومَطْبَع[1] پوری احتیاط کے ساتھ نقل کردی گئی ہیں اپنی طرف سے ان میں کسی قسم کی بحث وتَمحیص نہیں کی گئی۔

البتہ ان مُختلف عبارات پر مُتَعَدَّد عُنوانات محض سہولتِ ناظرین اور تَنَوُّع فِی الْکَلَام[2] کی غرض سے قائم کر دیئے گئے ہیں اور فیصلہ ناظرینِ کرام پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ بِلا تشریح ان عبارات کو پڑھ کر انصاف کریں کہ ان عبارتوں میں اللہ تعالٰی اور اس کے رسولوں کی توہین وتنقیص ہے یا نہیں؟

اس کے ساتھ ہی ہر عُنوان اور عبارت کے تحت اپنا مسلک بھی واضح کر دیا گیا ہے تاکہ ناظرینِ کرام کو عُلماءِ دیوبند اور اہلِ سنت کے مسلک کا تفصیلی علم ہو جائے اور حق وباطل میں کسی قسم کا اِلتباس باقی نہ رہے۔

---

❶...... علمائے دیوبند کی عبارات کے اصل الفاظ، کتاب کا نام، صفحہ نمبر اور چھاپنے والے مکتبہ کا نام، سب بہت احتیاط سے لکھا گیا ہے۔ ❷...... کلام کو مختلف انداز میں لانا

قرآن کریم اور تعظیمِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اس حقیقت سے انکار نہیں ہوسکتا کہ تمام دین ہمیں حضور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی ذاتِ اَقدس سے ملا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اس کے ملائکہ اس کی کتابوں اور رسولوں اور یومِ قیامت وغیرہ عقائد واَعمال سب چیزوں کا علم رسول اللہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ہم کو عطا فرمایا۔اس لئے سارے دین کی بنیاد اور اَصْلُ الْاُصُول[1] نبی کریم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی ذات مُقدَّسہ ہے اور بس...... بنابریں رسولِ کریم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی حیثیت ایسی عظیم ہے جس کے وزن کو مؤمن کا دل و دماغ محسوس کرتا ہے۔مگر کَمَا حَقُّہٗ[2] اس کا اظہار کسی صورت سے ممکن نہیں۔

ایسی صورت میں تعظیمِ رسول کی اہمیت کسی مسلمان سے مخفی نہیں رہ سکتی۔اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں نہایت اہتمام کے ساتھ مسلمانوں کو بارگاہِ رسالت کے آداب کی تعلیم فرمائی۔

⋆ پہلی آیت مبارکہ ⋆

ارشاد ہوتا ہے ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ۝﴾

(پ ۲٦ ، اَلْحُجُرات ،الآیة ۲)

(اے ایمان والو! بلند نہ کرو اپنی آوازیں نبی کریم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی آواز پر اور نہ ان کے ساتھ بہت زور سے بات کرو جیسے تم ایک دوسرے سے آپس میں زور سے بولا کرتے ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا کیا کرایا سب اکارت جائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔)

---

[1]...... خلاصہ، لب لباب [2]...... جیسا اسکا حق ہے۔

⋆ دوسری آیت مبارکہ ⋆

اسکے ساتھ ہی دوسری آیت میں ارشاد ہوتا ہے۔﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰىؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝۳ ﴾[1]

(بے شک جولوگ اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے نزدیک وہ ایسے لوگ ہیں جن کے دل کواللہ تعالٰی نے پرہیزگاری کیلیے پرکھ لیا ہے۔ان کیلیے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔)

⋆ تیسری آیت مبارکہ ⋆

اور تیسری آیت میں ارشاد فرمایا:﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝۴ وَ لَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَیْهِمْ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝۵ ﴾[2]

(اے نبی صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم! بے شک جولوگ آپ کوآپ کے رہنے کے حجروں سے باہر پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں اگر یہ لوگ اتنا صبر کرتے کہ آپ خود حجروں سے نکل کر ان کی طرف تشریف لے آتے توان کے حق میں بہت بہتر ہوتا اور اللہ تعالٰی بخشنے والا مہربان ہے۔)

⋆ چوتھی آیت مبارکہ ⋆

چوتھی جگہ ارشاد فرمایا:﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْاؕ وَ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ ﴾[3] (پ ۱،بقرۃ)

---

❶......پ ۲۶ ،سورۃ الحجرات،الآیۃ ۳ ❷......پ ۲۶ ،سورۃ الحجرات،الآیۃ ۴،۵

❸......پ ۱ ،سورۃ البقرۃ،الآیۃ ۱۰۴

(اے ایمان والو! تم نبی کریم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے ساتھ رَاعِنَا کہہ کر خطاب نہ کیا کرو بلکہ اُنْظُرْنَا کہا کرو اور دھیان لگا کر سنتے رہا کرو اور کافروں کیلئے عذابِ دردناک ہے۔)

ان آیاتِ طیّبات میں بارگاہِ رِسالت کے آداب اور طرزِ تخاطُب میں تعظیم وتوقیر کو ملحوظ رکھنے کی جو ہدایات اللہ تعالٰی نے فرمائی ہیں، محتاجِ تشریح نہیں۔ نیز ان کی روشنی میں شانِ نبوّت کی ادنٰی گستاخی کا جُرمِ عظیم ہونا آفتاب سے زیادہ روشن ہے۔ اس کے بعد اس مسئلہ کو علماءِ امّت کی تصریحات میں مُلاحظہ فرمایئے۔

تمام علمائے امت کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں توھین کفر ھے

شَرح شِفَاء قَاضِیْ عِیَاض[1] لِمُلاَّ عَلِی الْقَارِی[2] ج۲، ص۳۹۳ پر ہے۔

"قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَحْنُوْن اَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلٰی اَنَّ شَاتِمَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ وَالْمُسْتَنْقِصَ لَہٗ کَافِرٌ وَمَنْ شَکَّ فِیْ کُفْرِہٖ وَ عَذَابِہٖ کَفَرَ." [3]

(اِکْفَارُ الْمُلْحِدِیْن، مؤلفہ مولوی انور شاہ صاحب کشمیری دیوبندی، صفحہ۵۱)

"محمد بن سحنون فرماتے ہیں کہ تمام علماءِ امّت کا اس بات پر اجماع ہے کہ نبی کریم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی شانِ اقدس میں توہین وتنقیص کرنے والا کافِر ہے اور جو شخص اس کے کُفر وعذاب میں شک کرے وہ بھی کافِر ہے۔"

---

❶ مُتوفّٰی ۵۴۴ھ ❷ مُتوفّٰی ۱۰۱۴ھ ❸ الشفا للقاضی عیاض، الباب الاول فی سبہ، حصہ ۲/ ۲۱۵، مرکز اھلسنت برکات رضا

ایک شبہ کا ازالہ

اس مقام پر شبہ وارد کیا جاتا ہے کہ اگر کسی مسلمان کے کلام میں ننانوے ۹۹ وجہ کفر کی ہوں اور ایک وجہ اسلام کی ہو تو فُقہا کا قول ہے کہ کفر کا فتویٰ نہیں دیا جائے گا۔ **اس کا ازالہ یہ ہے کہ قول اس تقدیر پر ہے کہ کسی مسلمان کے کلام میں ننانوے ۹۹ وُجوہ کُفر کا صرف احتمال ہو کفرِ صریح [1] نہ ہو لیکن جو کلام مفہومِ توہین میں صریح ہو اس میں کسی وجہ کو ملحوظ رکھ کر تاویل کرنا جائز نہیں اس لئے کہ لفظِ صریح میں تاویل نہیں ہوسکتی۔**

دیکھئے ''اِکْفَارُ الْمُلْحِدِیْن'' کے ص ۲۷ پر عُلماءِ دیوبند کے مُقتدا مولوی انور شاہ صاحب کشمیری لکھتے ہیں۔

''**قَالَ حَبِیْبُ بْنُ رَبِیْعٍ اِنَّ ادِّعَاءَ التَّاوِیْلِ فِیْ لَفْظٍ صُرَاحٍ لَا یُقْبَلُ**'' [2] حبیب ابنِ ربیع نے فرمایا کہ لفظِ صریح میں تاویل کا دعویٰ قبول نہیں کیا جاتا اور اگر باوجود صَراحت [3] تاویل کی گئی تو وہ تاویل فاسِد ہوگی اور تاویلِ فاسد خود بمنزلہ کفر [4] ہے۔

ملاحظہ فرمایئے یہی مولوی انور شاہ صاحِب دیوبندی ''اِکْفَارُ الْمُلْحِدِیْن'' کے صفحہ ۶۲ پر لکھتے ہیں۔ ''اَلتَّاوِیْلُ الْفَاسِدُ کَالْکُفْرِ'' تاویلِ فاسِد کفر کی طرح ہے۔

---

(۱)...... واضح کفر نہ ہو (۲)...... الشفا للقاضی عیاض، الباب الاول فی سبه، حصه ۲/ ۲۱۷، مرکز اهلسنت برکات رضا (۳)...... واضح کفریہ کلمہ ہونے کے باوجود (۴)...... صریح کلمۂ کفریہ کو صحیح ثابت کرنے کے لئے تاویل کرنا خود کفر کے درجے میں ہے۔

ایک اور اعتراض کا جواب

حدیث شریف میں آیا ہے۔ ''اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ'' (۱) یعنی عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ لہٰذا علماء دیوبند کی عبارتوں میں اگرچہ کلماتِ توہین پائے جاتے ہیں مگر ان کی نیت توہین اور تنقیص کی نہیں۔ اس لئے ان پر حکمِ کفر عائد نہیں ہوسکتا۔

اس کے جواب میں گزارش ہے کہ حدیث کا مُفاد صرف اتنا ہے کہ کسی نیک عمل کا ثواب نیتِ ثواب کے بغیر نہیں ملتا۔ یہ مطلب نہیں کہ ہر عمل میں نیت مُعتبر ہے۔ اگر ایسا ہو تو کُفر والحاد اور توہین و تنقیصِ نُبُوَّت کا دروازہ کُھل جائے گا۔ ہر دَرِیدہ دَہَن (۲) **بے باک جو چاہے گا کہتا پھرے گا، جب گرفت ہوگی تو صاف کہہ دے گا کہ میری نیت توہین کی نہ تھی، واضح رہے کہ لفظِ صریح میں جیسے تاویل نہیں ہوسکتی ایسے ہی نیت کا عذر بھی اس میں قابلِ قبول نہیں ہوتا۔**

اِکْفَارُ الْمُلْحِدِیْن، صفحہ ۷۳ پر مولوی انور شاہ صاحب کشمیری دیوبندی لکھتے ہیں۔

''اَلْمَدَارُ فِی الْحُکْمِ بِالْکُفْرِ عَلَی الظَّوَاہِرِ وَلَا نَظْرَ لِلْمَقْصُوْدِ وَ النِّیَّاتِ وَلَا نَظْرَ لِقَرَائِنِ حَالِہٖ'' (کفر کے حکم کا دارومدار ظاہر پر ہے۔ قصد و نیت اور قرائنِ حال پر نہیں۔) (۳)

نیز اسی ''اِکْفَارُ الْمُلْحِدِیْن'' کے صفحہ ۸۶ پر ہے۔

''وَقَدْ ذَکَرَ الْعُلَمَاءُ اَنَّ التَّھَوُّرَ فِی عِرْضِ الْاَنْبِیَاءِ وَاِنْ لَّمْ یَقْصِدِ السَّبَّ کُفْرٌ'' **(عُلماء نے فرمایا ہے کہ انبیاء** عَلَیْھِمُ السَّلَام **کی شان میں جرأت و دلیری کُفر ہے**

---

(۱) صحیح البخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللّٰہ، ۱/۵، الحدیث:۱ (۲) بدزبان (۳) یعنی کفر کا حکم لگاتے وقت ظاہری الفاظ و افعال کا اعتبار ہوتا ہے، اگر وہ واضح کفر پر مبنی ہوئے تو اب حکمِ کفر لگائیں گے اگرچہ کہنے والا نیت و ارادہ اچھا ہونا بیان کرے۔

اگر چہ توہین مقصود نہ ہو۔)

توہین کا تعلق عرفِ عام اور محاورات اہلِ زبان سے ہوتاہے

بعض لوگ کلماتِ توہین کے معنیٰ میں قِسم قِسم کی تاویلیں کرتے ہیں لیکن یہ نہیں سمجھتے کہ اگر کسی تاویل سے معنیٰ مُستقیم[1] بھی ہو جائیں اور اس کے باوجود عُرفِ عام ومُحاوَرات اہلِ زبان[2] میں اس کلمہ سے توہین کے معنیٰ مفہوم ہوتے ہوں تو وہ سب تاویلات بیکار رہوں گی۔

مثلاً ایک شخص اپنے والد یا استاد کو کہتا ہے آپ بڑے" وَلَدُ الْحَرَام " ہیں اور تاویل یہ کرتا ہے کہ لفظِ حرام کے معنیٰ فعلِ حرام نہیں بلکہ محترم کے ہیں جیسے" اَلْمَسْجِدُ الْحَرَام " اور" بَیْتُ اللّٰہِ الْحَرَام" لہٰذا وَلَدُ الْحَرَام سے مراد ولدِ محترم ہے اور معنیٰ یہ ہیں کہ آپ بڑے محترم ہیں تو یقیناً کوئی اہلِ انصاف کسی بزرگ کے حق میں اس تاویل کی روسے لفظِ وَلَدُ الْحَرَام بولنے کو قطعاً جائز نہیں کہے گا اور ان کلمات کو بَربنائے عُرف ومُحاوَراتِ اہلِ زبان کلماتِ توہین ہی قرار دے گا۔

لہٰذا ہم ناظرینِ کرام سے درخواست کریں گے کہ وہ علماءِ دیوبند کی توہین آمیز عبارات[3] پڑھتے وقت اس اُصول کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے یہ دیکھیں کہ عُرف ومُحاورہ کے اعتبار سے اس عبارت میں توہین ہے یا نہیں۔

---

❶...... معنیٰ درست ❷...... لوگوں کے سوچنے سمجھنے یا بول چال میں

❸...... جو اسی کتاب میں مع حوالہ اگلے صفحات میں تحریر کی جائیں گی

توہینِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں قائل کی نیت کا اعتبار نہیں ہوتا

ناظرینِ کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ توہینی عبارات پڑھتے ہوئے یہ خیال بھی دل میں نہ لائیں کہ قائل کی نیت توہین کی ہے یا نہیں؟

اس لئے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم **کی شان میں توہین آمیز الفاظ بولتے وقت نیت کا اعتبار نہیں ہوتا اور کلمۂ توہین بہرصورت توہین ہی قرار پاتا ہے بشرطیکہ قائل کو یہ علم ہو جائے کہ یہ کلمہ کلمۂ توہین ہے یا یہ کلمۂ توہین کا سبب ہو سکتا ہے تو ایسی صورت میں بغیرِ نیتِ توہین کے بھی اس کلمے کا بولنا یقیناً موجبِ توہین ہوگا۔**

★ "رَاعِنَا" کہنے سے ممانعت ★

دیکھئے صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو بہ نیتِ تعظیم "رَاعِنَا" کہہ کر خطاب کیا کرتے تھے لیکن یہودی چونکہ اس کلمہ کو حضور کے حق میں بہ نیتِ توہین استعمال کرتے تھے یا ادنٰی تصرُّف سے اس کو کلمۂ توہین بنا لیتے تھے۔ اس لئے اللہ تعالٰی نے صحابۂ کرام کو "رَاعِنَا" کہنے سے منع کر دیا[1] اور اس حکم کے بعد اس کلمہ کا حضور کے حق میں بولنا توہین اور مُوجبِ عذابِ الیم قرار دے دیا۔ معلوم ہوا کہ ابنائے زمانہ[2] کی رکیک[3] تاویلوں سے ساختِ ثُبوُت بہت بُلند وبالا ہے اور مؤوِّلین[4] کی مَن گھڑت تاویلات

---

[1]......(البقرۃ، ۱۰۴) اے ایمان والو! راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے [2]......یعنی علمائے دیوبند [3]......گھٹیا [4]...... تاویل کرنے والوں (علمائے دیوبند)

ان کو توہین کے جرمِ عظیم سے بچا نہیں سکتیں۔ جیسا کہ ہم اس سے پہلے مولوی انور شاہ کشمیری دیو بندی کی تصریحات اسی اعتراض کے جواب میں نقل کر چکے ہیں۔[۱]

توہین کا دارومدار واقعیت پر نہیں ہوتا

بعض لوگ توہین کو واقعیّت پر موقوف سمجھتے ہیں[۲] حالانکہ توہین و تنقیص کا تعلُّق الفاظ وعبارات سے ہوتا ہے۔ بسا اوقات کسی واقعہ کو اِجمال کے ساتھ کہنا مُوجبِ توہین نہیں ہوتا لیکن اسی امرِ واقعہ میں بعض تفصیلات کا آجانا توہین کا سبب ہو جاتا ہے اگر چہ ان تفصیلات کا بیان واقعہ کے مطابق بھی کیوں نہ ہو۔ ملاحظہ فرمایئے شرح فقہِ اکبر مطبوعہ مجتبائی صفحہ ۶۴، بارسوم ۱۹۰۷ء میں ہے۔

''عالَم میں کوئی شے ایسی نہیں جس کے ساتھ ارادۂ الٰہیہ مُتعلِّق نہ ہو اور اس بناء پر اگر یہ کہہ دیا جائے کہ تمام کائنات اللّٰہ تعالٰی کی مراد (یعنی ارادہ کی ہوئی) ہے تو اس میں کوئی توہین نہیں لیکن اگر اسی واقعہ کو اس تفصیل سے کہا جائے کہ ظُلم، چوری، شراب خوری اللّٰہ تعالٰی کی مراد ہے تو اگر چہ یہ کلام واقعہ کے مطابق ہے لیکن ظُلم، فِسق وغیرہ کی تفصیلات آجانے کے باعث خلافِ ادب اور توہین آمیز ہوگا اسی طرح بدلیل آیۂ قرآنیہ '' اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ'' یہ کہنا بالکل جائز ہے کہ اللّٰہ تعالٰی ہر شے کا خالق ہے لیکن'' اَللّٰہُ خَالِقُ الْقَاذُوْرَاتِ وَغَیْرِھَا'' (اللّٰہ گندگیوں اور دوسری بری چیزوں کو پیدا کرنے والا ہے) کہنا جائز نہیں کہ ذلیل اور رذیل اشیاء کی تفصیل ایہامِ کُفر[۳] کی وجہ سے یقیناً مُوجبِ توہین ہے۔'' (ملخّصاً)[۴]

---

❶......ملاحظہ فرمایئے صفحہ ۱۵ تا ۱۷ ❷......یعنی وہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ بیان کردہ شیٔ اگر حقیقت میں موجود ہے تو اسکے بیان کرنے میں کوئی توہین نہیں جیسے اللّٰہ تعالٰی سور کا خالق ہے ❸...... کفر کا شُبہ ڈالنے کی وجہ سے

❹......شرح فقه الاكبر، ص ۱٤۱، دار البشائر الاسلاميه، مفهوماً

مُلّا علی قاری رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے اس بیان کی روشنی میں ہمارے ناظرینِ کرام پر مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی عبارتِ حِفظ الایمان[1] کا توہین آمیز ہونا بخوبی واضح ہوگیا ہوگا اور تھانوی صاحب نے اپنی عبارت کی تائید کے لئے شرح مَواقِف کی عبارت سے اِستدلال کیا ہے، اس کا بے سود ہونا بھی اہلِ علم نے اچھی طرح سمجھ لیا ہوگا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر بالفرض یہ تسلیم بھی کرلیا جائے کہ بعض علم غیب حیوانات، بَہائم اور پاگلوں کو ہوتا ہے تب بھی مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی طرح یہ کہنا کہ اگر حضور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے بعض عِلمِ غیب مانا جائے تو ایسا علمِ غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی[2] ومجنون[3] بلکہ جمیع حیوانات و بہائم[4] کیلئے بھی حاصل ہے، یقیناً حضور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حق میں مُوجبِ توہین ہوگا۔

کیونکہ اس عبارت میں بچوں، پاگلوں، حیوانات اور بہائم کے الفاظ ایسے ہیں جن کی تصریح ہر اہلِ فہم کے نزدیک اس کلام میں ایسی صریح توہین پیدا کررہی ہے جس کا انکار بجز معاند مُتأسِّف[5] کے کوئی شخص نہیں کرسکتا۔ بخلاف عبارت شرح مواقف کے کہ اس میں بچوں، پاگلوں، جانوروں اور حیوانوں کی قطعاً کوئی تفصیل مذکور نہیں اور حقیقت یہ ہے کہ علماءِ دیوبند کی اکثر

---

[1]...... "پھر یہ کہ آپ کی ذاتِ مُقدَّسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقولِ زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کُل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علمِ غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔"

......اصل کتاب کی عبارت باب "عکسی عبارات" میں ملاحظہ فرمائیں۔ [2]......بچہ [3]......پاگل

[4]......چوپائے [5]......عناد رکھنے والے رنجیدہ شخص کے

عبارات اسی نوعیت کی ہیں کہ ان میں کہیں چُوہڑے چمار[۱] کی تفصیل مذکور ہے، کہیں شیطان لعین کی۔[۲] اس لئے ہمارے منقولہ بالا بیان کی روشنی میں علماءِ دیوبند کی ایسی تمام عبارات کا توہین آمیز ہونا روزِ روشن کی طرح ظاہر ہے اور ان میں جو تاویلات کی جاتی ہیں ان سب کا لغو وبیکار ہونا اَظْہَرمِنَ الشَّمس[۳] ہے۔

علماءِ اہلِ سنّت پر تکفیر کے الزام کا جواب

علماءِ اہلِ سنت پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ انہوں نے علماءِ دیوبند کو کافر کہا، رافضیوں، نیچریوں، وہابیوں، بہائیوں حتیٰ کہ ندویوں، کانگریسیوں، لیگیوں بلکہ تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا۔ گویا بریلی میں کفر کی مشین لگی ہوئی ہے جس کے نشانے سے کوئی مسلمان نہیں بچ سکا۔ اس کے جواب میں بجُز اس کے کیا کہا جائے کہ سُبْحَانَکَ ھٰذَا بُھْتَانٌ عَظِیْمٌ[۴] سو کسی مسلمان کو کافر کہنا مسلمان کی شان نہیں۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ مسلمان کو کافر کہنے کا وبال کافر کہنے والے پر عائد ہوتا ہے۔ میں

---

❶...... تقویۃ الایمان کے ص ۸ پر تحریر ہے۔ ’’اور یہ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔‘‘ ❷...... براہینِ قاطعہ صفحہ ۵۱ پر ہے ’’الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخرِ عالَم کو خلاف نصوصِ قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاسِ فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان و مَلَکُ الْموت کو یہ وسعت نَص سے ثابت ہوئی، فخرِ عالَم کی وسعتِ علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر ...... اصل کتاب کی عبارت باب ’’عکسی عبارات‘‘ میں ملاحظہ فرمائیں۔

❸...... سورج سے زیادہ روشن ہے۔ ❹...... ’’الٰہی پاکی ہے تجھے یہ بہت بڑا بہتان ہے‘‘

پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ عُلماءِ بریلی یا ان کے ہم خیال کسی عالِم نے آج تک کسی مسلمان کو کافر نہیں کہا۔

⋆ اعلحضرت اور تکفیرِ مسلمین ⋆

خصوصاً اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز تو مسئلۂ تکفیر(۱) میں اس قدر محتاط واقع ہوئے تھے کہ امامُ الطائفہ مولوی اسماعیل صاحب دہلوی کے بکثرت اقوالِ کفریہ نقل کرنے کے باوجود لُزوم والتزامِ کُفر(۲) کے فرق کو ملحوظ رکھتے یا امام الطائفہ

---

(۱)...... کفر کا فتویٰ لگانے میں (۲)...... لزومِ کفر کے معنیٰ ہیں ''کفر کا لازم ہونا'' اور التزامِ کفر کے معنیٰ ہیں ''کفر کو اپنے اوپر لازم کرنا''، بعض اوقات ایک کلام کفر کو لازم ہوتا ہے مگر قائل کو اسکا علم نہیں ہوتا۔ یہ لزومِ کفر ہے یعنی قائل کو کافر نہ کہیں گے مگر جب اسے بتادیا جائے کہ تیرے اس کلام کو کفر لازم ہے اور وہ اس کے باوجود بھی اس پر اڑا رہے اور اپنے کلام میں لزومِ کفر کے پائے جانے پر خبردار ہونے کے باوجود بھی اس سے رجوع نہ کرے تو التزامِ کفر ہوگا یعنی اب قائل پر کفر کا حکم لگے گا۔ مثال کے طور پر تقویۃُ الایمان کی وہ عبارت سامنے رکھ لیجئے جس میں مولوی اسماعیل صاحب دہلوی نے ہر چھوٹی بڑی مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی شان کے آگے چوہڑے چمار سے زیادہ ذلیل کہا ہے۔ ظاہر ہے کہ چھوٹی مخلوق سے عام مخلوق اور بڑی مخلوق سے خاص مخلوق انبیاء، ملائکہ مقربین، محبوبانِ بارگاہِ ایزدی کے معنی بلا تأمُّل سمجھ میں آتے ہیں اور تمام بڑی مخلوق کا چوہڑے چمار سے زیادہ ذلیل ہونا لازم آتا ہے۔ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اس طرح کہنا کفرِ صریح ہے لیکن اگر ہم حسنِ ظن سے کام لے کر یہ سمجھ لیں کہ امامُ الطائفہ اسماعیل دہلوی صاحب اس سے بے خبر تھے تو یہ لزومِ کفر ہوگا اور جب انہیں خبردار کردیا جائے کہ تمہارا یہ کلام کفر پر مشتمل ہے مگر وہ اس کے باوجود بھی اپنے اس قول سے رجوع نہ کریں تو یہ التزامِ کفر ہوگا۔ امام الطائفہ کے متعلق تو تھوڑی دیر کے لیے ہم یہ تسلیم بھی کرسکتے ہیں کہ وہ اس لزومِ کفر سے غافل تھے اور انہیں کسی نے مُتنبہ بھی نہیں کیا۔ اس لئے یہ لزوم التزام کی حد تک نہیں پہنچا لیکن ان کے پیروکار و مُعتقدین بار بار تنبیہ کیے جانے کے باوجود بھی اس عبارت کو صحیح قرار دیتے ہیں۔ ان کے حق میں کیسے کہا جائے کہ وہ التزامِ کفر سے بری ہیں۔

کی توبہ مشہور ہونے کے باعث آزراہِ احتیاط مولوی اسماعیل دہلوی صاحب کی تکفیر سے کفِ لسان(۱) فرمایا۔ اگرچہ وہ شہرت اس وجہ کی نہ تھی کہ کفِ لسان کا موجِب ہو سکے لیکن اعلیٰ حضرت نے احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ ملاحظہ فرمایئے (اَلْکَوْکَبَۃُ الشِّھَابِیَۃ، مطبوعہ اہلِ سنت و جماعت بریلی صفحہ ۶۲) (۲)

حیرت ہے ایسے محتاط عالمِ دین پر تکفیرِ مسلمین کا الزام عائد کیا جاتا ہے

بِسُوْخُتْ عَقْلُ زَحَیْرَتْ کَہْ اِیْں چِہْ بَوالْعَجبی اَسْتْ (۳)

تکفیر کا الزام دینے کی وجہ

دراصل اس پروپگنڈے کا پس منظر یہ ہے کہ جن لوگوں نے بارگاہِ نبوت میں صریح گستاخیاں کیں۔ انہوں نے اپنی سیاہ کاریوں پر نقاب ڈالنے کے لئے اعلیٰ حضرت اور ان کے ہم خیال عُلَماء کو تکفیرِ مسلمین کا مجرم قرار دے کر بدنام کرنا شروع کر دیا تاکہ عوام کی توجّہ ہماری گستاخیوں سے ہٹ کر اعلیٰ حضرت کی تکفیر کی طرف مبذول ہو جائے اور ہمارے مقاصد کی راہ میں کوئی چیز حائل نہ ہونے پائے لیکن باخبر لوگ پہلے بھی خبردار تھے اور اب بھی وہ اس حقیقت سے بے خبر نہیں۔

ہمارا مسلک

مسئلۂ تکفیر میں ہمارا مسلک(۴) ہمیشہ سے یہی رہا ہے کہ جو شخص بھی کلمۂ کفر بول کر اپنے قول

(۱)...... کفر کا فتویٰ نہیں لگایا (۲)...... ملاحظہ فرمایئے ’’فتاویٰ رضویہ، ج ۱۵، ص ۲۳۶، رضا فاؤنڈیشن لاہور‘‘

(۳)...... عقل حیرت سے جل گئی کہ یہ کیا بے وقوفی ہے (۴)...... طریقہ،نقطۂ نظر

یا فعل سے التزامِ کفر کرے گا تو ہم اس کی تکفیر میں تأمل[1] نہیں کریں گے۔ خواہ وہ دیو بندی ہو یا بریلوی، لیگی ہو یا کانگریسی، نیچری ہو یا ندوی۔ اس بارے میں اپنے پرائے کا امتیاز کرنا اہلِ حق کا شیوہ نہیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ایک لیگی نے کلمۂ کفر بولا تو ساری لیگ کافر ہوگئی یا ایک ندوی نے ایک التزامِ کفر کیا تو معاذاللہ سارے ندوی مُرتَد ہوگئے۔ ہم تو بعض دیو بندیوں کی عباراتِ کفریہ کی بنا پر ہر ساکنِ دیو بند[2] کو بھی کافر نہیں کہتے چہ جائیکہ تمام لیگی اور سارے ندوی کافر ہوں۔

ہم اور ہمارے اکابِر نے بارہا اعلان کیا ہے کہ ہم کسی دیو بند یا لکھنو والے کو کافر نہیں کہتے۔ ہمارے نزدیک صرف وہی لوگ کافر ہیں جنہوں نے معاذاللہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ومحبوبانِ ایزدی کی شان میں صریح گستاخیاں کیں اور باوجود تنبیہ شدید کے انہوں نے اپنی گستاخیوں سے توبہ نہیں کی نیز وہ لوگ جو ان کی گستاخیوں کو حق سمجھتے ہیں اور گستاخیاں کرنے والوں کو مؤمن، اہلِ حق، اپنا مُقتداء اور پیشوا مانتے ہیں اور بس............ ان کے علاوہ ہم نے کسی مُدعئِ اسلام کی تکفیر نہیں کی۔

ایسے لوگ جن کی ہم نے تکفیر کی ہے اگر ان کو ٹٹولا جائے تو وہ بہت قلیل اور محدود افراد ہیں[3] ان کے علاوہ نہ کوئی دیو بند کا رہنے والا کافر ہے نہ بریلی کا، نہ لیگی نہ نَدوی ہم سب مسلمانوں کو مسلمان سمجھتے ہیں۔

---

[1]......وقفہ، شک وشبہ [2]......دیو بند کے رہنے والے کو [3]......جیسے اعلٰحضرت نے اپنے رسالے 'حُسَامُ الْحَرَمَیْن' میں کفریہ عبارات کی بنا پر مرزا غلام احمد قادیانی سمیت فقط پانچ کی تکفیری ہے۔

مفتیانِ دیوبند بھی اپنے اکابر علماءِ دیوبند کی عباراتِ متنازعہ کو عباراتِ کفریہ سمجھتے ہیں

عرب وعجم کے علماءِ اہلِ سُنّت نے جو علماءِ دیوبند کی توہین آمیز عبارات پر تکفیر فرمائی اگر آپ سچ پوچھیں تو مفتیانِ دیوبند کے نزدیک بھی وہ تکفیر حق ہے اور علماء دیوبند اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان عبارات میں کفرِ صریح موجود ہے لیکن محض اس لئے کہ وہ ان کے اپنے مُقتداؤں اور پیشواؤں کی عبارات ہیں، تکفیر نہیں کرتے اور اگر **مفتیانِ دیوبند سے ان ہی کے پیشواؤں کی کسی ایسی عبارت کو لکھ کر فتویٰ طلب کیا جائے جس کے مُتعلّق انہیں یہ علم نہ ہو کہ یہ ہمارے بڑوں کی عبارت ہے تو وہ اس عبارت کے لکھنے والے پر بے دھڑک کفر کا فتویٰ صادر فرمادیتے ہیں۔** پھر جب انہیں بتا دیا جائے کہ جس عبارت پر آپ نے کفر کا فتویٰ دیا یہ آپ کے فلاں دیوبندی مُقتداء کا قول ہے تو پھر بجُز ذلت آمیز سکوت[۱] کے کوئی جواب نہیں بن پڑتا۔ اس کی بہت سی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ سرِ دست ہم ایک تازہ مثال ناظرینِ کرام کی ضیافتِ طبع کیلئے پیش کرتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ......

⋆ اپنوں کی نظر میں بھی کفر ⋆

ایک دیوبندی عقیدہ مولوی صاحب نے جو مَوْدُودِیّت[۲] کا شکار ہو چکے ہیں مودودی صاحب کو دیوبندیوں کے عائد کردہ الزاماتِ توہین سے بری الذمہ ثابت کرنے کیلئے مولوی محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دیوبند کی ایک عبارت ان کی کتاب "تَصْفِیَةُ الْعَقَائِد" سے نقل کر کے

---

❶...... علاوہ ذلت آمیز خاموشی کے

❷...... ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے پیرو کار ہو چکے ہیں

دیوبند بھیجی اور اس پر فتویٰ طلب کیا مگر یہ نہ بتایا کہ یہ عبارت کس کی ہے تو دیوبند کے مفتی صاحب نے اس عبارت پر بے دھڑک کُفر کا فتویٰ صادر فرمادیا۔مُلاحظہ فرمایئے:

اشتِہار بعنوان ”دارالعلوم دیوبند کے مفتی کا مولانا محمد قاسم نانوتوی پر فتویٰ کفر“

یہ فتوی دیوبندیوں کے گلے میں مچھلی کے کانٹے کی طرح پھنس کر رہ گیا۔دارُالافتاء دیوبند کی طرف سے جو فتویٰ موصول ہوا ہے۔ وہ درج ذیل ہے۔

مولانا قاسم صاحب دارالعلوم دیوبند کی عبارت ”دروغ صریح[1] بھی کئی طرح پر ہوتا ہے ہر قسم کا حکم یکساں نہیں۔ ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں۔ بِالْجملہ علَی الْعُموم کِذب[2] کو مُنافی شانِ نبوت بایں معنیٰ سمجھنا کہ یہ مَعصیّت ہے اور انبیاء علیھمُ السلام مَعاصی سے معصوم ہیں، خالی غلطی سے نہیں“[3]

فتویٰ ۱۴۱/۸۶/۷ الجواب:

”انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں ان کو مُرتکب معاصی سمجھنا **اَلْعِیاذُ بِاللّٰہ**[4] اہلسنت وجماعت کا عقیدہ نہیں۔ اس کی وہ تحریر خطرناک بھی ہے اور عام مسلمانوں کو ایسی تحریرات پڑھنا جائز بھی نہیں“۔ فقط: **وَاللّٰہُ اَعْلَم**

سید احمد سعید (نائب مفتی دارالعلوم دیوبند)

---

❶......واضح جھوٹ ❷......خلاصہ کلام یہ ہے کہ مطلقاً جھوٹ کو ❸......یعنی انبیاء بھی جھوٹ بول سکتے ہیں انہیں جھوٹ سے معصوم ماننا غلطی ہے (معاذاللّٰہ) ❹......اللّٰہ تعالیٰ کی پناہ

”جواب صحیح ہے۔ ایسے عقیدے والا کافر ہے۔ جب تک وہ تجدیدِ ایمان اور تجدیدِ نکاح[1] نہ کرے اس سے قطع تعلّق کریں۔“

مسعود احمد عفی اللّٰہُ عنہ

(مہر دار الافتاء فی دیو بند الھند)

اَلْمُشْتَہِر:[2] محمد عیسیٰ نقشبندی ناظِم مکتبہ اسلامی لودھراں، ضلع ملتان

ناظرینِ کرام! غور فرمائیں کہ دیو بند سے مولوی قاسم صاحب پر یہ فتویٰ کفر منگوا کر اشتہار میں چھاپنے والا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی اور اَکابر علماءِ دیو بند کا مُعتقِد اور ان کو اپنا مقتداء و پیشوا ماننے والا ہے مگر مودودی ہونے کی وجہ سے اس نے مودودی صاحب کے مُخالفین علماءِ دیو بند کو نیچا دکھانے کے لئے اور مودودی صاحب پر علماءِ دیو بند کے صادر کئے ہوئے فتووں کو غلط ثابت کرنے کے لئے یہ چال چلی اگرچہ مُشتَہِر دیو بندیُ الْعقیدہ ہونے کی وجہ سے مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیو بند پر مفتیٔ دیو بند کے اس فتوائے کفر کو صحیح تسلیم نہیں کرتا **لیکن ہمارے ناظرین کرام پر اس فتوی کو پڑھ کر یہ حقیقت بخوبی واضح ہوگئی ہوگی کہ مفتیانِ دیو بند کی نظر میں علماءِ دیو بند کی عبارات کفریہ یقیناً کفریہ ہیں۔ لیکن چونکہ وہ اپنے مقتداء اور پیشوا ہیں اس لئے ان کی عبارات کے سامنے خدا ور سول کے احکام کی کچھ وُقعت نہیں۔**

★ اصل پیر پرست کون؟ ★

اہلِ سنّت پر پیر پرستی کا الزام لگانے والے ذرا اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر دیکھیں

---

[1] ......یعنی جب تک نئے سرے سے کلمہ پڑھ کر مسلمان نہ ہوجائے اور نئے حق مہر کے ساتھ نیا نکاح نہ کرلے

[2] ......اشتہار چھاپنے والا

کہ اس سے بڑھ کر بھی کوئی پیر پرستی ہو سکتی ہے کہ خدا اور رسول سے بڑھ کر بھی اپنے پیروں اور پیشواؤں کو بڑھا دیا جائے۔ اہلِ انصاف کے نزدیک فی زمانہ یہی لوگ آیتِ کریمہ...... ﴿اِتَّخَذُوْۤا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ [1] کے صحیح مصداق ہیں، یعنی وہ لوگ جنہوں نے اپنے اَحبار و رُہبان (عالموں اور درویشوں) کو اللہ کے سوا اپنا رب بنا لیا ہے اور وہ اس طرح کہ ایک بات کوئی دوسرا کہے تو اسے کافر بنا ڈالیں اور وہی بات ان کے عُلَماء و پیشوا کہیں تو پکے مؤمن رہیں۔ اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ وَاِلَی اللّٰہِ الْمُشْتَکٰی [2]

مسلمانوں کو کافر کہنے والا کون ہے؟

وہی لوگ مسلمانوں کو کافر کہنے والے ہیں جو بات بات پر کُفر و شرک کا فتویٰ لگاتے رہتے ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے: تقویۃُ الایمان صفحہ۴، بُلْغَۃُ الْحَیران صفحہ۴

ان دونوں کتابوں میں ایسی عبارتیں اور فتوے درج کیے گئے ہیں جن کی رو سے عہدِ صحابہ سے لے کر قیامت تک پیدا ہونے والا کوئی مُسلمان بھی کفر و شرک سے نہیں بچا۔ حُضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے علمِ غیب کا قائل، حاضِر و ناظِر ہونے کا مُعتقِد [3]، اُمورِ خارِقَۃٌ لِلْعَادَات [4] میں بزرگانِ دین کے تصرُّفات کے ماننے والا، یارسول اللہ کہنے والا، بزرگانِ دین کی تعظیم بجالانے والا، مجلسِ میلاد شریف میں قیامِ تعظیمی اور اولیاءِ کرام کو ایصالِ ثواب کرنے والا غَرَض ہر وہ مسلمان جو ان لوگوں کے مَسلک کے خلاف ہو، معاذ اللہ کافِر و مُشرِک، بدعتی، گُمراہ، مُلحِد اور بے دین ہے۔

---

[1] ......(پ ۱۰، سورۃ التوبۃ، الآیۃ ۳۱)

[2] ......اللہ کی پناہ اور اسی کی بارگاہ میں فریاد ہے۔

[3] ...... عقیدہ رکھنے والا

[4] ...... وہ اُمور جو عادتاً مُحال ہوں جیسے مُردے زندہ کرنا وغیرہ

ناظرینِ کرام غور فرمائیں کہ اس قسم کے فتووں سے کونسا مسلمان بچ سکتا ہے۔ تعجب ہے خود تمام مسلمانوں کو کافِر و مشرک کہیں اور اہلِ سُنّت پر الزام لگائیں۔ فَاِلَی اللّٰہِ الْمُشْتَکٰی(۱)

افضلیت واصالتِ مصطفویہ صلی اللہ علیہ وسلم

اِظہارِ کمالاتِ محمدی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بارے میں عُلَمائے امّت کا ہمیشہ یہ مَسلک رہا ہے کہ جب انہوں نے کسی فردِ مخلوق میں کوئی ایسا کمال پایا جواز روئے دلیل بہ ہیئتِ مخصوصہ اس کے ساتھ مُختَص نہیں(۲) تو اس کمال کو حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کیلئے اس بناء پر تسلیم کرلیا کہ حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمام عالَم کے وجود اور اس کے ہر کمال کی اصل ہیں۔ جو کمال اصل میں نہ ہو، وہ فرع میں بھی نہیں ہوسکتا لہٰذا فرع میں ایک کمال پایا جانا اس اَمر کی روشن دلیل ہے کہ اصل میں یہ کمال ضرور ہے اور اس میں شک نہیں کہ یہ اصول بالکل صحیح ہے۔ معمولی سمجھ رکھنے والا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ جب فرع کا ہر کمال اصل سے مستفاد(۳) ہے تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ایک کمال فرع میں ہو اور اصل میں نہ ہو بخلاف عیب کے یعنی یہ ضروری نہیں کہ فرع کا عیب اصل کے عیب کی دلیل بن جائے ہم اکثر دیکھتے ہیں کہ ہرے بھرے درخت کی بعض ٹہنیاں سوکھ جاتی ہیں مگر جڑ تر و تازہ رہتی ہے اس لئے کہ اگر جڑ ہی خشک ہو جاتی تو اس کی ایک شاخ بھی سَرسبز و شاداب نہ رہتی اور جب سوائے چند شاخوں کے سب ٹہنیاں سرسبز و شاداب ہوں تو معلوم ہوا کہ جڑ تر و تازہ ہے اور یہ چند شاخیں جو مُرجھا کر خُشک ہو

---

(۱)......اور اللہ کی بارگاہ میں ہی فریاد ہے (۲)......جو دلیل کی روشنی میں صرف اسی کے ساتھ مخصوص ہو جیسے حضرت عیسٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا (۳)......حاصل کیا گیا ہے

گئی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اندرونی اور باطنی طور پر ان کا تعلُّق اصل سے ٹوٹ گیا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ بعض اوقات فرع کا عیب اصل کی طرف منسوب ہو جاتا ہے لیکن یہ اسی وقت ہوتا ہے جب اصل میں عیب پایا جائے اور جب اصل کا بے عیب ہونا دلیل سے ثابت ہو تو پھر فرع کا کوئی عیب اصل کی طرف منسوب نہیں ہو سکتا اور اس میں شک نہیں کہ اصلِ کائنات یعنی حضرت محمد مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا بے عیب ہونا دلیل سے ثابت ہے۔ خود نامِ پاک ''مُحَمَّد'' اسکی دلیل ہے کیونکہ لفظِ مُحَمَّد کے معنی ہیں بار بار تعریف کیا ہوا اور ظاہر ہے کہ نقص وعیب مذمّت کا مُوجِب ہے نہ تعریف کا [۱]۔ لہٰذا واضح ہو گیا کہ موجوداتِ مُمکنہ [۲] کے عیوب ونقائص اصلِ مُمکنات حضرت محمد رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی طرف منسوب نہیں ہو سکتے بلکہ ان کا اصل عیب یہی ہے کہ وہ باطنی اور معنوی طور پر اپنی اصل سے مُنقطع ہو کر اس کے فیوض وبرکات سے محروم ہو گئے۔

عَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس ہم کہہ سکتے ہیں کہ موجوداتِ عالَم [۳] کا ہر کمال کمالِ محمدی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی دلیل ہے مگر کسی فردِ عالَم کا عیب مَعَاذَ اللہ حُضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے عیب کی دلیل نہیں ہو سکتا کیونکہ جس فرد میں عیب پایا جاتا ہے در حقیقت وہ اندرونی اور باطنی طور پر اصلِ کائنات یعنی روحانیتِ محمّدیہ عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالتَّحِیَّۃ سے مُنقطع ہو چکا ہے۔ گویا اصل سے کٹ جانا ہی عیب ہے۔

اسی اُصول کے مُطابق حضرت مولانا عبد السمیع صاحب بیدلؔ [۴] رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

---

❶ ...... نقص وعیب والی چیز کی مذمت بیان کی جاتی ہے نہ کہ تعریف ❷ ...... تمام مخلوق، کائنات ❸ ...... کل کائنات ❹ ...... آپ محبوبِ الٰہ حضرت حاجی امدادُ اللہ مُہاجر مکی علیہ الرحمۃ کے مرید وخلیفہ ہیں۔

مصنّف ''اَنْوَارِ سَاطِعَه '' نے تحریر فرمایا تھا کہ''جب چاند سورج کی چمک دمک تمام روئے زمین پر پائی جاتی ہے اور شیطان و مَلَکُ الْموت تمام مُحیط زمین پر موجود رہتے ہیں ۔ بنی آدم کو دیکھتے اور ان کے احوال کو جانتے ہیں تو نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا اپنی روحانیت ونورانیت کے ساتھ بیک وقت بہت سے مقامات پر تمام روئے زمین میں رونق افروز ہونا اور اس کا علم رکھنا کس طرح کفر وشرک ہوسکتا ہے''۔(1)

مولوی انبیٹھوی کی غلط فہمی

ظاہر ہے کہ مولانا محمد عبدالسمیع رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کا یہ کلام تو اسی اصلِ مذکور پر مبنی تھا لیکن مولوی انبیٹھوی صاحب جب اَنْوَارِ سَاطِعَه کے رد میں بَرَاهِینِ قَاطِعَه لکھنے بیٹھے تو انہوں نے اپنی حلاوتِ طبع کے باعث اَنْوَارِ سَاطِعَه میں لکھے ہوئے حُضور کے اس کمال کو حضور کے وصفِ اَصالت(2) کے بجائے اسے افضلیت پر مبنی سمجھ لیا یعنی مولوی انبیٹھوی صاحب نے یہ سمجھا کہ صاحبِ انوارِ ساطعہ نے جو شیطان و مَلَکُ الْموت کے ہر جگہ موجود ہونے اور روئے زمین کی اشیاء کا عالِم ہونے کو بیان کرکے حُضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے ہر جگہ موجود ہونے اور روئے زمین کے علوم سے مُتّصف ہونے کی طرف مسلمانوں کو متوجّہ کیا ہے اس کا مبنیٰ حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی افضلیتِ محضہ ہے۔

انبیٹھوی صاحب نے اپنی غلط فہمی سے بزعمِ خود ایک بنیادِ فاسد قائم کردی اور اس پر مفاسد کی تعمیر کرتے چلے گئے، چنانچہ اسی بِنَاءُ الْفَاسِدِ عَلَى الْفَاسِدِ(3) کے سلسلے میں وہ تحریر

---

(1)......انوارِ ساطعه دَر بیان مولود و فاتحه ،ص۳۵۹،ضیاء القرآن پبلیکیشنز ،مُلَخَّصا (2)......مخلوق میں جس کو جو خوبی بھی ملی حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سے ملی (3)......فاسد پر فاسد کی تعمیر کیے چلے جانا

فرماتے ہیں:

’’اعلیٰ علیین میں روحِ مبارک عَلَیْہِ السَّلَام کا تشریف رکھنا اور ملکُ الْموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپکا ان امور میں ملکُ الْموت کے برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ‘‘ (براہین قاطعہ، ص۵۲)

ع بَرِیں عَقْل و دَانِش بِبَایَدْ گِرِیْسْتْ(۱)

انبیٹھوی جی! آپ سے کس نے کہہ دیا کہ صاحبِ اَنْوَارِ سَاطِعَه نے ملکُ الْموت سے مَحْض افضل ہونے کی وجہ سے حُضور کا علم ملکُ الْموت سے زیادہ تسلیم کیا ہے۔ صاحبِ اَنْـــوَارِ سَاطِعَه یا کسی سُنّی عالم نے بھی افضلیتِ مَحْضہ(۲) کو زیادتیِ علم کی دلیل نہیں بنایا ہم تو حضور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی اَصالت(۳) کو حُضور کی اَعلَمِیّت(۴) کی دلیل قرار دیتے ہیں اور اگر بالفرض کسی نے حضور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی اَفضلیّت کو حضور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی اَعلَمِیّت کی دلیل بنایا بھی ہو تو اس سے افضلیت محضہ سمجھنا انتہائی حماقت ہے کیونکہ حُضور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی افضلیت حضور کے ساتھ مخصوص ہے جس کا تَحَقُّق اَصالت کے بغیر ناممکن ہے۔(۵)

ہمارے اس بیان کی روشنی میں مخالفین کا ان تمام حوالہ جات کو پیش کرنا بے سود ہوگیا جن سے وہ ثابت کیا کرتے ہیں کہ اَفضلیّت کو اَعلَمِیّت مُستلزم نہیں۔ مثلاً حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام

---

❶......اس عقل و دانش پر رونا چاہیے ❷......فقط افضل ہونا ❸......ہر وصف و خوبی کی اصل ہونے کو ❹......علم میں سب سے بڑھ کر ہونے ❺......یعنی اگر کوئی کہے کہ چونکہ حضور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم تمام مخلوق سے افضل ہیں اسی لئے علم میں بھی تمام مخلوق سے بڑھ کر ہیں، تو اسکا یہ کہنا صحیح ہے اسلئے کہ افضلیت میں حضور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا وصفِ اَصالت بھی موجود ہے یعنی کائنات میں جس کو جو علم ملا حضور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سے ملا۔

حضرت خِضر عَلَیْہِ السَّلام سے افضل ہیں لیکن بعض علوم حضرت خِضر عَلَیْہِ السَّلام کیلئے حاصل ہیں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کیلئے ان کا حصول ثابت نہیں وغیرہ وغیرہ۔

مخالفین نے ابھی تک اس حقیقت کو سمجھا ہی نہیں کہ حُضور صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی افضلیّت پر دوسروں کی افضلیّت کا قیاس کرنا درست نہیں اس لئے کہ حضور اصلِ کائنات ہیں اور یہ وصف ''اَصالَتِ عامَہ'' حضور کے علاوہ کسی کو نہیں ملا۔ بِنابریں حضور صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی افضلیّت، اعلمیّت کو مستلزم ہوگی اور حضور کے علاوہ کسی دوسرے کی افضلیّت میں اعلمیّت کا اِستِلزام نہ ہوگا۔

★ ع ھے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی ★

اس بات کی تائید وتصدیق کہ حضرت محمد مُصطفٰی صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمام رسولوں سے افضل اور سب انبیاء کے خاتم ہیں نیز یہ کہ تمام انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلام رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مدد حاصل کرتے ہیں۔ شیخ اکبر مُحیُّ الدِین اِبْنُ الْعَرَبی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ[1] کے اس قول سے ہوتی ہے جو شیخ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے[2] باب ۴۹۱ کے علوم میں ارشاد فرمایا ہے کہ '' **مخلوق کا کوئی فرد، دنیا وآخرت کا کوئی علم حضرت محمد مُصطفٰی صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی باطنیّت (روحانیت) کے بغیر کسی ذریعہ سے حاصل نہیں کرسکتا۔** برابر ہے کہ انبیاءِ مُتقدمین[3] ہوں یا وہ علماء ہوں جو حضور صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بعثت سے متأخّرین ہیں اور حضور صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھے اوّلین وآخرین کے تمام عُلوم عطا کئے گئے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ ہم آخرین سے ہیں (پھر ہمارا کوئی علم بلا واسطۂ روحانیتِ محمدیہ کیونکر حاصل ہوسکتا ہے) اور

---

❶......متوفّٰی ۶۳۸ھ ❷......اپنی کتاب ''اَلْفُتُوحَاتُ الْمَکِّیَّة'' کے ❸......انبیائے سابقین

حضور صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے ان علوم کے حکم میں تعمیم فرمائی لہٰذا یہ حکم ہر قسم کے علوم کو شامل ہے۔ خواہ وہ علم منقول ومعقول[1] ہو یا مفہوم وموہوب۔[2] لہٰذا ہر مسلمان کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ بواسطۂ نبی کریم حضرت محمد مُصطفٰی صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم اللہ تعالیٰ سے علم حاصل کرے کیونکہ نبیٔ کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق میں علَی الْاِطلاق سب سے زیادہ علم والے ہیں۔'' (اَلْیَوَاقِیْتُ وَالْجَوَاھِر، جلد۲، ص۳۹، مطبوعہ مصر)[3]

بعض علوم کو برا کھہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدّسہ سے اس کی نفی کرنا بدترین جھالت اور بارگاۂ نبوت سے کھلی عداوت ھے

دیوبندی حضرات اہلِ سنّت کے مواخذہ سے تنگ آکر یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم حضور صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کے لئے وہی علوم مانتے ہیں جو نُبوّت ورِسالت سے متعلّق اور حضور کی شان کے لائق ہیں۔ غیر ضروری علوم اور نجاستوں، غلاظتوں، مکر وفریب، چوری، دغابازی، ضلالت وگمراہی کے طریقوں اور ان تفصیلات کا برا اور مذموم علم اور شیطانی عُلوم کو حضور کے لئے ثابت کرنا حضور کے حق میں عیب ہے جس سے حضور صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کا پاک ہونا ضروری ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ عِلْم کا مقابِل جہْل[4] ہے اور جہْل فِی نَفْسِہٖ[5] نقص وعیب ہے تو

---

[1] ...... منقول جیسے قرآن وحدیث، معقول جیسے منطق وفلسفہ [2] ...... تجربات سے حاصل شدہ ہو یا علمِ وہبی ہو [3] ...... الیواقیت والجواھر، ۲/۲۸۱، دار الکتب العلمیہ لبنان

[4] ...... جہالت [5] ...... بذاتِ خود

لامُحالہ عِلْم فی نَفْسِہٖ[1] حُسن وکمال ہوگا۔ دیکھئے شاہ عبدُالعزیز مُحدِّث دہلوی رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ[2] تفسیر" فَتحُ الْعَزِیْز" میں ارقام فرماتے ہیں:

"دَرِیْں جا بَایَدْ دَانِسْتْ کَہْ عِلْم فِیْ نَفْسِہٖ مَذْمُوْمْ نِیْسَتْ ھَرْ چُوْنْگَہْ بَاشَدْ"

(تفسیر فتح العزیز، ج ۱، ص ۴۴۵، مطبوعہ مطبع العلوم متعلقہ مدارس دہلی)

ترجمہ: یہاں جاننا چاہیے کہ علم جیسا بھی ہو، فی نفسِہٖ برا نہیں ہوتا۔

اس کے بعد شاہ عبدُالعزیز مُحدِّث دہلوی رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے ان اسباب کا تفصیلی بیان فرمایا ہے جن کی وجہ سے کسی علم میں برائی آسکتی ہے جس کا خلاصہ حسبِ ذیل ہے۔

(۱) توَقُّعِ ضَرر[3] (۲) اِستِعدادِ عالم کا قصور[4] (۳) عُلومِ شرعیہ میں بے جا غور کرنا۔

ہمارے ناظرینِ کرام عقل وانصاف کی روشنی میں اتنی بات بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ حضرت شاہ صاحب کے بیان فرمودہ تینوں سببوں کا رسول اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حق میں پایا جانا ممکن نہیں کیونکہ عصمتِ الٰہیہ[5] کی وجہ سے حضور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حق میں ضرر کی توَقُّع نہیں ہوسکتی۔ اسی طرح حضور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی استعدادِ مقدسہ میں قصور کا پایا جانا بھی محال ہے۔ عَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس[6]

اُمورِ شرعیہ میں بے جا غور وفکر کرنا بھی رسولِ کریم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے قطعاً ناممکن ہے ورنہ علومِ شرعیہ بھی معاذاللّٰہ حضور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حق میں مذموم

---

❶...... بذاتِ خود ❷...... بن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مُتوفّٰی ۱۲۳۹ ھ ❸...... اس علم کے سبب نقصان میں پڑنے کا اندیشہ ہو ❹...... عالِم کی فہم وفراست میں کمی ہے، جس کے سبب وہ اس علم کے حاصل کرنے سے ہلاکت میں پڑے گا ❺...... خدائی حفاظت کی بنا پر ❻...... اسی پر قیاس کرتے ہوئے

ہو جائیں گے۔

★ رب تعالیٰ سے بھی علم کی نفی......؟ ★

معلوم ہوا کہ جن اسبابِ خارجہ کی وجہ سے کسی علم میں برائی پیدا ہو سکتی ہے حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم **کے حق میں ان کا پایا جانا ممکن نہیں۔ لہٰذا ثابت ہو گیا کہ رسولِ اکرم** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم **کو خواہ کیسا ہی علم کیوں نہ ہو وہ حضور کے حق میں برا نہیں ہو سکتا** اور اگر ہم آنکھیں بند کر کے یہ تسلیم ہی کر لیں کہ بعض علوم فِی نَفْسِہٖ برے ہوتے ہیں تو میں عرض کروں گا جو چیز فِی نَفْسِہٖ بری اور مذموم ہو وہ عیب ہے اور عیب صرف رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے حق میں محال نہیں بلکہ حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حق میں محال ہے نہ صرف محال بلکہ محالِ عقلی[۱] اور مُمْتَنِع لِذاتہٖ[۲] ہے۔ لہٰذا ایسے علم کو جو فِی نَفْسِہٖ برا ہو اور حضور کے حق میں اس کا ہونا عیب قرار پائے اسے اللہ تعالیٰ کے لئے بھی ثابت کرنا ممکن ہو گا کیونکہ صفتِ ذمیمہ[۳] کا اثبات حقیقتاً عیب لگانا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے تو برے علم سے بھی پاک ہونا اس کے لئے یقیناً واجب ہو گا۔ جو چیز (فی نفسہٖ) بندوں کے حق میں عیب ہو اللہ تعالیٰ کا اس سے مُنَزَّہ[۴] ہونا ضروری ہے۔ دیکھئے کِذب، جہل، ظُلم، سفہ[۵] وغیرہ اُمُوْر فِیْ نَفْسِهَا[۶] جس طرح بندوں کے حق میں عیب ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کے حق میں بھی عیب ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ان سے پاک ہونا ضروری ہے۔ اسی لئے ''مُسَامَرَة'' جز ثانی، ص۷۰ مطبوعہ مصر

---

❶......جس چیز کا پایا جانا عقلاً ناممکن ہو ❷......جس کا پایا جانا مطلقاً ناممکن ہو ❸......بری صفت

❹......پاک ہونا ❺......بے وقوفی ❻......بذاتِ خود

میں علّامہ کمال ابنِ ابی شریف ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے اِرقام فرماتے ہیں۔ ''ہم کہیں گے کہ اَشعری[1] اوران کے علاوہ تمام (اہلِ سنّت) اس بات پر مُتّفق ہیں کہ ہر وہ چیز جو (فِيْ نَفْسِہٖ) بندوں کے حق میں عیب اور نقص کی صفت ہو، اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے اور وہ صفتِ نقص اللہ تعالیٰ پر مُحال ہے۔''[2]

ایسی صورت میں حضرات عُلَمَاءِ دیو بند سے مُخلصانہ اِستفسار ہے کہ جب آپ اللہ تعالیٰ کو ہر عیب سے پاک سمجھتے ہیں تو کیا اس کی ذاتِ مُقدّسہ سے ان تمام علوم کی نفی کریں گے جنھیں نجاست وغلاظت، مکر وفریب کا علم اور شیطانی عُلوم کہہ کر برا اور مذموم قرار دیا گیا ہے۔ اگر نہیں تو کیا اللہ تعالیٰ کو آپ عیوب ونقائص سے مُبرّا[3] نہیں مانتے۔

حیرت ہے کہ جن لوگوں کی عبارات توہینِ رسول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم سے ملوّث ہیں اس مسئلہ میں انہیں رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم سے اس قدر حد سے زائد محبت کس طرح ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ کی تنزیہ[4] سے بھی ان کے نزدیک حضور کی تقدیس زیادہ اہم اور ضروری قرار پاگئی۔ فَيَا لَلْعَجَبُ

⭑ محبت کی آڑ میں دشمنی ⭑

درحقیقت یہ بھی عداوتِ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کا ایک بیّن ثبوت ہے کیونکہ قاعدہ ہے کہ اگر کسی اچھی چیز سے کسی کو بَر بنائے عداوت محروم رکھنا ہو تو اس چیز کو برا اور مذموم کہہ دیا جاتا ہے تاکہ دوسروں پر یہ ظاہر کر دیا جائے کہ ہم اس شخص کی محبّت اور خیر خواہی کی

---

[1]...... اشاعرہ کے امام حضرت شیخ ابوالحسن اَشعری علیہ الرحمۃ ، مُتوفّٰی ۳۲۴ھ [2]...... المسامرۃ بشرح المسایرۃ، ص ۲۰۶، مطبعۃ السعادۃ بمصر [3]...... پاک، بےعیب [4]...... پاکی

بناء پر اس بری چیز سے اسے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں، لیکن حقیقتاً عداوت کی وجہ سے اس کو ایک اچھی اور مفید چیز سے محروم رکھنا مقصود ہے۔ **بالکل یہی صورتحال یہاں ہے کہ بری چیزوں کے فِیْ نَفْسِہٖ علم کو** (جو عین کمال ہے) **نقص و عیب قرار دے دیا گیا تاکہ وہ حضور** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم **کے لئے ثابت نہ ہوسکے۔** اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ وَاِلَیْہِ الْمُشْتَکٰی

ایک کثیرُ الوُقوع شُبہ کا اِزالہ

بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا ہے کہ عُلَماءِ دیوبند نے دین کی بہت خدمت کی۔ سینکڑوں علماء ان سے پیدا ہوئے۔ انہوں نے بے شمار کتابیں لکھیں۔ ان میں بہت سے لوگ پیری مریدی کرتے ہیں اور ان میں عابِد وزاہِد بھی پائے جاتے ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریروں اور تحریروں سے دین کی بہت کچھ تبلیغ واِشاعت کی۔ ایسی صورت میں ذہن اس بات کو قبول نہیں کرتا کہ انہوں نے رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم اور دیگر انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی شان میں توہین آمیز عبارات لکھی ہوں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس قسم کے لوگوں سے توہینِ رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم **کا سَرزَد ہوجانا عقلاً یا شرعاً کسی طرح بھی مُحال نہیں۔** بَلْعَمْ بِنْ بَاعُوْرَا کتنا بڑا عابِد وزاہِد اور مُسْتَجَابُ الدَّعْوَات تھا لیکن حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کی مُخالفت اور ان کی اِہانت کا مُرتکِب ہوکر ﴿وَلٰكِنَّهٗۤ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ﴾[1] کا مِصداق بن گیا اور ہمیشہ کے لئے قَعْرِ مَذلّت میں گر گیا۔[2] شیطان کا عابِد وزاہِد اور عالِم وعارِف ہونا سب کو معلوم ہے جب وہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کی توہین کرکے

---

❶......پ۹، الاعراف، ۱۷۶، ترجمہ: مگر وہ تو زمین پکڑ گیا

❷......التفسیر الکبیر، تحت الآیۃ ۱۷۵، ۵/۴۰۳، بیروت

راندۂ درگاہ ہوگیا تو دوسروں کے لئے توہینِ رسول کا اِرتکاب کیونکر نا ممکن قرار پا سکتا ہے۔

خَوارِج ومُعتزِلہ[1] اور دیگر فِرقِ باطِلہ کے علمی اور عملی کارنامے اگر تاریخ کی روشنی میں دیکھے جائیں تو اس زمانہ کے حضرات مذکورین[2] سے ان کے علم وعمل کا پلہ کہیں بھاری تھا ان کی مزعومہ دینی خدمات، تدریس وتبلیغ، تصنیف وتالیف کے مقابلے میں اَبناءِ زمانہ[3] کی خدمات اور کارگزاریاں ذرّہ بے مقدار کی حیثیت بھی نہیں رکھتیں لیکن ان کے یہ تمام علمی اور عملی کارنامے ان کو قعرِ ضَلالت سے بچا نہ سکے۔

رہی خدمت وحمایتِ دین تو اس کے لئے ضروری نہیں کہ اہلِ حق ہی کے ذریعے ہو بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی تائید نافرمانوں اور فاجروں سے بھی کرا لیتا ہے۔ چُنانچہ حدیث شریف میں وارِد ہے "اِنَّ اللّٰہَ یُؤَیِّدُ ھٰذَا الدِّیْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ"[4] لِہٰذا اِعانت وحمایتِ دین اور ظاہری علم وعمل کے پائے جانے سے ہرگز یہ لازم نہیں آتا کہ ایسے لوگ فِی الْوَاقِع[5] اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ اور محبوب ہوں۔

کفر وشرک وبدعت

اگر غور سے دیکھا جائے تو ان حضرات کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے

---

❶......**خوارج:** ایک فرقہ جنھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف بغاوت کر کے انہیں شہید کیا......(تاریخ الخلفاء) **مُعتزِلہ:** ایک فرقہ جو عمرو بن عُبَید کا پیروکار ہے (غُنیۃُ الطالبین) ❷......یعنی وھابیوں دیوبندیوں ❸...... وھابیوں دیوبندیوں ❹......بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۂ خیبر...... ۳/۸۲، الحدیث ۴۲۰۳ ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اس دین کا کام فاجر شخص سے بھی کروالیتا ہے ❺...... حقیقت میں بھی

تمام امتِ مُسلِمہ کو کافِر و مُشرِک اور بدعتی بناڈالا مثلاً یا رسول اللہ کہنا شرک، اولیاءِ کرام کی نذر (لغوی) شرک، مزاراتِ اولیاء پر جانا کُفر، میلاد بدعت، عُرس حرام، گیارہویں شِرک، اذان میں حضورِ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا نام سُن کر انگوٹھے چومنا بدعت اَلغرض کُفر و شِرک کی ایسی بھرمار کی جس سے دوسرے تو کیا بچتے خود بھی محفوظ نہ رہ سکے۔

⋆ اھلِ سنت کا عقیدہ ⋆

اس مُختصر رسالے میں تفصیل کی تو گنجائش نہیں البتہ اجمالاً اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ منصوصِ قَطعی[1] کا انکار کفر ہے۔ غیرِ خدا کو خدا ماننا یا خدا کی کوئی صفت کسی غیر کے لئے ثابت کرنا شرک ہے[2] اور دین میں ایسی چیز پیدا کرنا جس کی اصل دینِ متین میں نہ پائی جائے بدعت ہے۔ یعنی ہر وہ چیز جو کسی دلیلِ شرعی کے مُعارِض ہو بدعتِ شرعیہ ہے۔[3]

⋆ بدعت کی حقیقت ⋆

یہ عُرس و میلاد و دیگر اعمالِ مُستَحسَنہ جنہیں کُفر و شِرک اور بدعت قرار دیا جاتا ہے حقیقتاً اُمورِ مستحبہ[4] ہیں۔ الحمد للہ آج تک کوئی مُنکِر ان اُمور میں سے کسی امر کو نہ کسی نصِ قطعی[5]

---

❶...... ایسی دلیل جس کا ثبوت قرآنِ پاک یا حدیثِ مُتواتر سے ہو۔ (فتاوٰی فقیہِ ملت) ❷...... شرح العقائد النسفیة، مبحث: الأفعال کلها بخلق اللہ تعالٰی، ص ۲۰۱، مکتبة المدینة ❸...... مسلم، کتاب الاقضیة، باب نقض الاحکام الباطلہ، الحدیث: ۱۷۱۸، ص ۹۴۲، دار ابن حزم، مفهوماً ❹...... مُستَحَب: وہ کہ نظرِ شرع میں پسند ہو مگر ترک پر کچھ ناپسندی نہ ہو، خواہ خود حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اسے کیا یا اس کی ترغیب دی یا علمائے کرام نے پسند فرمایا اگرچہ احادیث میں اس کا ذکر نہ آیا۔ اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنے پر مطلقاً کچھ نہیں۔ (بہارِ شریعت) ❺...... ایسی دلیل جس کا ثبوت قرآنِ پاک یا حدیثِ متواتر سے ہو۔ (فتاوٰی فقیہِ ملت)

کے خلاف ثابت کر کے ان کے کفر ہونے پر دلیل لا سکا اور نہ ان کو کسی دلیلِ شرعی کے خلاف ثابت کر کے ان کے بدعت ہونے پر اِستدلال کر سکا۔ البتہ اتنی بات ضرور کہی جاتی ہے کہ جس طریقہ سے تم یہ کام کرتے ہو اسی طرح خَیْرُ الْقُرُوْن[1] میں یہ کام کسی نے نہیں کئے لہٰذا یہ سب اُمور بدعت ہیں۔

اس کے جواب میں تحقیق و تفصیل توان شاء اللہ دوسرے رِسالے میں ہدیۂ ناظرین ہوگی۔ سرِدست اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ اگر ان اُمور کی ہیئَتِ کذائیہ[2] کی تفصیلات قُرونِ اولی[3] میں نہیں پائی گئیں تو صِرف اس وجہ سے ان کو بدعت کہنا ہرگز درست نہیں ہوسکتا۔

دیکھئے قرآن مجید کی تیس پاروں میں تقسیم، اِعرابِ قرآن، جمعِ احادیث، بِناءِ مدارِس، تعلیمِ دین پر اجرت لینا، اوراد و اعمالِ مشائخ وغیرہ بے شمار کام ایسے ہیں کہ خَیْرُ الْقُرُوْن میں ان کا وجود نہیں پایا گیا لیکن علماءِ دیوبند بھی انہیں بدعت نہیں کہتے معلوم ہوا کہ یہ بات قطعاً غلط اور نا قابلِ قبول ہے۔

★ شرک کی حقیقت ★

اسی طرح کوئی مُنکِر کسی حُجتِ شرعیہ سے ان اُمور کے اِعتقاد یا عمل کا شِرک ہونا بھی ثابت نہ کر سکا۔ شرک کے مُتعلق ہمارے ناظرینِ کرام یہ بات ضرور یاد رکھیں کہ شرک توحید کا

---

[1] ...... وہ زمانہ جسکو حدیثِ پاک میں سب سے بہتر دور کہا گیا ہے (مسند البزار) اور یہ صحابۂ کرام، تابعین و تبعِ تابعین کا زمانہ ہے (تفسیرِ خازن) [2] ...... جس شکل وصورت میں موجودہ دور میں یہ کام کئے جاتے ہیں جیسے میلاد وغیرہ [3] ...... صحابۂ کرام، تابعین و تبعِ تابعین کے زمانہ میں

مُقابل ہے اور مسئلہ توحید واجب عقلی(۱) ہے لہٰذا شرک لامحالہ اِعتِقاد اَمر مُمتَنِع لِذاتہٖ(۲) کا نام ہوگا۔

ظاہر ہے کہ تصرُّفاتِ انبیاء و اولیاء عَلَیْھِمُ السَّلام اور ان کے باقی کمالاتِ علمیہ و عملیہ سب مُقیَّد بِالْعَطا وَ بِاِذْنِ اللّٰہ(۳) ہیں اور یہ امر بھی روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ عطاءِ الٰہی اور اذنِ خداوندی کے ساتھ اللہ کے کسی محبوب کے لئے علمی یا عملی کمالات و تصرُّفات کا ہونا ہرگز مُمتَنِع لِذاتہٖ نہیں۔ اس لئے اذن و عطا کی قید کے ساتھ ان کا اعتقاد کسی طرح شرک نہیں ہوسکتا۔

البتہ اُلوہیّت اور وُجوبِ وُجود اور غنا ذاتی(۴) ایسے اُمور ہیں جن کی عطا مُمتَنِع لِذاتہ ہے۔ اس لئے جو شخص کسی کے حق میں ان امور میں سے کسی امر کی عطا کا اعتقاد رکھے گا وہ یقیناً مشرک ہوگا۔ جیسا کہ مشرکینِ عرب اپنے آلہہ باطلہ(۵) کے حق میں اسی قسم کا اعتقاد رکھتے تھے اور کسی مسلمان کا کسی غیر اللہ کے حق میں ہرگز یہ اعتقاد نہیں۔ الحمد للّٰہ اس مختصر بیان سے اہلِ علم پر مخالفین کے وہ تمام مکر و فریب آشکار ہوگئے جن میں بعض حضرات مبتلا ہو جاتے ہیں۔ وَلِلّٰہِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ(۶)

انصاف کیجئے

جو دیوبندی حضرات علماءِ دیوبند کی صریح توہینی عبارتوں میں توہین نہیں مانتے ان کی خدمت میں مخلصانہ گزارش ہے کہ آپ کے علماء کی عبارات کے مقابلے میں مودودی صاحب

---

(۱)...... عقل تقاضا کرتی ہو کہ اسکا پایا جانا ضروری ہے (۲)...... جس کا پایا جانا مطلقاً ناممکن ہو (۳)...... ان کے اختیارات اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے ہیں اور وہ تمام تصرفات اللہ تعالیٰ کے اِذن سے کرتے ہیں (۴)...... معبود ہونا، فنا نہ ہونا اور کسی کا محتاج نہ ہونا (۵)...... جھوٹے معبودوں (۶)...... اور اللہ ہی کی حجت پوری ہے

کی وہ عبارتیں توہین کے مفہوم سے بہت دور ہیں جن سے خود آپ کے علماءِ دیوبند نے توہین کا مفہوم نکال کر مودودی صاحب پر الزاماتِ توہین عائد کئے ہیں۔ اگرچہ ہمارے نزدیک دونوں میں کوئی فرق نہیں لیکن عبارات میں صراحت ووضاحتِ توہین کے بیّن تفاوت[1] کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔

ہم مودودی صاحب کی ان عبارات میں سے صرف ایک عبارت بِلاتشریح تحریر کرتے ہیں جس کی بِناء پر علَماءِ دیوبند نے مودودی صاحب کو توہینِ خدا ورسول کا مجرِم گردانا ہے۔ اسی طرح اس عبارت کے مقابلے میں تین عبارتیں اکابر علماءِ دیوبند کی بھی بلاتشریح پیش کرتے ہیں جن سے علماءِ اہلِ سنّت نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم **کی توہین سمجھی ہے اور یہ فیصلہ آپ پر چھوڑتے ہیں کہ مفہومِ توہین میں کس کی عبارت زیادہ واضح اور صریح ہے۔**

مودودی صاحب کی وہ عبارت جس سے علماءِ دیوبند نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی توہین اخذ کرکے مودودی صاحب پر خدا اور رسول کی توہین کا الزام عائد کیا ہے۔

"حضور کو اپنے زمانے میں یہ اندیشہ تھا کہ شائد دجّال اپنے عہد میں ظاہر ہوجائے یا آپ کے بعد کسی قریبی زمانے میں ظاہر ہو لیکن کیا ساڑھے تیرہ[13] سو برس کی تاریخ نے یہ ثابت نہیں کردیا کہ حضور کا یہ اندیشہ صحیح نہ تھا۔ اب ان چیزوں کو اس طرح نقل وروایت کئے جانا کہ گویا یہ بھی اسلامی عقائد ہیں نہ تو اسلام کی صحیح نمائندگی ہے اور نہ اسے حدیث ہی کا صحیح مفہوم کہا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ میں عرض کرچکا ہوں اس قسم کے معاملات میں نبی کے قیاس وگمان کا

[1]......واضح فرق

درست نہ نکلنا ہرگز منصبِ نبوّت پر طعن کا مُوجِب نہیں ہے"۔(ماخوذ از ترجمان القرآن)

("حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب" مؤلفہ مولوی احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور ص ۱۸)

اب ملاحظہ ہوں اکابر علماءِ دیوبند کی وہ عبارات جن سے علماءِ اہلِ سنّت نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم **کی توہین سمجھ کر ان پر توہینِ خدا و رسول کا حکم لگایا ہے۔**

①...... "اور انسان خود مختار ہے، اچھے کام کریں یا نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کو پہلے سے کوئی علم بھی نہیں ہوتا کہ کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا اور آیاتِ قرآنی جیسا کہ ﴿وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ﴾[1] وغیرہ بھی اور احادیث کے الفاظ اس مذہب پر منطبق ہیں۔"

(بُلْغَةُ الْحَيْرَان، مصنّف مولوی حسین علی، ص ۱۵۷،۱۵۸)

②...... "پھر دروغِ صریح[2] بھی کئی طرح پر ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں۔ ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں"۔(تصفية العقائد، ص ۲۵، مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی)

③...... "بِالجملہ علَی العموم[3] کِذب کو منافی شانِ نبوت بایں معنیٰ سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء عَلَیْهِمُ السَّلَام معاصی سے معصوم ہیں۔ خالی غَلَطی سے نہیں"۔(تصفية العقائد، ص ۲۸، مولوی محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند)

مودودی صاحب اور علماءِ دیوبند دونوں کی اصل عبارات بلا کم وکاست[4] آپ کے

---

[1]...... پ ٤، سورة آل عمران، الآية ١٦٧ [2]...... واضح جھوٹ [3]...... الحاصل مطلقاً کذب کو

[4]...... بلا کمی بیشی

سامنے موجود ہیں۔اگر آپ نے خوفِ خدا کو دل میں جگہ دے کر پوری دیانتداری سے بنظرِ انصاف غور فرمایا تو آپ یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ مودودی صاحب کی عبارت کے مقابلہ میں علمَاءِ دیو بند کی عبارات مفہومِ توہین میں زیادہ صریح ہیں۔

دیوبندی حضرات کا علماءِ اہل سنت پر ایک اعتراض اور دیوبندی عالم کی تحریر سے اس کا جواب

دیوبندی حضرات علماءِ اہل سنّت پر اعتراض کرتے ہیں کہ علماءِ دیوبند پر اعتراض کرنے والے ان کی عبارتوں کے سِیاق وسباق کونہیں دیکھتے جو فقرہ قابلِ اعتراض ہوتا ہے فقط اس کو پکڑ لیتے ہیں اور صرف اسی فقرہ کے باعث علماءِ دیوبند پر طعْن و تشنیع[1] شروع کر دیتے ہیں۔

برادرانِ اسلام! سیاق وسباق سے دیوبندی حضرات کی مراد یہ ہوتی ہے کہ اگلی پچھلی عبارتوں کو دیکھ کر پھر اعتراض ہو تو کرنا چاہیے۔

جواباً عرض ہے کہ مودودی صاحب پر اعتراض کرنے والے دیوبندیوں پر بِعَیْنِہٖ[2] یہی اعتراض انہی الفاظ میں مودودیوں کی طرف سے آپ کے مولوی احمد علی صاحب دیوبندی نے اپنے رسالہ "حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب" کے صفحہ نمبر ۸۰ پر نقل کیا ہے اور اس کا جواب بھی اسی صفحہ پر دیا ہے ہم بِعَیْنِہٖ وہی جواب نقل کیے دیتے ہیں۔

ملاحظہ فرمایئے: "اگر دس سیر دودھ کسی کھلے منہ والے دیگچے میں ڈال دیا جائے اور اس دیگچہ کے منہ پر ایک لکڑی رکھ کر ایک تاگہ[3] میں خنزیر کی ایک بوٹی ایک تولہ کی اس لکڑی میں باندھ

---

[1] برا بھلا کہنا [2] بالکل یہی [3] دھاگے میں

کر دودھ میں لٹکا دی جائے۔ پھر کسی مسلمان کو اس دودھ میں سے پلایا جائے۔ وہ کہے گا کہ میں اس دودھ سے ہرگز نہ پیوں گا کیونکہ سب حرام ہو گیا ہے۔ پلانے والا کہے گا کہ بھائی دس سیر دودھ کے آٹھ^۸ سو تولے ہوتے ہیں آپ فقط اس بوٹی کو کیوں دیکھتے ہیں؟ دیکھئے! اس بوٹی کے آگے پیچھے، دائیں بائیں اور اس کے نیچے چار انچ کی گہرائی میں دودھ ہی دودھ ہے۔ وہ مسلمان یہی کہے گا کہ یہ سارا دودھ خنزیر کی ایک بوٹی کے باعث حرام ہو گیا۔

یہی قصّہ مودودی صاحب کی عبارتوں کا ہے جب مسلمان مودودی صاحب کا یہ لفظ پڑھے گا کہ خانہ کعبہ کے ہر طرف جہالت اور گندگی ہے اس کے بعد مودودی صاحب اس فقرہ سے توبہ کر کے اعلان نہیں کریں گے، مسلمان کبھی راضی نہیں ہوں گے۔ جب تک خنزیر کی یہ بوٹی اس دودھ سے نہیں نکالیں گے"۔ (ص:۸۰،۸۱)

پس دیو بندی حضرات یہی جواب ہماری طرف سے سمجھ لیں اور خوب یاد رکھیں کہ علماءِ دیو بند کی عبارات میں محبوبانِ حق تبارک وتعالیٰ کی ہزار تعریفیں ہوں مگر جب تک وہ توہین آمیز فقروں سے توبہ نہ کریں گے اہلِ سنّت ان سے کبھی راضی نہیں ہوں گے۔

⋆ توبہ نامہ دکھانا ہوگا ⋆

ایک بات قابلِ ذکر یہ ہے کہ بعض حضرات توہین آمیز عبارات کے صریح مفہوم کو چھپانے کیلئے علماءِ دیو بند کی وہ عبارات پیش کر دیتے ہیں جن میں انہوں نے توہین و تنقیص سے اپنی براءت ظاہر کی ہے یا حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی تعریف وتوصیف کے ساتھ عظمتِ شانِ نبوّت کا اقرار کیا ہے۔

اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ وہ عبارات انہیں قطعاً مفید نہیں۔ جب تک ان کی کوئی

ایسی عبارت نہ دکھائی جائے کہ ہم نے فلاں مقام پر جو توہین کی تھی اب اس سے ہم رجوع کرتے ہیں۔

مثلاً مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی نے تحذیر الناس میں "خَاتَمُ النَّبِیِّین" کے معنیٰ منقول متواتر[1] "آخِرُ النَّبِیِّین" کو عوام کا خیال بتایا ہے۔[2] اب اگر ان کی دس بیس عبارتیں بھی اس مضمون کی پیش کردی جائیں کہ حضور صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم **آخری نبی ہیں یا حضور علیہ السلام کے بعد مدعیٔ نبوت کافر ہے تو اس سے کچھ فائدہ نہ ہوگا تاوقتیکہ مولوی محمد قاسم نانوتوی صاحب کا یہ قول نہ دکھایا جائے کہ میں نے جو "خَاتَمُ النَّبِیِّین" کے معنیٰ منقول متواتر "آخِرُ النَّبِیِّین" کا انکار کیا تھا۔ اب میں اس سے توبہ کرکے رجوع کرتا ہوں۔**

دیکھیے! مرزائی لوگ مرزا غلام احمد کی برائت میں جو عبارتیں مرزا صاحب کی کتابوں سے پیش کیا کرتے ہیں ان کے جواب میں مولوی مُرتضٰی حسَن صاحب دربھنگی ناظمِ تعلیمات مدرسہ دیوبند نے بھی یہی لکھا ہے۔ ملاحظہ فرمایئے! (اشدُّ العذاب، مطبوعہ مطبع مجتبائی جدید دہلی، صفحہ ۱۵، سطر ۱۶، ۱۷) "جو عبارات مرزا صاحب اور مرزائیوں[3] کی لکھی جاتی ہیں جب تک ان مضامین سے صاف توبہ نہ دکھائیں یا توبہ نہ کریں تو ان کا کچھ اعتبار نہیں۔"

---

❶......یعنی وہ معنیٰ جسے اس قدر کثیر جماعت نے روایت کیا کہ ان سب کا جھوٹ پر جمع ہونا محال ہے

❷......تحذیر الناس، ص ۳ "سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنیٰ ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد ہے اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدّم یا تاخّر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر ...... اصل کتاب کی عبارت باب "عکسی عبارات" میں ملاحظہ فرمائیں۔

❸......مرزا غلام احمد قادیانی اور اسکے پیروکاروں

دیوبندیوں کی توہین آمیز عبارات کے اظہار کی ضرورت

بعض دیوبندی حضرات کہا کرتے ہیں کہ علماءِ دیوبند کی ان عبارات کے اظہار واشاعت کی کیا ضرورت ہے جن سے آپ لوگ توہین سمجھتے ہیں۔ اس زمانے میں ان عبارات کی اشاعت بلاوجہ شور وشَر، فتنہ وفساد کا مُوجِب ہے اور یہ بڑی ناانصافی ہے کہ علَماءِ دیوبند کے ساتھ لڑائی مول لی جائے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ علماءِ دیوبند کی توہینی عبارتوں کے اظہار کی وہی ضرورت ہے جو "مولوی احمد علی صاحب" کو "مودودیوں" کا پول کھولنے کیلئے پیش آئی کہ علماءِ دیوبند نے تمام مسلمانوں کے عقیدے کے خلاف اللہ تعالیٰ اور انبیاء واولیاء کی مقدّس شان میں وہ شدید اور ناقابلِ برداشت حملے کئے ہیں جنہیں کوئی مسلمان برداشت نہیں کرسکتا۔ مولوی احمد علی صاحب اس ضرورت کو حسبِ ذیل عبارت میں بیان فرماتے ہیں۔

"کیا جب ڈاکو کسی کے گھر میں گھس آئے تو گھر والا ڈاکو سے مقابلہ کرکے اپنا مال اور اپنی جان نہ بچائے؟ اور اگر مال اور جان بچانے کے لئے ڈاکو سے مقابلہ کرے تو پھر یہ کہنا صحیح ہے کہ گھر والا بڑا ہی بے انصاف ہے کہ ڈاکو سے لڑ رہا ہے؟" (رسالہ مذکورہ [1]، مولوی احمد علی صاحب، ص ۸۴)

علماء دیوبند کی تہذیب کا ایک مختصر نمونہ

دیوبندی حضرات عام طور پر یہ کہتے ہیں کہ بریلوی مولوی علماءِ دیوبند کو گالیاں دیا کرتے ہیں۔

---

[1]...... رسالہ "حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب"

اس الزام کی حقیقت تو ہمارے اسی رسالہ سے منکشف ہو جائے گی اور ہمارے ناظرین کرام پر روشن ہو جائے گا کہ جس شائستگی اور تہذیب سے ہم نے علماءِ دیوبند کے خلاف یہ رسالہ لکھا ہے اس کی مثال ہمارے مُخالفین کی ایک کتاب سے بھی پیش نہیں کی جاسکتی لیکن مزید وضاحت کیلئے بطور نمونہ ہم مولوی حسین احمد صاحب مدرّس مدرسہ دیوبند کی کتاب "اَلشِّھَابُ الثَّاقِبُ" سے چندوہ عبارتیں پیش کرتے ہیں جن میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز کوشدید ترین قسم کی دلآزار گالیاں دی گئی ہیں۔ ان عبارات کو پڑھ کر ہمارے ناظرین کرام علماءِ اہلِ سنت اور فضلاءِ دیوبند کی تہذیب کا مقابلہ کرلیں۔

ملاحظہ فرمایئے:

① ...... "پھر تعجّب ہے کہ مجدِّد بریلوی آنکھوں میں دھول ڈال رہا ہے اور کِذْبِ خالص مشہور کر رہا ہے۔ لَعْنَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی فِی الدَّارَیْن، آمین یعنی لعنت کرے اللہ تعالیٰ اس (مجدّد بریلوی) پر دونوں جہانوں میں"۔ (الشّھاب الثاقب، ص ۸۱)

② ...... آپ حضرات ذرا انصاف فرمائیں اور اس بریلوی دجّال سے دریافت کریں۔ (الشہاب الثاقب، ص ۸۶)

③ ...... مُجدِّد الضّالین[1] فرماتے ہیں۔

④ ...... ہم آگے چل کر صاف طور سے ظاہر کردیں گے کہ دجّال بریلوی نے یہاں پر محض بے سمجھی اور بے عقلی سے کام لیا ہے۔ (ص ۹۵)

⑤ ...... اس کے بعد مجدّد الضالین عَلَیْہِ مَا عَلَیْہِ[2] ...... الخ (ص ۱۰۳)

---

❶ ...... گمراہوں کے مجدّد

❷ ...... اس پر وہ لعنتیں ہوں جن کا وہ مستحق ہے

⑥......سَلَبَ اللّٰهُ اِيْمَانَكَ وَ سَوَّدَ وَجْهَكَ فِي الدَّارَيْنِ وَ عَاقَبَكَ بِمَا عَاقَبَ بِهٖ اَبَا جَهْلٍ وَعَبْدَاللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ يَا رَئِيْسَ الْمُبْتَدِعِيْنَ. (آمین)

اے بدعتیوں کے سردار (مُجدِّدِ بریلوی) سلب کرے اللہ تعالیٰ تیرا ایمان اور دونوں جہان میں تیرا منہ کالا کرے اور تجھے وہی عذاب دے جو ابوجہل اور عبداللہ بن اُبَی کو دیا تھا۔ (آمین)۔(ص۱۰۴،۱۰۵)

⑦......مگر تہذیبِ علم کوئی لفظ مجدد بریلوی کے شایانِ شان قلم سے نہیں نکلنے دیتی۔(ص۱۰۵)

⑧......فَسَوَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ فِي الدَّارَيْنِ وَأَسْكَنَهُ بِحُبُوْحَةِ الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ مَعَ أَعْدَاءِ سَيِّدِ الْكَوْنَيْنِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ آمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ. (ص۱۱۹)

اللہ تعالیٰ اس (مجدّدِ بریلوی) کا دونوں جہاں میں منہ کالا کرے اور اسے حُضور کے دشمنوں کے ساتھ جہنم کے سب سے نیچے گڑھے میں رکھے۔

⑨......یہ سب تکفیریں اور لعنتیں بریلوی اور اس کے اتباع کی طرف لوٹ کر قبر میں ان کے واسطے عذاب اور بوقتِ خاتمہ ان کے لئے موجبِ خروجِ ایمان وازالۂ تصدیق وایقان(1) ہوں گی اور قیامت میں ان کے جُملہ مُتّبعین کے واسطے اس کی موجب ہوں گی کہ ملائکہ حضور عَلَيْهِ السَّلَام سے کہیں گے۔اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا أَحْدَثُوْا بَعْدَكَ(2) اور رسولِ مقبول عَلَيْهِ السَّلَام دجّال بریلوی اور ان کے اَتباع کو سُحْقًا سُحْقًا(3) فرما کر اپنے حوضِ مَورود وشفاعتِ محمود

---

(1)......ایمان کی بربادی کا سبب

(2)......آپ نہیں جانتے کہ انھوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا ایجاد کیا۔

(3)......دور ہو جاؤ، دور ہو جاؤ

سے کتوں سے بدتر کر کے دھتکار دیں گے اور امتِ مرحومہ کے اجر و ثواب و منازل و نعیم سے محروم کیے جائیں گے۔

⑩......سَوَّدَ اللّٰہُ وُجُوْھَھُمْ فِی الدَّارَیْنِ وَجَعَلَ قُلُوْبَھُمْ قَاسِیَۃً فَلَا یُؤْمِنُوْا حَتّٰی یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ. اللہ تعالیٰ ان بریلویوں کا منہ دونوں جہاں میں کالا کرے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے تو وہ ایمان نہ لائیں یہاں تک کہ عذاب الیم کو دیکھ لیں۔ (الشہاب الثاقب ص:۱۲۰)

ان تمام بددعاؤں اور گالیوں کے جواب میں صرف اتنا عرض ہے کہ الحمد للّٰہ اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ تو ہرگز اس بدگوئی کے مصداق نہیں ہو سکتے [1] البتہ بمقتضائے حدیث [2] اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ جیسی مقدّس ہستی کے حق میں ایسے ناپاک کلمے بولنے والا اِنْ شاءَ اللّٰہ دنیا و آخرت میں اپنے کلمات کا خود مصداق بنے گا۔ وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ [3]

---

❶......اسلیئے کہ اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے ذاتی اَنا یا کسی دنیاوی غرض کی بنا پر علمائے دیو بند پر کفر کا فتویٰ نہیں لگایا بلکہ شریعتِ اسلام کی پاسداری اور منصبِ اِفتاء کی ذمہ داری کے سبب آپ حکمِ کفر لگانے پر مجبور ہو گئے اور خود علمائے دیو بند بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ ان متنازعہ عبارات پر اگر امام احمد رضا خان صاحب کفر کا فتویٰ نہ لگاتے تو خود کافر ہو جاتے۔ چنانچہ مرتضیٰ حسن در بھنگی صاحب ناظمِ تعلیمات مدرسہ دیو بند اپنی کتاب "اشدُّ العذاب" کے صفحہ ⑬ پر فرماتے ہیں "اگر (مولانا احمد رضا) خان صاحب کے نزدیک بعض علمائے دیو بند واقعی ایسے ہی تھے جیسا کہ انہوں نے سمجھا تو (مولانا احمد رضا) خاں صاحب پر ان (علمائے دیو بند) کی تکفیر فرض تھی، اگر وہ ان (علمائے دیو بند) کو کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے...... کیوں کہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔ (سفید و سیاہ، ص۱۰۶)

❷......بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، ۴/ ۲۴۸، الحدیث:۶۵۰۲...... جس نے میرے ولی سے دشمنی کی اسے میرا اعلانِ جنگ ہے۔

❸......اور یہ اللہ پر کچھ دشوار نہیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں

کہ مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی نے جو علماءِ دیوبند کی عبارات پر علماءِ حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن سے کفر کے فتوے حاصل کر کے حُسَامُ الْحَرَمَیْن میں شائع کیے، اس کے جواب میں علماءِ دیوبند نے ''حُسَامُ الْحَرَمَیْن'' کے خلاف تائید میں علماءِ حرمینِ طَیِّبَیْن کے فتوے ''اَلْمُهَنَّد'' میں چھاپے اور تمام ملک میں اس کی اشاعت کی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مولانا احمد رضا خان صاحب نے علماءِ دیوبند کی عبارات کو توڑ مروڑ کر غلط عقائد ان کی طرف منسوب کئے تھے۔ جب علماءِ دیوبند کی اصل عبارات اور ان کے اصلی عقائد سامنے آئے تو علماءِ حرمینِ طَیِّبَیْن نے ان کی تصدیق و تائید فرمادی۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ **پر یہ الزام قطعاً بے بنیاد ہے کہ انہوں نے دیوبندیوں کی عبارتوں میں ردو بدل کیا ہے یا غلط عقائد ان کی طرف منسوب کئے ہیں بلکہ واقعہ یہ ہے کہ حُسَامُ الْحَرَمَیْن کے شائع ہونے کے بعد دیوبندی حضرات نے اپنی جان بچانے کے لیے اپنی عبارتوں میں خود قطع وبُرید کی[1] اور اپنے اصل عقائد چھپا کر علمائے عرب وعجم کے سامنے اہلِ سنت کے عقیدے ظاہر کیے جس پر علمائے دین نے تصدیق فرمائی۔ چونکہ اس مختصر رسالے میں تفصیل کی گنجائش نہیں، اس لیے صرف ایک دلیل اپنے دعویٰ کے ثبوت میں پیش کرتا ہوں۔ ملاحظہ کیجیے......**

محمد بن عبدالوہاب نجدی کے بارے میں دیوبندیوں کا اعتقاد یہ ہے کہ وہ بہت اچھا آدمی

---

[1]...... تراش خراش کی، کمی بیشی کی

تھا۔اس کے عقائد بھی عمدہ تھے۔دیکھئے "فتاویٰ رشیدیہ" جلد ۱،ص ۱۱۱ پر مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے لکھا کہ......

"محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو نجدی کہتے ہیں۔ان کے عقائد عمدہ تھے۔مذہب ان کا حنبلی[1] تھا البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے ان میں فساد آ گیا اور عقائد سب کے متحد ہیں۔اعمال میں فرق حَنَفی، شافعی، مالکی، حنبلی کا ہے۔" (رشید احمد گنگوہی)

ناظرینِ کرام نے "فتاویٰ رشیدیہ" کی اس عبارت سے معلوم کر لیا ہو گا کہ دیوبندیوں کے مذہب میں محمد بن عبدالوہاب نجدی کے عقائد عمدہ تھے اور وہ اچھا آدمی تھا لیکن جب علماءِ حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن نے دیوبندیوں سے سوال کیا کہ بتاؤ! محمد بن عبدالوہاب کے متعلق تمہارا کیا اعتقاد ہے؟ وہ کیسا آدمی تھا؟ تو حیلہ سازی سے کام لے کر اپنا مذہب چھپا لیا اور لکھ دیا۔"ہم اسے خارجی اور باغی سمجھتے ہیں۔" ملاحظہ ہو: اَلْمُھَنَّد، ص ۱۹، ۲۰......

"ہمارے نزدیک ان کا حکم وہی ہے جو صاحبِ دُرِّمختار نے فرمایا ہے۔اس کے چند سطر بعد مرقوم ہے کہ علامہ شامی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا ہے" جیسا کہ ہمارے زمانے میں عبدالوہاب کے تابعین سے سرزَد ہوا کہ نجد سے نکل کر حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن پر مُتغلِّب ہوئے۔[2] اپنے کو حنبلی مذہب بتاتے تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بِناء پر انہوں نے اہلِ سنّت اور علماءِ اہلِ سنّت کا قتل مُباح سمجھ

---

[1]......امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے پیروکار تھے

[2]......قبضہ کرلیا

رکھا تھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی۔'' اِنْتَھٰی[1]

دیکھئے یہاں اپنے مذہب کو کیسے چھپایا اور ''فتاویٰ رشیدیہ'' کی عبارت کو صاف ہضم کر گئے۔ یہ تو ایک نمونہ تھا۔ تمام کتاب کا یہی حال ہے کہ جان بچانے کے لیے اپنے مذہب پر پردہ ڈال دیا۔ اپنی عبارات کو بھی چھپادیا۔ اب ناظرینِ کرام خود فیصلہ فرمائیں کہ خیانت کرنے والا کون ہے؟

آخری سہارا

اس بحث میں ہمارے مخالفین (حضرات علماءِ دیوبند) کا ایک آخری سہارا یہ ہے کہ بہت سے اکابر علماءِ کرام و مشائخِ عِظام نے علماءِ دیوبند کی تکفیر نہیں کی جیسے سندُ المُحدِّثین حضرت مولانا ارشاد حسین صاحب مُجدِّدی رام پوری رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ اور قبلۂ عالَم حضرت سیِّد پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ اسی طرح بعض دیگر اکابرِ اُمّت کی کوئی تحریر ثبوتِ تکفیر میں پیش نہیں کی جاسکتی۔

اس کے متعلق گزارش ہے کہ تکفیر نہ کرنے والے حضرات میں بعض حضرات تو وہ ہیں جن کے زمانے میں علماءِ دیوبند کی عباراتِ کفریہ (جن میں التزامِ کفر مُتیقَّن ہو)[2] موجود ہی نہ تھیں جیسے مولانا ارشاد حسین صاحب رام پوری رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ۔[3] ایسی صورت میں تکفیر کا سوال ہی پیدا

---

❶...... رد المحتار، کتاب الجھاد، مطلب فی اتباع عبد الوھاب الخوارج فی زماننا، ٦/٤٠٠

❷...... یعنی ایسی عبارت جس میں کفر پایا جائے اور اس کے قائل کو اس کفر پر اطلاع بھی ہو۔ لُزوم و التِزام کا فرق معلوم کرنے کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر ۴۳

❸...... جن کا انتقال ۱۳۱۲ھ میں ہو چکا تھا جبکہ کفریہ عبارات پر مبنی کتابوں میں سے بعض تو بعد میں لکھیں گئی یا بعض پہلے لکھی جاچکی تھیں مگر عام نہ ہونے کی بنا پر ان علماء کی نظر سے نہیں گزری۔

نہیں ہوتا اور بعض وہ حضرات ہیں جن کے زمانے میں اگرچہ وہ عبارات شائع ہو چکی تھیں مگر ان کی نظر سے نہیں گزریں، اس لیے انہوں نے تکفیر نہیں فرمائی۔

ہمارے مخالفین میں سے آج تک کوئی شخص اس اَمر کا ثبوت پیش نہیں کر سکا کہ فلاں مُسلَّم بَیْنَ الْفَرِیْقَیْن بزرگ [1] کے سامنے علماءِ دیوبند کی عبارات مُتَنَازَعَۃ فِیْھَا [2] **پیش کی گئیں اور انہوں نے ان کو صحیح قرار دیا یا تکفیر سے سکوت فرمایا۔** علاوہ ازیں یہ کہ جن اکابرِ امّت مُسَلَّم بَیْنَ الْفَرِیْقَیْن کی عدمِ تکفیر [3] کو اپنی براءت کی دلیل قرار دیا جا سکتا ہے، ممکن ہے کہ انہوں نے تکفیر فرمائی ہو اور وہ منقول [4] نہ ہوئی ہو کیونکہ یہ ضروری نہیں کہ کسی کی کہی ہوئی ہر بات منقول ہو جائے لہٰذا تکفیر کے باوجود عدمِ نقل کے احتمال نے اس آخری سہارے کو بھی ختم کر دیا۔ وَلِلّٰہِ الْحَمْد

ایک تازہ شبہ کا جواب

ایک مہربان نے تازہ شُبہ یہ پیش کیا ہے کہ کسی کو کافر کہنے سے ہمیں کتنی رکعتوں کا ثواب ملے گا۔ ہم خواہ مخواہ کسی کو کافر کیوں کہیں؟ توہین آمیز عبارات لکھنے والے مر گئے۔ اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ حدیث شریف میں وارد ہے ''اُذْکُرُوْا مَوْتَاکُمْ بِالْخَیْرِ'' [5] تم اپنے مردوں کو خیر کے ساتھ یاد کرو۔ پھر یہ بھی ممکن ہے کہ مرتے وقت انہوں نے توبہ کر لی ہو۔ حدیث شریف میں ہے۔ ''اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْم'' [6] عمل کا دارومدار خاتمہ پر ہے۔

---

[1] ...... وہ بزرگ جنہیں دونوں فریق تسلیم کرتے ہوں [2] ...... جن عبارات کی بنا پر جھگڑا ہے [3] ...... کفر کا فتویٰ نہ لگانے کو [4] ...... زبانی یا کتابی صورت میں [5] ...... (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، ۶/ ۴۰۱: تحت الحدیث: ۳۲۵۲) [6] ...... (بخاری، کتاب القدر، باب العمل بالخواتیم، ۴/ ۲۷۴، الحدیث: ۶۶۰۷)

ہمیں کیا معلوم کہ ان کا خاتمہ کیسا ہوا؟ شاید ایمان پر ان کی موت واقع ہوئی ہو۔

اس کا جواب یہ ہے کہ کفر و اسلام میں امتیاز کرنا ضروریاتِ دین سے ہے۔ آپ کسی کافر کو عمر بھر کافر نہ کہیں مگر جب اس کا کفر سامنے آجائے تو بَربنائے کفر اسے کافر نہ ماننا خود کفر میں مبتلا ہونا ہے۔ بے شک اپنے مردوں کو خیر سے یاد کرنا چاہیے مگر توہین کرنے والوں کو مومن اپنا نہیں سمجھتا۔ نہ وہ واقع میں اپنے ہوسکتے ہیں۔ اس لیے مضمونِ حدیث کو ان سے دور کا تعلق بھی نہیں۔

ہم مانتے ہیں کہ خاتمہ پر اعمال کا دارومدار ہے مگر یاد رکھیے! دمِ آخر کا حال اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور اس کا مآل بھی اس کی طرف مُفَوَّض ہے۔[1] احکامِ شرع ہمیشہ ظاہر پر مرتَّب ہوتے ہیں۔ اس لیے جب کسی شخص نے معاذ اللہ علانیہ طور پر التزامِ کفر کرلیا تو وہ حکمِ شرعی کی رو سے قطعاً کافر ہے تاوقتیکہ توبہ نہ کرے۔ اگر کوئی مسلمان ایسے شخص کو کافر نہیں سمجھتا تو کفر و اسلام کو مَعَاذَ اللّٰہ یکساں سمجھنا کفرِ قطعی ہے لہٰذا کافر کو کافر نہ ماننے والا یقیناً کافر ہے[2] اور اگر بفرضِ محال ہم یہ تسلیم کرلیں کہ حضور اقدس صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کی شانِ اقدس میں گستاخیاں کرنے والوں کو کافر نہ کہنا چاہیے اس لیے کہ شاید انہوں نے توبہ کرلی ہو اور ان کا خاتمہ بِالْخَیر ہوگیا ہو تو اسی دلیل سے مرزائیوں کو کافر کہنے سے بھی ہمیں زبان روکنی پڑے گی کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے متبعین سب کے لیے یہ احتمال پایا جاتا ہے کہ شاید ان کا خاتمہ بھی اللہ تعالیٰ نے ایمان پر مقدَّر فرمادیا ہو۔ تو ہم انہیں کس طرح کافر کہیں لیکن ظاہر یہ ہے کہ مرزائیوں کے بارے میں یہ احتمال کارآمد نہیں تو گستاخانِ نبوّت کے حق میں کیونکر مفید ہوسکتا ہے۔[3]

---

[1] قبر میں ان کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا، وہ بھی رب تعالیٰ جانتا ہے۔ [2] الفتاوی الرضویۃ، ۱۴/۲۶۵
[3] لہٰذا شرع کے اصول پر عمل کرتے ہوئے گستاخی کرنے والوں پر حکمِ کفر جاری ہوگا۔

ایک ضروری تنبیہ

بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ توہین آمیز عبارات پر تو سخت نفرت کا اظہار کرتے ہیں اور بسا اوقات مجبور ہو کر اقرار کر لیتے ہیں کہ واقعی ان عبارات میں حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی توہین ہے لیکن جب ان عبارات کے قائلین کا سوال سامنے آتا ہے تو ساکت اور مُتأمّل [1] ہو جاتے ہیں اور اپنی استادی شاگردی، پیری مریدی یا رشتہ داری و دیگر تعلّقات دنیوی خصوصاً کاروباری، تجارتی، نفع و نقصان کے پیشِ نظر ان کو چھوڑنا، ان کے کفر کا انکار کرنا [2] ہرگز گوارا نہیں کرتے۔ ان کی خدمت میں مخلصانہ گزارش ہے کہ وہ قرآن مجید کی حسبِ ذیل آیتوں کو ٹھنڈے دل سے ملاحظہ فرمائیں۔ اللہ فرماتا ہے......

①...... ﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِیَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِیْمَانِؕ-وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ(۲۳) ﴾ [3]

ترجمہ: (اے ایمان والو! اگر تمہارے باپ اور تمہارے بھائی ایمان کے مقابلے میں کُفر کو عزیز رکھیں تو ان کو اپنا رفیق نہ بناؤ اور جو تم میں سے ایسے باپ بھائیوں کے ساتھ دوستی کا برتاؤ رکھے گا تو یہی لوگ ہیں جو خدا کے نزدیک ظالم ہیں)

②...... ﴿ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِیْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ اﰳقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖؕ-وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ۠(۲۴) ﴾ [4]

---

❶...... اور انہیں کافر کہنے میں شش و پنج کا شکار ہو جاتے ہیں ❷...... یعنی انکے کفر کو منکر و برا جاننا

❸...... پ ۱۰، سورۃ التوبۃ، الآیۃ ۲۳ ❹...... پ ۱۰، سورۃ التوبۃ، الآیۃ ۲۴

اے نبی (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم)! آپ مسلمانوں سے فرمادیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے کُنبہ دار اور مال جو تم نے کمائے ہیں اور سوداگری جس کے مَندا[1] پڑ جانے کا تم کو اندیشہ ہو اور مکانات جن میں رہنے کو تم پسند کرتے ہو۔ اگر یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے سے تم کو زیادہ عزیز ہوں تو ذرا صبر کرو۔ یہاں تک کہ اللہ اپنے حکم کو لے آئے اور اللہ تعالیٰ نافرمانوں کو ہدایت نہیں فرماتا)

ان دونوں آیتوں کا مطلب واضح ہے کہ عقیدے اور ایمان کے معاملے میں اور نیکی کے کاموں میں بسا اوقات خُوِیش و اَقارب[2]، کُنبہ اور برادری، محبّت اور دوستی کے تعلقات حائل ہو جایا کرتے ہیں۔ اس لیے ارشاد فرمایا کہ جن لوگوں کو ایمان سے زیادہ کفر عزیز ہے، ایک مومن انہیں کس طرح عزیز رکھ سکتا ہے۔ مسلمان کی شان نہیں کہ ایسے لوگوں سے رَفاقت اور دوستی کا دم بھرے۔ خدا اور رسول کے دشمنوں سے تعلقات اُستُوار کرنا یقیناً گنہگار بننا اور اپنی جانوں پر ظلم کرنا ہے۔ جہاد فی سبیلِ اللہ اور اعلاءِ کلمۃ الحق[3] سے اگر یہ خیال مانع ہو کہ کُنبہ اور برادری چھوٹ جائے گی، استادی شاگردی یا دنیاوی تعلقات میں خلل واقع ہوگا، اموال تلَف ہوں گے یا تجارت میں نقصان ہوگا، راحت اور آرام کے مکانات سے نکل کر بے آرام ہونا پڑے گا تو پھر ایسے لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے عذاب کے حکم کا منتظر رہنا چاہیے۔ جو اِس نفس پرستی، دنیا طلبی اور تن آسانی کی وجہ سے ان پر آنے والا ہے۔

---

1 ......سست پڑ جانے 2 ......رشتہ دار 3 ......کلمۂ حق کو بلند کرنے سے

اللہ تعالیٰ کے اس واضح اور روشن ارشاد کو سننے کے بعد کوئی مومن کسی دشمنِ رسول سے ایک آن کے لیے بھی اپنا تعلق برقرار نہیں رکھ سکتا نہ اس کے دل میں حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی توہین کرنے والوں کے کافر ہونے کے متعلق کوئی شک باقی رہ سکتا ہے۔

حرفِ آخر

دیوبندی مبلّغین ومناظرین اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ اور ان کے ہم خیال علماء کی بعض عبارات بزعمِ خود [1] قابلِ اعتراض قرار دے کر پیش کیا کرتے ہیں۔

اس کے متعلق سرِ دست [2] اتنا عرض کردینا کافی ہے کہ اگر فی الواقع [3] علماءِ اہلِ سنّت کی کتابوں میں کوئی توہین آمیز عبارت ہوتی تو علماءِ دیوبند پر فرض تھا کہ وہ ان علماء کی تکفیر کرتے جیسا کہ علماءِ اہلِ سنت نے علماءِ دیوبند کی عباراتِ کفریہ کی وجہ سے تکفیر فرمائی۔ لیکن **امرِ واقع** [4] **یہ ہے کہ دیوبندیوں کا کوئی عالِم آج تک اعلیٰ حضرت یا ان کے ہم خیال علماء کی کسی عبارت کی وجہ سے تکفیر نہ کرسکا، نہ کسی شرعی قباحت کی وجہ سے ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو ناجائز قرار دے سکا۔**

دیکھیے دیوبندیوں کی کتاب "قِصَصُ الْاَکَابِر، ملفوظات مولوی اشرف علی صاحب تھانوی، شائع کردہ کتب خانہ اشرفیہ دہلی، صفحہ ۹۹، ۱۰۰" پر ہے۔

"ایک شخص نے پوچھا کہ ہم بریلی والوں کے پیچھے نماز پڑھیں تو نماز ہوجائے گی یا نہیں؟ فرمایا (حضرت حکیمُ الامّت مدظلہ العالی نے): ہاں۔ ہم ان کو کافر نہیں کہتے اس کے چند سطر بعد

---

❶……یعنی ان عبارات میں گستاخی کا شائبہ تک نہیں لیکن مخالفین بُغض وعناد یا کم عقلی کی بنا پر انہیں گستاخانہ عبارات قرار دیتے ہیں ❷……فی الحال ❸……حقیقت میں ❹……حقیقت یہ ہے

مرقوم ہے۔

''ہم بریلی والوں کو اہلِ ہوا[1] کہتے ہیں۔ اہلِ ہوا کافر نہیں۔''

اس سلسلے میں مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا ایک اور مزیدار ملفوظ ملاحظہ فرمائیے۔ (الافاضات الیومیہ، جلد پنجم، مطبوعہ اشرف المطابع تھانہ بھون، صفحہ ۲۲۰ پر ملفوظ نمبر ۲۲۵) میں مرقوم ہے۔

''ایک سلسلۂ گفتگو میں فرمایا کہ دیوبند کا بڑا جلسہ ہوا تھا تو اس میں ایک رئیس صاحب نے کوشش کی تھی کہ دیوبندیوں میں اور بریلویوں میں صلح ہو جائے۔ میں نے کہا! ہماری طرف سے کوئی جنگ نہیں۔ وہ نماز پڑھاتے ہیں، ہم پڑھ لیتے ہیں۔ ہم پڑھاتے ہیں وہ نہیں پڑھتے تو ان کو آمادہ کرو۔ (مزاحاً فرمایا کہ ان سے کہو کہ آ، مادہ! نَر آ گیا) ہم سے کیا کہتے ہو۔

اس عبارت سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ علماءِ اہلِ سنّت (جنہیں بریلوی کہا جاتا ہے) دیوبندیوں کے نزدیک مسلمان ہیں اور ان کا دامن ہر قسم کے کُفر و شرک سے پاک ہے۔ حتیٰ کہ دیوبندیوں کی نماز ان کے پیچھے جائز ہے۔ عبارت منقولہ بالا[2] سے جہاں اصل مسئلہ ثابت ہوا وہاں علماءِ دیوبند کے مجدّدِ اعظم حکیم الامت مولوی اشرف علی صاحب[3] کی تہذیب اور مخصوص ذہنیت کا نقشہ بھی سامنے آ گیا، جس کا آئینہ دار مولوی اشرف صاحب کے ملفوظ شریف کا یہ جملہ ہے کہ۔

ان (بریلویوں) سے کہو آ، مادہ، نَر آ گیا۔

---

[1]......اہلِ بدعت [2]......یعنی تھانوی صاحب کی وہ عبارت جو ابھی نقل کی گئی [3]......مُتوفّٰی ۱۳۶۲ھ

دیوبندی حضرات کو چاہیے کہ اس جملہ کو بار بار پڑھیں اور اپنے عارفِ ملّت وحکیم کے ذوقِ حکمت ومعرفت سے کیف اندوز ہوکر اس کی داد دیں۔

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کے ملفوظ منقولُ الصدر[1] سے یہ امر بھی واضح ہوگیا کہ بعض اعمال وعقائد مُختَلَف فِیہَا[2] کی بناء پر مفتیانِ دیوبند کا اہلِ سنت (بریلویوں) کو کافرو مشرک قرار دینا اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو ناجائز یا مکروہ کہنا قطعاً غلط، باطل محض اور بلا دلیل ہے۔ صرف بُغض وعناد اور تعصُّب کی وجہ سے انہیں کافر و مُشرک کہا جاتا ہے ورنہ درحقیقت اہلِسنّت (بریلوی) حضرات کے عقائد واعمال میں کوئی ایسی چیز نہیں پائی جاتی جس کی بناء پر انہیں کافرو مشرک قرار دیا جاسکے یا ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو مکروہ کہا جاسکے۔

ہمیں امید ہے کہ یہ چند اُمور جو ہم نے پہلے بیان کیے ہیں اِنْ شَاءَ اللّٰہُ الْعَزِیْز آئندہ چل کر ہمارے ناظرین کے لیے مشعلِ راہ ثابت ہوں گے۔

حق وباطل میں امتیاز

اب آئندہ صفحات میں دیوبندی حضرات اور اہلِ سنّت کا مسلک ملاحظہ فرما کر حق وباطل میں امتیاز کیجیے۔

(1) دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کے مقتداء مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے شاگردِ رشید مولوی حسین علی صاحب ساکن واں بھچراں ضلع میانوالی اور ان کے شاگرد و بعض دیگر علماءِ دیوبند کے

---

❶ ...... تھانوی صاحب کا وہ ملفوظ جو پہلے ذکر کیا گیا یعنی ''ہم بریلی والوں کو اہلِ ہوا کہتے ہیں۔ اہلِ ہوا کافر نہیں۔''

❷ ...... ایسے عقائد جن میں سنیوں اور دیوبندیوں کا اختلاف ہے۔

نزدیک اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کے کاموں کا علم پہلے سے نہیں ہوتا بلکہ بندوں کے کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کو ان کے کاموں کا علم ہوتا ہے۔ دیکھئے: مولوی حسین علی اپنی تفسیر ''بُلْغَۃُ الْحَیْرَان''(۱) مطبوعہ حمایتِ اسلام پریس لاہور، بار اول صفحہ ۱۵۷، ۱۵۸ پر اِرقام فرماتے ہیں۔

''اور انسان خود مختار ہے، اچھے کام کریں یا نہ کریں اور اللہ کو پہلے سے کوئی علم بھی نہیں ہوتا کہ کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا اور آیاتِ قرآنی جیسا کہ ﴿وَلِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ﴾(۲) وغیرہ بھی اور احادیث کے الفاظ بھی اس مذہب پر مُنْطبق ہیں۔(۳)

اہلسنت کا مذہب

اہلسنت کے نزدیک علمِ الٰہی کا مُنکِر خارِج اَز اسلام ہے۔ دیکھئے: شرح فقہ اکبر ,صفحہ ۲۰۱

''مَنِ اعْتَقَدَ اَنَّ اللّٰہَ لَا یَعْلَمُ الْاَشْیَاءَ قَبْلَ وُقُوْعِھَا فَھُوَ کَافِرٌ وَاِنْ عُدَّقَائِلُہٗ مِنْ اَھْلِ الْبِدْعَۃِ.''(۴)

ترجمہ: ''جس شخص کا یہ اعتِقاد ہو کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس کے واقع ہونے سے پہلے نہیں جانتا، وہ کافر ہے اگر چہ اس کا قائل اہلِ بدعت سے شمار کیا گیا ہو۔

آیۂ کریمہ ﴿فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ﴾(۵) اور اس قسم کی دیگر آیات واحادیث میں

---

(۱)...... اسی تفسیر کے صفحہ ۴ پر آخری سطر یہ ہے۔ ملاحظہ فرمائیے: ''یہ تقریریں جو آگے آتی ہیں حضرت صاحب (مولوی حسین علی) نے غلام خاں سے قلمبند کروائی ہیں اور بذاتِ خود ان پر نظر فرمائی ہے۔'' (بلغۃ الحیران، ص ۴، مطبوعہ حمایت اسلام، پریس لاہور، بار اول)

(۲)...... پ ٤، سورۃ ال عمران، الآیۃ ١٦٧

(۳)...... اصل کتاب کی عبارت باب ''عکسی عبارات'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۴)...... شرح فقہ اکبر، ص ١٦٣، مطبوعۃ کراچی

(۵)...... پ ٢٠، سورۃ العنکبوت، الآیۃ ٣: تو ضرور اللہ سچوں کو دیکھے گا

مجاہدین وغیر مجاہدین اور مومنین ومنافقین کا امتیاز باہمی مراد ہے اور معنیٰ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے منافقین کو مومنین سے اور غیر مجاہدین کو مجاہدین سے ابھی تک جدا نہیں کیا۔ آئندہ (علمِ الٰہی کے مطابق) انہیں الگ کر دیا جائے گا۔ یہاں "عِلْم" سے "تمِیز" مراد ہے۔ ﴿فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ﴾ بمنزلہ "فَلَيُمَيِّزُ اللّٰهُ" [۱] کے ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کے قول ﴿لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ﴾ [۲] میں خبیث کا طیب سے جدا ہونا منصوص ہے، ایسے ہی ان آیات میں (جنہیں مولوی حسین علی نے نفیٔ علمِ الٰہی کی دلیل سمجھا ہے) مومنین ومنافقین اور مجاہدین وغیرِ مجاہدین کا ایک دوسرے سے الگ ہونا مذکور ہے۔ دیکھئے: بخاری شریف، جلد ثانی، ص ۷۰۳ پر مرقوم ہے۔

"﴿فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ﴾ عَلِمَ اللّٰهُ ذٰلِکَ اِنَّمَا هِیَ بِمَنْزِلَةِ فَلَيَمِيْزَ اللّٰهُ كَقَوْلِهٖ ﴿لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ﴾"......اِنْتَهٰی [۳]

یہ مطلب ہرگز نہیں کہ مَعَاذَ اللّٰه خدائے علیم وخبیر کو ان کا علم نہیں۔ اللہ تعالیٰ تو ہر چیز کو جانتا ہے۔ [۴]

---

❶......اللہ تعالیٰ جدا کر دیگا ❷......پ ۹، سورۃ الانفال، الآیۃ ۳۷: اس لئے کہ اللہ گندے کو ستھرے سے جدا فرمادے ❸......بخاری، کتاب التفسیر، باب ﴿اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ﴾، ۳/۲۹۶، الحدیث: ۴۷۷۳

❹......اس مقام پر یہ کہنا کہ اس عبارت میں مولوی حسین علی صاحب نے اپنا مذہب بیان نہیں کیا ہے بلکہ مُعتزلہ کا مذہب نقل کیا ہے انتہائی مَضْحکہ خیز ہے اس لیے کہ جب مولوی صاحب مذکور نے قرآن وحدیث کو اس مذہب پر مُنطبق مانا تو اس کی حقانیت کو تسلیم کر لیا خواہ وہ معتزلہ کا مذہب ہو۔ اگر دوسرے کا مذہب، قرآن وحدیث جس پر منطبق ہے اس کا انکار کیونکر ہو سکتا ہے۔

(2) دیوبندیوں کا مذہب

علماءِ دیو بند اللہ تعالیٰ کے حق میں کِذب کے قائل ہیں۔ دیکھئے: ''ضمیمہ براھینِ قاطِعہ'' مطبوعہ ساڈھورہ ص ۲۷۲ ''الحاصل امکانِ کِذب[1] سے مراد دخولِ کِذب تحتِ قدرتِ باری تعالیٰ ہے'' اور مولوی رشید احمد گنگوہی ''فتاوٰی رشیدیه'' جلد ا،ص ۱۹ پر تحریر فرماتے ہیں۔

''پس مذہب جمیع محقّقینِ اہلِ اسلام وصوفیائے کرام وعلمائے عِظام کا اس مسئلہ میں یہ ہے کہ کذب داخل تحتِ قدرتِ باری تعالیٰ ہے۔'' اھ[2]

اہلِ سنّت کا مذہب

اہلِ سنت کہتے ہیں کہ کِذب کے تحتِ قدرتِ باری تعالیٰ ہونے سے بندوں کے جھوٹ کی تخلیق اور اس کے باقی رکھنے یا نہ رکھنے پر قدرتِ خداوندی کا ہونا مراد ہے یا یہ مقصد ہے کہ اللہ تعالیٰ بذاتِ خود صفتِ کِذب سے متصف ہوسکتا ہے۔ اگر پہلی شق مراد ہے تو اس میں آج تک کسی سنی نے اختلاف نہیں کیا۔ پھر یہ کہنا کہ امکانِ کذب کے مسئلہ میں شروع سے اختلاف رہا ہے۔ باطل محض اور جہالت وضلالت ہے اور **اگر دوسری شق مراد ہو تو اس سے بڑھ کر شانِ اُلوہیت میں کیا گستاخی ہوسکتی ہے کہ معاذاللہ! اللہ تعالیٰ کے مُتّصِف بِالکذب ہونے کو ممکن قرار دیا جائے۔[3] اہلِ سنت کے نزدیک ایسا عقیدہ کفرِ خالص ہے۔** اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْهَا

(3) دیوبندیوں کا مذہب

کُبَراء علماءِ دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ قرآنِ کریم نے کُفار کو اپنی فصاحت و بلاغت سے

---

❶......جھوٹ بولنا ممکن ہونے سے مراد ❷......یعنی خدا چاہے تو جھوٹ بول سکتا ہے ......اصل کتاب کی عبارت باب ''عکسی عبارات'' میں ملاحظہ فرمائیں۔ ❸......یعنی اللہ تعالیٰ کے جھوٹا ہونے کو ممکن قرار دیا جائے۔

عاجز نہیں کیا تھا اور فصاحت و بلاغت سے عاجز کرنا علماءِ دیوبند کے نزدیک کوئی کمال بھی نہیں۔ چُنانچہ مولوی حسین علی صاحب تلمیذِ رشید مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب اپنی کتاب "بُلْغَةُ الْحَيْرَان" مطبوعہ حمایت اسلام، پریس لاہور (طبع اول) میں صفحہ ۱۲ پر لکھتے ہیں۔ "یہ خیال کرنا چاہیے کہ کُفّار کو عاجز کرنا کوئی فصاحت و بلاغت سے نہ تھا۔ کیونکہ قرآن خاص واسطے کُفار فُصَحاء بُلغا کے نہیں آیا تھا اور یہ کمال بھی نہیں۔"(1)

اہل سنت کا مذہب

اہلِ سنّت کا عقیدہ ہے کہ قرانِ کریم نے یقیناً اپنی فصاحت و بلاغت سے کفار فُصحاءِ عرب کو عاجز کیا تھا اور قرآن کی یہ شانِ اعجاز قیامت تک باقی رہے گی۔ **جو شخص اس اعجازِ قرآنی کا منکرِ ہے اور قرآنِ کریم کی فصاحت و بلاغت کو کمال نہیں سمجھتا۔ وہ دشمنِ قرآن ملحد و بے دین خارِج اَز اسلام ہے۔**

(4) دیوبندیوں کا مذہب

علماءِ دیوبند کے نزدیک شیطان اور ملکُ الْموت کا علم رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے علم سے زیادہ ہے اور شیطان اور ملک الموت کے لیے مُحیط زمین کی وُسعتِ علم دلیلِ شرعی سے ثابت ہے(2) اور فخرِ عالَم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے لیے اس علم کا ثابت کرنا شرک ہے۔ دیکھئے: "براھینِ قاطعہ" مصنّفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی مُصدَّقہ مولوی رشید احمد گنگوہی، مطبوعہ ساڈھورا، صفحہ ۵۱)

"الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملکُ الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخرِ عالَم کو

---

(1) ...... اصل کتاب کی عبارت باب "عکسی عبارات" میں ملاحظہ فرمائیں۔

(2) ...... یعنی شیطان وملک الموت کے لئے تمام روئے زمین کے چپے چپے کا علم قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔

خلاف نصوصِ قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاسِ فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملکُ الموت کو یہ وُسعت نص(۱) سے ثابت ہوئی، فخرِ عالَم کی وسعتِ علم کی کون سی نصِ قطعی ہے جس سے تمام نُصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔(۲)

اسی "براھینِ قاطعه" کے صفحہ ۵۲ پر ہے۔ "اَعلٰی عِلِّیِّین(۳) میں روحِ مبارک عَلَیْہِ السَّلَام کی تشریف رکھنا اور ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان اُمور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ۔

اھل سنت کا مذھب

اہلِ سنت کا مذہب یہ ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مقابلے میں شیطان کے لیے محیط زمین(۴) کا علم ثابت کرنا اور حضور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذاتِ اقدس سے اس کی نفی کرنا بارگاہِ رسالت کی سخت توہین ہے۔

اہلِ سنت کے نزدیک شیطان و ملک الموت کے محیط زمین کے علم پر قرآن و حدیث میں کوئی نص(۵) وارد نہیں ہوئی۔ جو شخص نص کا دعویٰ کرتا ہے وہ قرآن و حدیث پر نہایت ہی ناپاک بہتان باندھتا ہے۔ اسی طرح حضور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کے علم کو نصوصِ قطعیہ(۶) کے خلاف کہنا بھی قرآن و حدیث پر افتراءِ عظیم ہے۔** قرآن و حدیث میں کوئی ایسی نص وارد نہیں ہوئی جس سے رسول اللہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حق میں محیط زمین کے علم کی نفی ہوتی ہو بلکہ قرآن و

۱......قرآن وحدیث سے ۲......اصل کتاب کی عبارت باب "عکسی عبارات" میں ملاحظہ فرمائیں۔

۳......وہ مقام جہاں مومنین کی روحیں قیامت تک رہتی ہیں ۴......پوری زمین

۵......کوئی آیت یا حدیث ۶......آیات یا احادیثِ متواترہ

حدیث کے بیشمار نصوص سے رسول اللہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لیے ہر چیز کا علم ثابت ہے۔اہلِ سنت کا مسلک ہے کہ کسی مخلوق کے مقابلے میں حضور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لیے علم کی کمی ثابت کرنا حضور کی شانِ اقدس میں بدترین گستاخی ہے۔

(5) دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کا مذہب ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو نہ اپنی عاقبت[1] کا علم ہے، نہ دیوار کے پیچھے حضور جانتے ہیں۔اسی "براهين قاطعه" کے ص ۵۱ پر ہے۔

"خودفخرِ عالم عَلَیْہِ السَّلام فرماتے ہیں "وَاللّٰهِ لَا اَدْرِىْ مَا يُفْعَلُ بِىْ وَلَا بِكُمْ" اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ "مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔"[2]

اہل سنت کا مذہب

اہلِ سنت کا مسلک یہ ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم صرف اپنی ہی نہیں بلکہ تمام مومنین وکفار کی بھی عاقبت کا حال جانتے ہیں۔زمین وآسمان کا کوئی گوشہ نگاہِ رسالت سے مخفی نہیں۔

"وَاللّٰهِ لَا اَدْرِىْ" والی حدیث سے رسول اللہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اپنے اور دوسروں کے انجام کار سے لاعلم ہونے پر استدلال کرنا انتہائی مضحکہ خیز ہے۔کیا قرآن کریم میں حضور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لیے ﴿عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾[3] اور ﴿وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى﴾[4] وارد نہیں ہوا اور کیا مومنین

[1] ......آخرت میں انجام کا

[2] ......مکمل عبارت اصل کتاب سے اسی کتاب کے آخری باب بعنوان "عکسی عبارات" میں ملاحظہ فرمائیں۔

[3] ......پ ۱۵، سورة بنى سرائيل، الآية ۷۹: قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں

[4] ......پ ۳۰، سورة الضحى، الآية ٤

کے حق میں ﴿لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا﴾[1] قرآن مجید میں موجود نہیں؟ پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ حُضور کے علم کی نفی کس بنا پر کی جاتی ہے۔

حدیث "لَا اَدْرِیْ" کے معنی صرف یہ ہیں کہ میں بغیر تعلیمِ خداوندی کے محض اٹکل سے نہیں جانتا کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا۔

وہ حدیث جو بحوالہ رِوایت شیخ عبدالحق صاحب رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ پیش کی گئی ہے۔ اس کے متعلّق پہلے تو یہ عرض ہے کہ شیخ عبدالحق صاحب رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اگر اس حدیث کو لکھا ہے تو وہ بطورِ نقل وحکایت کے تحریر فرمایا ہے۔ اس کو روایت کہنا اپنی جہالت کا ثبوت دینا ہے۔ پھر لطف یہ کہ یہی شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ اپنی کتاب "مَدارِجُ النّبوۃ" میں اس رِوایت کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"جَوَابَش آنَسْت کہ اِیں سُخَنْ اَصْلِی نَدَارَدْ وَرِوَایَتِی بِدَاں صَحِیح نَشُدَہ"[2]

ایسی بے اَصل روایتوں سے حضور صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے کمالاتِ علمی کا انکار کرنا اہلِ سنت کے نزدیک بدترین جَہالت وضلالت ہے۔

(6) دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی مولوی صاحبان کے مُقتدا مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے علمِ غیب کو زید وعمرو، بچوں، پاگلوں بلکہ تمام حیوانوں اور جانوروں کے

---

[1] ......پ۲۶، سورۃ الفتح، الآیۃ ۵: تا کہ ایمان والے مَردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں۔ [2] ......مدارج النبوۃ، باب در بیان حسن خلقت وجمال، ۱/۷، مرکز اھلسنت برکات رضا ......اسکا جواب یہ ہے کہ یہ بات صحیح نہیں ہے اور نہ یہ روایت صحیح ہے...... فیض القدیر، حرف الھمزۃ، ۱/۱۸۹

علم سے تشبیہ دینا ملاحظہ فرمایئے: "حِفظُ الْاِیْمَان" مصنفہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی ص ۸"

"پھر یہ کہ آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقولِ زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے، ایسا علمِ غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی [1] ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم [2] کے لیے بھی حاصل ہے۔" [3]

اہل سنت کا مذہب

اہلِ سنت کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم **کا علم تمام کائنات کے علم سے ممتاز ہے اور اس قسم کی تشبیہ شانِ نبوت کی شدید ترین توہین وتنقیص ہے۔**

(7) دیوبندیوں کا مذہب

حضرات علماءِ دیوبند کے نزدیک نماز میں رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا خیال مبارک دل میں لانا بیل اور گدھے کے تصوّر میں غرق ہو جانے سے بدر جہا بدتر ہے۔

دیکھیے علماءِ دیوبند کی مُسلَّمہ ومُصَدَّقہ کتاب [4] "صراط مستقیم" ص ۸۶ مطبوعہ مجتبائی دہلی"

"اَز وَسوَسَۂ زِنَا خیالِ مُجَامَعَتِ زَوجَۂ خُود بِہتَر اَست وَصَرفِ ہِمَّت بِسُوئے شَیخ وَاَمثَالِ آن اَز مُعَظِّمِینْ گو جَنَابِ رِسَالَت مَآب بَاشَند بِچَندِین مَرتَبَہ اَز اِستِغرَاق دَر صُورَتِ گاؤ خَرِ خُود دَاستُ" (۵)

اہل سنت کا مذہب

اہلِ سنت کے مسلک میں رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا خیالِ مبارک تکمیلِ نماز

---

❶...... بچے ❷...... جانوروں اور چوپایوں ❸......اصل کتاب کی عبارت باب "عکسی عبارات" میں ملاحظہ فرمائیں۔

❹......علمائے دیوبند کی تصدیق شدہ کتاب ❺......اصل کتاب کی عبارت باب "عکسی عبارات" میں ملاحظہ فرمائیں۔

کا مَوقُوف عَلَیْہِ ہے[1] اور حضور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی صورتِ کریمہ کو دل میں حاضر کرنا مقصدِ عبادت کے حصول کا ذریعہ اور وسیلۂ عظمٰی ہے[2] **اور حضور** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم **کا خیال مبارک دل میں لانے کو گائے بیل کے تصوُّر میں غرق ہوجانے سے بدتر کہنا حضورِ اکرم** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم **کی وہ توہینِ شدید ہے جس کے تصور سے مومن کے بدن پر رونگھٹے کھڑے ہوجاتے ہیں اور اہلِ سنت ایسا کہنے والے کو جہنّمی اور ملعون تصور کرتے ہیں۔**

(8) دیوبندیوں کا مذہب

دیو بند کے مُقتدَر عَلَما[3] کے نزدیک لفظ "رَحْـمَةٌ لِّلْعَالَمِیْن" رسول اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی صفتِ خاصہ نہیں۔ "فتاویٰ رشیدیہ" حصہ دوم، ص ۹ پر تحریر فرماتے ہیں۔

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ لفظ "رَحْـمَةٌ لِّلْعَالَمِیْن" مخصوص آنحضرت صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں۔

الجواب: لفظ "رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِیْن" صفتِ خاصہ رسول اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی نہیں ہے۔

اہل سنت کا مذہب

اہلِ سنّت کے نزدیک "رَحْـمَةٌ لِّلْعَالَمِیْن" **خاص رسول اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم **کا وصفِ جمیل ہے اس میں دوسرے کو شریک کرنا حضور** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم **کی شان کو گھٹانا ہے۔**

---

[1] ......یعنی حضور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا خیالِ مبارک آئے بغیر نماز ظاہری و باطنی لحاظ سے مکمل نہیں ہوگی [2] ......یعنی حضور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا خیالِ مبارک قربِ الٰہی کا ذریعہ بنے گا نہ کہ شرک کا سبب [3] ......معزّز علما

(9) دیوبندیوں کا مذہب

علماءِ دیو بند کے نزدیک قرانِ کریم میں " خَاتَمُ النَّبِیّٖن " کے معنیٰ آخری نبی مراد لینا عوام کا خیال ہے۔

ملاحظہ فرمایئے: تَحْذِیْرُ النَّاس، ص۳، مصنَّفہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیو بند

''بعد حمد وصلوۃ کے قبل عرضِ جواب یہ گزارش ہے کہ اول معنیٰ " خَاتَمُ النَّبِیّٖن " معلوم کرنے چاہییں تا کہ فہمِ جواب میں کچھ دِقّت نہ ہو۔ سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنیٰ ہے[1] کہ آپ کا زمانہ انبیاءِ سابق کے زمانے کے بعد ہے اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدُّم یا تاخُّر زمانی[2] میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقامِ مدح میں ﴿ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ﴾ فرمانا[3] اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے۔''[4]

اہل سنت کا مذہب

اہلِ سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآنِ کریم میں جو لفظ " خَاتَمُ النَّبِیّٖن " وارد ہوا ہے۔ اس کے معنیٰ منقول متواتر " آخِرُ النَّبِیّٖن " ہی ہیں۔[5] جو شخص اس کو عوام کا خیال قرار دیتا ہے وہ قرآنِ کریم کے معنیٰ منقول متواتر کا منکر ہے۔[6]

---

❶......عوام حضور کو آخری نبی ان معنوں میں سمجھتے ہیں کہ ❷......کسی کا زمانہ پہلے ہونا یا بعد میں ہونا ❸......جیسا کہ " پ ۲۲، سورۃ الاحزاب، الآیۃ ٤٠ " میں فرمایا گیا ہے۔ ❹......اصل کتاب کی مکمل عبارت اسی کتاب کے آخری باب بعنوان "عکسی عبارات" میں ملاحظہ فرمائیں۔ ❺......احادیثِ متواترہ میں یہی معنیٰ وارد ہوئے ہیں ❻......جیسا کہ " الشفا، حصہ دوم، ص ۲۸۵، مطبوعہ مرکز اہلسنت برکات رضا " میں ہے۔

(10) دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کا مذہب یہ ہے کہ اگر بالفرض زمانہ نبوی صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی حُضور کی خاتمیّت میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ دیکھئے اسی "تحذیرُ النّاس" کے صفحہ ۲۸ پر مرقوم ہے۔

"اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیّتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے مُعاصر[1] کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔"[2]

اھل سنت کا مذھب

یہ ہے کہ اگر بفرضِ محال بعد زمانۂ نبوی صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیّتِ محمّدی میں ضرور فرق آئے گا۔ جیسا کہ بفرضِ محال دوسرا اِلٰہ[3] پایا جائے تو اللہ تعالٰی کی توحید میں ضرور فرق آئے گا جو شخص اس فرق کا منکِر ہے وہ نہ توحیدِ باری کو سمجھا نہ ختمِ نبوّت پر ایمان لایا۔

(11) دیوبندیوں کا مذھب

دیوبندی علماء کے نزدیک رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کو اردو زبان کا علم اس وقت حاصل ہوا جب حضور کا معاملہ علماءِ دیوبند سے ہوگیا۔ اس سے پہلے حضور اردو زبان نہ جانتے تھے۔ دیکھئے "براھینِ قاطعه" میں مولوی خلیل احمد انبیٹھوی صفحہ ۲۶ پر لکھتے ہیں۔

"مدرسہ دیوبند کی عظمت حق تعالٰی کی بارگاہ میں بہت ہے کہ صدہا عالم یہاں سے پڑھ

---

❶ ...... آپ کی حیاتِ طیبہ میں

❷ ...... اصل کتاب کی عبارت باب "عکسی عبارات" میں ملاحظہ فرمائیں۔

❸ ...... دوسرا معبود، خدا

کر گئے اور خلقِ کثیر کو ظُلُمات وضلالت سے نکالا۔ یہی سبب ہے کہ ایک صالح [۱] فخرِ عالم علیہ السّلام کی زیارت سے خواب میں مشرَّف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آ گئی؟ آپ تو عربی ہیں۔ فرمایا کہ جب سے علماءِ مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آ گئی۔ سبحان اللّٰہ! اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا۔" [۲]

اہل سنت کا مذہب

اہلِ سنّت کے نزدیک رسول اللہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم اول اَمر سے ہر زبان کے عالِم ہیں جو شخص حضور کے لیے کسی زبان کے علم کو اس اہلِ زبان سے معاملہ ہونے کے بعد ثابت کرے اور اس کا مسلک یہ ہو کہ حُضور کو یہ زبان اس وقت آ گئی جب اس زبان والوں سے حضور کا معاملہ ہوا۔ یعنی اس سے پہلے حضور علیہ الصلوۃ و السلام اس زبان کے عالم نہ تھے، وہ شخص کمالاتِ رِسالت کو مجروح کر رہا ہے۔

(12) دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کو ایسی خوابیں نظر آتی ہیں جن میں وہ (معاذ اللّٰہ) رسول اللہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو گرتا ہوا دیکھتے ہیں اور پھر حضور کو گرنے سے روکتے اور بچاتے ہیں۔ دلیل کے طور پر مولوی حسین علی صاحب شاگردِ رشید مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کا ارشاد "بلغۃُ الحیران، ص۸" پر دیکھئے۔

"وَرَاَیْتُ اَنَّہٗ یَسْقُطُ فَاَمْسَکْتُہٗ وَاَعْصَمْتُہٗ مِنَ السُّقُوْطِ" ترجمہ: (اور میں نے رسول اللہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو دیکھا کہ حضور گر رہے ہیں تو میں نے حضور کو روکا اور گرنے سے بچالیا) [۳]

---

❶...... نیک شخص ❷......، ❸......اصل کتاب کی عبارت باب "عکسی عبارات" میں ملاحظہ فرمائیں۔

اہل سنت کا مذہب

اہلِ سنّت کا مسلک ہے کہ ذات جنابِ رِسالتِ مآب صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کوخواب میں دیکھ کر حضور کے علاوہ کوئی دوسری چیز مراد نہیں لی جاسکتی جس نے حضور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کودیکھا اس نے لاریب حضور ہی کودیکھا۔[1] **ایسی صورت میں جو شخص یہ کہے کہ** (معاذاللہ) **میں نے حضور** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کوگرتا ہوادیکھ کر حضور کوگرنے سے بچالیا، وہ بارگاہِ رسالت میں دریدہ دہن نہایت گستاخ ہے۔**

(13) دیوبندیوں کا مذہب

علماءِ دیوبند کے مُقتَداء مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے نہ صرف خواب بلکہ بیداری کی حالت میں بھی "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْرَفُ عَلِیْ رَسُوْلُ اللّٰه" اور "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَمَوْلَانَا اَشْرَفُ عَلِیْ" پڑھنے کو اپنے مُتّبع سنّت ہونے کا اِشارہ غیبی قرار دے کر پڑھنے والے کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ دیکھئے: رُوئیدادِ مناظرہ "گیا" اَلْفُرقان جلد ۳، نمبر ۱۲ کے صفحہ ۷۵ پر دیوبندی حضرات کے مایہ ناز مناظِر مولوی منظور احمد صاحب سنبھلی نعمانی تحریر فرماتے ہیں۔

"یہ پنجاب کے رہنے والے ہیں۔ انہوں نے مولانا تھانوی کو ایک طویل خط لکھا ہے۔ اخیر میں اپنے خواب کا واقعہ ان الفاظ میں لکھتے ہیں۔

"کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْرَفُ عَلِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ" پڑھتا ہوں لیکن "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه" کی جگہ حضور[2] کا نام لیتا ہوں۔ اتنے میں دل

---

❶ ......بخاری، کتاب العلم، باب اثم من کذب علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/۵۷، الحدیث: ۱۱۰......جس نے مجھے خواب میں دیکھا تحقیق اس نے مجھے ہی دیکھا اسلئے کہ شیطان میری صورت نہیں اپنا سکتا ❷ ......اشرف علی تھانوی صاحب

کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں۔اس کو صحیح پڑھنا چاہیے۔اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں۔دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جائے لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلَّم کے نام کے "اَشْرَف عَلِی" نکل جاتا ہے حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح دُرُست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے۔دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حُضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہوگئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رِقّت طاری ہوگئی زمین پر گر پڑا اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہوگیا لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور وہ اثرِ ناطاقتی بدستور تھا لیکن جب حالتِ بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جائے۔اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہوجائے۔بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارُک میں رسول اللہ صلَّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلَّم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَمَوْلَانَا اَشْرَفُ عَلِیْ" حالانکہ اب بیدار ہوں خواب میں نہیں لیکن بے اختیار ہوں، مجبور ہوں۔زبان اپنے قابو میں نہیں۔

اس خط میں جو" لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْرَفُ عَلِیْ رَسُوْلُ اللّٰہ" اور"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَمَوْلَانَا اَشْرَفُ عَلِیْ" پڑھنے کا واقعہ لکھا ہوا ہے۔اس کے جواب میں مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے جو عبارت لکھی وہ ہم اسی روئداد مناظرہ "گیا" سے نقل کرتے ہیں۔ملاحظہ فرمایئے: روئداد مناظرہ "گیا" ص ۸۷

''اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رُجوع کرتے ہو وہ بِعَونہٖ تعالٰی مُتَّبِعِ سنّت ہے۔"

اہل سنت کا مذہب

اہلِ سنت کے نزدیک "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْرَفُ عَلِیْ رَسُوْلُ اللّٰہ" اور "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَمَوْلَانَا اَشْرَفُ عَلِیْ" کے خبیث اور ناپاک الفاظ کلماتِ کفر ہیں۔

خواب یا بیداری میں یہ الفاظ پڑھنا، پڑھنے والے کے مَغْضُوْب اِلٰھِی[1] ہونے کی دلیل ہے۔ جو شخص بے اختیار ان کو ادا کرتا ہے وہ غلبۂ شیطانی سے مغلوب ہو کر بے اختیار ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف اس سلبِ اختیار کی نسبت کرنا اور یہ سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ نے "اشرف علی تھانوی" کے متّبعِ سنّت ہونے کی طرف اشارہ کرنے کے لیے اس کے اختیار کو سلب کر لیا تھا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ کلماتِ کفریہ اس کی زبان پر جاری کرائے گئے تھے، مزید غضب الٰہی اور عذابِ خداوندی کا موجب ہے۔ سُبْحَانَکَ ھٰذَا بُھْتَانٌ عَظِیْمٌ[2] اہلِ سنت کے نزدیک حالتِ مذکورہ اغواء اور اضلالِ شیطان[3] سے ہے۔ جس سے توبہ کرنا فرض ہے۔ اگر خدانخواستہ قائل ایسی حالت میں توبہ سے پہلے مرجائے تو ناری اور جہنّمی قرار پائے گا۔

(14) دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء کے پیشوا مولوی حسین علی صاحب، ساکن واں بھچراں ضلع میانوالی کے نزدیک رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مُطَلَّقَہ[4] حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے بغیر عدّت گزارے نکاح کر لیا۔ "بلغۃ الحیران" ص ۲۶۷ پر ہے۔

"اور قبل الدّخول طلاق دو تو اس عورت پر عدت لازم نہ ہوگی جیسا کہ زینب کو طلاق

---

[1] ......جس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا ہو۔

[2] ......"الٰہی پاکی ہے تجھے یہ بہت بڑا بہتان ہے"۔

[3] ......شیطان کے بہکانے اور گمراہ کرنے

[4] ......جنہیں حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طلاق دیدی تھی۔

قبل الدخول دی گئی اور رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس سے بلا عدّت نکاح کرلیا۔[1]

اہل سنت کا مذہب

اہلِ سنت کے مذہب میں یہ کہنا حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر افتراء ہے کہ حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے عدت گزارنے سے پہلے حضرت زینب سے نکاح کرلیا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ حضور علیہ السّلام نے ان کی عدت گزرنے سے پہلے پیغامِ نکاح تک نہیں بھیجا جیسا کہ "مُسلِم شریف" جلد ا، ص ۴۶۰ پر حدیث وارد ہے۔

"لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّةُ زَيْنَبَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْدٍ فَاذْكُرْهَا عَلَيَّ" ......اَلْحَدِيْث[2] یعنی جب حضرت زینب رضی اللہ تعالٰی عنہا کی عدت پوری ہوگئی تو رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت زید سے فرمایا کہ تم زینب کو میری طرف سے نکاح کا پیغام دو لہذا جو شخص حضور پر یہ افتراء کرتا ہے، وہ بارگاہِ رسالت کا سخت ترین دشمن اور بدترین گستاخ ہے۔

(15) دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء کے مذہب میں حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کرنی چاہیے۔ "تقویۃ الایمان" کے صفحہ نمبر ۲۲ پر ہے۔

"سب انسان آپس میں بھائی ہیں۔ جو بڑا بزرگ ہو، وہ بڑا بھائی ہے۔ سو اس کی بڑے

---

[1] ......مُطلّقہ عورت کی عدّت یہ ہے کہ اگر وہ حاملہ ہو تو وَضعِ حمل (یعنی بچہ کی ولادت ہوجانا) اور اگر نابالغہ یا آیِسہ (یعنی پچپن سالہ یا اس سے زائد عمر) کی ہے تو اُس کی عدّت ہجری سِن کے حساب سے تین مہینہ ہوگی ورنہ حَیض والی ہو تو تین حیض ہوگی۔

[2] ......مسلم، کتاب النکاح، باب زواج زینب بنت جحش، ص ۷۴۵، الحدیث: ۱۴۲۸

بھائی کی سی تعظیم کیجئے۔"

اہلِ سنت کا مذہب

اہلِ سنّت کے مذہب میں جس طرح تمام حضرات انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اپنی امتوں کے روحانی باپ ہیں، اسی طرح حضور نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم بھی اپنی امت کے روحانی باپ ہیں اور اسی لئے اللہ تعالٰی نے حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی ازواجِ مطہرات کو "اُمَّھَاتُ الْمُؤْمِنِیْن" فرمایا۔(۱) لہٰذا حضرات انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام بالخصوص حضرت محمدٌ رَّسول اللّٰہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی تعظیم وتکریم ان کی نُبُوَّت ورسالت اور اُبُوَّۃِ رُوحَانیہ(۲) کے موافق کی جاوے گی۔ بڑے بھائی کی طرح ان کی تعظیم کرنا، ان کی شان کو گھٹانا اور ان کے حق میں بدترین قسم کی توہین وتنقیص کا مرتکب ہوتا ہے۔

(16) دیوبندیوں کا مذہب

حیاتُ النبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے متعلق مولوی اسماعیل صاحب دہلوی مصنّف "تقویۃ الایمان" کا عقیدہ یہ ہے کہ معاذ اللّٰہ حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم مرکر مٹی میں مل گئے۔ ملاحظہ فرمایئے: "تقویۃ الایمان" ص ۳۴ پر مرقوم ہے "یعنی میں بھی(۳) ایک دن مرکر مٹی میں ملنے والا ہوں۔"(۴)

اہلِ سنت کا مذہب

اہلِ سنت کے نزدیک انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلام باوجود موتِ عادی طاری ہونے کے حیاتِ حقیقی(۵)

---

(۱)...... پ ۲۱، سورۃ الاحزاب، الآیۃ ۶ (۲)...... روحانی باپ (۳)...... یعنی نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

(۴)...... اصل کتاب کی عبارت باب "عکسی عبارات" میں ملاحظہ فرمائیں۔ (۵)...... بالکل دنیاوی زندگی کی طرح

کے ساتھ زندہ ہوتے ہیں اور ان کے اجسامِ کریمہ صحیح وسالم رہتے ہیں۔

حدیث شریف میں وارد ہے "اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَأْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَقُ."[1] (مشکوۃ، جلدا، صفحہ۱۲۱)

لہٰذا حضور سیّدِ عالَم صلّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلّم کے حق میں یہ اعتقاد رکھنا کہ معاذ اللہ حضور صلّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلّم مر کر مٹی میں مل گئے، صریح گمراہی ہے اور حضور کی طرف منسوب کرکے یہ کہنا کہ معاذ اللہ میں بھی مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں، رسول اللہ صلّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلّم پر افتراءِ محض[2] اور شانِ اقدس میں توہینِ صریح ہے۔ العیاذ باللہ

(17) دیوبندیوں کا مذہب

مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کے نزدیک جس طرح حضور نبی کریم صلّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلّم مُتَّصِف بحیات بالذات ہیں بالکل اسی طرح معاذ اللہ دجّال بھی متصف بحیات بالذات ہے اور جس طرح حضور صلّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلّم کی آنکھ سوتی تھی، دل نہیں سوتا تھا اسی طرح دجال کی بھی آنکھ سوتی ہے دل نہیں سوتا۔

ملاحظہ فرمائیے مولوی صاحب مذکور اپنی کتاب "آبِ حیات" مطبع قدیمی واقع دہلی، ص ۱۲۹ پر لکھتے ہیں۔

چنانچہ آنحضرت صلّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلّم کا کلام اس ہیچمدان[3] کی تصدیق کرتا ہے۔

---

[1] ...... مشکاۃ المصابیح، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ، ۱/ ۲۶۵، الحدیث: ۱۳۶۶ ...... بے شک اللہ نے زمین پر حرام کردیا ہے کہ وہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے بدنوں کو کھائے، اسلئے اللہ کا نبی زندہ ہے اور اسے رزق بھی دیا جاتا ہے۔

[2] ...... فقط جھوٹا الزام [3] ...... بے علم یعنی قاسم نانوتوی

فرماتے ہیں" تَنَامُ عَیْنَایَ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ[1] اَوْ کَمَا قَالَ" لیکن اس قیاس پر دجال کا حال بھی یہی ہونا چاہیے۔ اس لیے کہ جیسے رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم بوجہ منشائیّت اَرواحِ مومنین[2] جس کی تحقیق سے ہم فارغ ہو چکے ہیں، متّصِف بحیات بالذّات ہوئے ایسے ہی دجال بھی بوجہ منشائیّت ارواحِ کفار[3] جس کی طرف ہم اشارہ کر چکے ہیں، متّصِف بحیات بالذات ہوگا اور اس وجہ سے اس کی حیات قابلِ انفکاک نہ ہوگی اور موت ونَوم میں اِستِتار ہوگا۔ انقطاع نہ ہوگا اور شاید یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ ابنِ صیاد جس کے دجال ہونے کا صحابہ کو ایسا یقین تھا کہ قسم کھا بیٹھے تھے اپنی نوم کا وہی حال بیان کرتا ہے جو رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اپنی نسبت ارشاد فرمایا یعنی بشہادت احادیث وہ بھی یہی کہتا تھا کہ " **تَنَامُ عَیْنِیْ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ**"

اھل سنت کا مذھب

اہلِ سنت کے عقیدے میں حضور صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا متّصف بحیات بالذات ہونا حضور صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا ایسا کمال ہے جو حضور علیہ السّلام کے سوا کسی دوسرے کو حاصل نہیں ہے، چہ جائیکہ دجالِ لعین[4] کے لیے ثابت ہو۔

اہلِ سنت تمام انبیاء علیہم السّلام کی حیات کے قائل ہیں مگر بالذّات حیات سے متصف ہونا حُضور صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم ہی کی شان ہے۔ اسی طرح آنکھ کا سونا اور دل کا نہ سونا بھی

---

❶......ابوداود، کتاب الطھارۃ، باب الوضوء من النوم، ۱/۱۰۰، الحدیث:۲۰۲ ❷......مومنین کی روحوں کا سبب یا وجہ ❸......کفار کی روحوں کا سبب یا وجہ ❹......لعنتی دجال

ایسی صفت ہے جو انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلام کے سوا کسی دوسرے کے لیے کسی دلیل شرعی سے ثابت نہیں۔ چہ جائیکہ قولِ دجّال کو دلیل شرعی تسلیم کرتے ہوئے اس کے لیے بھی یہ وصفِ نُبُوَّت ثابت کر دیا جائے۔ اہل سنت کے مسلک میں اسلام حیات اور موت کفر ہے اس لئے دجال کو اگر منشاءِ ارواح کفار مانا جائے تو وہ منبعِ کفر ہونے کی وجہ سے متّصف ممات بالذّات ہوگا نہ کہ متصف بحیات بالذات۔ **الحاصل** حضور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے **خصوصی اوصاف** دجال کے لئے ثابت کرنا معاذ اللّٰہ **تنقیصِ شانِ نبوّت**[1] ہے۔

(18) دیوبندیوں کا مذہب

①......" **تقویۃُ الایمان**" میں مولوی اسماعیل صاحب دہلوی نے ص ۹ پر لکھا ہے۔

"اللہ کے سوا کسی کو نہ مان اور اس سے نہ ڈر۔"

②......" **تقویۃُ الایمان**" کے ص ۱۰ پر تحریر کیا۔

"ہمارا جب خالق اللہ ہے اور اس نے ہم کو پیدا کیا تو ہم کو بھی چاہیے کہ اپنے ہر کاموں پر اسی کو پکاریں اور کسی سے ہم کو کیا کام۔ جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اسی سے رکھتا ہے دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا اور کسی چوہڑے چمار کا تو کیا ذِکر۔"[2]

③......" **تقویۃ الایمان**" ص ۱۴ پر تحریر ہے۔

"اس کے دربار میں ان کا[3] تو یہ حال ہے کہ جب وہ کچھ حکم فرماتا ہے تو وہ سب رُعب میں آکر بے حواس ہو جاتے ہیں۔"

④......" **تقویۃ الایمان**" ص ۱۶ پر لکھتے ہیں۔

---

[1]......منصبِ نُبُوَّت کی شان وعظمت کو گھٹاتا ہے۔

[2]......اصل کتاب کی عبارت باب "عکسی عبارات" میں ملاحظہ فرمائیں۔

[3]......انبیاء کرام کا

''اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی، جن اور فرشتے، جبرائیل اور محمد صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی برابر پیدا کرڈالے۔''

⑤......''تقویۃُ الایمان'' کے ص۲۲ پر ہے۔

''جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک ومختار نہیں۔''[1]

⑥......''تقویۃ الایمان'' کے ص۲۲ پر ہے۔

''رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔''

اہل سنت کا مذہب

①......اہلِ سنت کے نزدیک اللہ کے سوا کسی کو نہ ماننا یعنی یہ عقیدہ رکھنا کہ صرف اللہ پر ایمان لانا چاہیے اور کسی پر ایمان لانا جائز نہیں کفرِ خالص ہے۔ دیکھئے تمام اُمّتِ مسلمہ کا مُتَّفَقہ عقیدہ ہے کہ جب تک اللہ، ملائکہ[2]، آسمانی کتابوں، اللہ کے تمام رسولوں، یومِ آخرت اور خیر و شر کے مِنْجَانِبِ اللّٰہ مقدّر ہونے[3] اور مرنے کے بعد اُٹھنے پر ایمان نہ لائے، اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا۔

②...... ہر سُنّی مسلمان کا عقیدہ ہے کہ ہمارے تمام کاموں میں متصرّف حقیقی[4] صرف اللہ تعالٰی ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالٰی کے نبیوں، رسولوں اور اس کے مقرّب بندوں سے ہمارا کوئی کام ہی نہ ہو، کتاب وسنت میں بیشمار نُصوص وارد ہیں، جن کا مفاد یہ ہے کہ ہمیں اپنے کاموں میں محبوبانِ خداوندی کی طرف رُجوع کرنا چاہیے۔

---

❶......اصل کتاب کی عبارت باب ''عکسی عبارات'' میں ملاحظہ فرمائیں۔ ❷......فرشتوں

❸......اچھی یا بری تقدیر اللہ تعالٰی کی طرف سے ہے ❹...... حقیقی تصرّف کرنے والا

دیکھئے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔﴿ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ ...... ﴾[1]

’’کاش وہ لوگ جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا، آپ کے پاس آجاتے۔‘‘

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

﴿ فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ﴾[2]

’’اگر تم نہیں جانتے تو اہلِ ذکر سے دریافت کرلو۔‘‘

دیکھئے ان دونوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مقرّب بندوں سے ہمارا کام وابستہ فرمایا ہے یا نہیں؟ اس عبارت میں جو تمام ماسوا اللہ[3] کو چوہڑے چمار سے تعبیر کیا گیا ہے، اہل سنت کے نزدیک یہ مقرّبین بارگاہِ ایزدی کی شان میں بدترین گستاخی ہے۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذَالِکَ

③...... اہلِ سنت کے نزدیک انبیاء کرام یا ملائکہ مقربین پر خوف وخشیتِ الٰہی کا طاری ہونا تو حق ہے مگر انہیں بے حواس کہنا ان کی شان میں بے باکی اور گستاخی ہے۔ العیاذ باللّٰہ

④...... اہلِ سنت کے نزدیک حضرت محمد مصطفیٰ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کی مِثل ونظیر کے پیدا کرنے سے قدرت ومشیت ایزدی[4] کا متعلق ہونا محال عقلی ہے کیونکہ حضور صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم پیدائش میں تمام انبیاء سے حقیقتاً اوّل ہیں اور بعثت میں تمام انبیاء سے آخر اور خَاتَمُ النَّبِیِّیْن ہیں۔ ظاہر ہے کہ جس طرح اول حقیقی میں تعدُّد محال بالذات ہے اسی طرح خَاتَمُ النَّبِیِّیْن

---

❶...... پ ٥، سورۃ النساء، الآیۃ ٦٤ ❷...... پ ١٧، سورۃ الانبیاء، الآیۃ ٧ ❸...... اللہ کے سوا ہر چیز (جس میں انبیائے کرام، اولیائے عظام وملائکہ مقربین بھی داخل ہیں) ❹...... اللہ تعالیٰ کی قدرت

میں بھی تعدُّد مُمتَنِع لِذاتہٖ ہے اور اس بناء پر قدرت ومشیّتِ خداوندی کا ناقص ہونا لازم نہیں آتا بلکہ اسی امرِ محال[1] کا قبیح ومذموم ہونا ثابت ہوتا ہے کہ وہ اس بات کی صلاحیت ہی نہیں رکھتا کہ اللہ تعالٰی کی قدرت ومشیّت اس سے متعلق ہوسکے۔

۵...... اہلِ سنت کا مذہب ہے کہ مُلک واختیار بالاستقلال[2] تو خاصۂ خداوندی ہے اور ملک و اختیارِ ذاتی کسی فردِ مخلوق کے لیے ثابت نہیں لیکن اللہ تعالٰی کا دیا ہوا اختیار اور اس کی عطا کی ہوئی ملک عام انسانوں کے لیے دلائلِ شرعیہ سے ثابت ہے اور یہ ایسی روشن اور بدیہی بات ہے کہ جس کے تسلیم کرنے میں کوئی مخبوطُ الحواس بھی تأمل نہیں کرسکتا چہ جائیکہ سمجھدار آدمی اس کا انکار کرے۔

حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے حق میں علی الاطلاق یہ کہہ دینا کہ وہ کسی چیز کے مالک ومختار نہیں، شانِ اقدس میں صریح توہین ہے اور ان تمام نُصوصِ شرعیہ اور ادلّۂ قطعیّہ کے قطعاً خلاف ہے جن سے حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے لیے اللہ تعالٰی کی دی ہوئی ملک اور اختیار ثابت ہوتا ہے۔

۶...... اہلِ سنت کا مسلک یہ ہے کہ مقرّبینِ بارگاہِ ایزدی عبودیّت کے اس بُلند مقام پر ہوتے ہیں کہ ان کی ذواتِ قدسیہ مظہرِ صفاتِ ربانی ہوجاتی ہیں اور بمقتضائے حدیثِ قدسی[3] ''بِیْ یَسْمَعُ وَ بِیْ یُبْصِرُ''[4] ان کا دیکھنا، سننا، چلنا، پھرنا، ارادہ ومشیت سب کچھ اللہ تعالٰی

---

[1]...... وہ چیز جو پائی نہ جاسکے [2]...... ہمیشہ ہمیشہ سے مالک ومختار ہونا [3]...... ''حدیث قدسی'' وہ حدیث ہے جس کے راوی حضور عَلَیْہِ السَّلَام ہوں اور نسبت اللہ تعالٰی کی طرف ہو (تیسیر مصطلح الحدیث، الباب الأول، الفصل الرابع، ص۱۲۶) [4]...... فتح الباری،کتاب الرقاق، باب التواضع،۱۲/۲۹۳، تحت الحدیث:۶۵۰۲...... وہ میرے ذریعے سنتا اور دیکھتا ہے۔

کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ وہ میدانِ تسلیم و رضا کے مرد ہوتے ہیں۔ ان کا چاہنا اللہ کا چاہنا اور ان کا ارادہ اللہ کا ارادہ ہوتا ہے۔

ایسی صورت میں حضور سیّد المقرّبین نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم **کے حق میں یہ کہنا کہ "رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔" عظمتِ شانِ رسالت کے منافی ہے بلکہ مقامِ نبوّت کی توہین و تنقیص ہے۔ جب رسول اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم **صفاتِ الٰہیہ کا مظہرِ اتم ہیں اور ان کی مشیّت، مشیّتِ ایزدی کا ظہور ہے تو اس کا پورا نہ ہونا معاذ اللہ مشیّتِ خداوندی کی ناکامی ہوگی۔ یہی توہینِ نبوّت اور کفرِ خالص ہے اور کمالاتِ انبیاء** عَلَیْہِمُ السَّلام **کی تنقیص اسی لئے کفر ہے کہ کمالاتِ نبوّت قطعاً صفاتِ الٰہیہ کا ظہور ہوتے ہیں۔**

(19) دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی مذہب میں حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی تعریف بشر[1] کی سی کی جائے بلکہ اس میں بھی اختصار کیا جائے۔ "تقویۃ الایمان" کے ص ۳۵ پر لکھا ہے۔

"یعنی کسی بزرگ کی تعریف میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی سی تعریف ہو وہی کرو سو اس میں بھی اختصار ہی کرو۔"

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک ہر بزرگ کی تعریف اس کی شان اور مرتبہ کے لائق کی جائے گی حتی کہ حضرت محمد مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی تعریف بشر کی سی ہونا تو درکنار ملائکہ مقرّبین[2] سے بھی زیادہ ہوگی کیونکہ حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا مرتبہ ان سے بلند و بالا ہے۔

---

[1] ...... عام آدمی [2] ...... مقرب فرشتوں

(20) دیوبندیوں کا مذہب

دیو بندی علماء کے مذہب میں انبیاء، رُسُل، ملائکہ معاذ اللّٰہ سب ناکارے ہیں۔

''تقویۃُالایمان'' صفحہ۱۵،۱۶پر لکھ دیا ہے۔

''اللہ جیسے زبردست کے ہوتے ہوئے ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا کہ کچھ فائدہ اور نقصان نہیں پہنچا سکتے محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارہ لوگوں کو ثابت کیجئے۔''

اہل سنت کا مذہب

اہلِ سنت کے نزدیک محبوبانِ خداوندی انبیاء کرام، رُسُل، ملائکہ عظام کے حق میں لفظ ''ناکارہ'' بولنا ان کی شان میں بے ہودہ گوئی اور دریدہ دہنی ہے۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ

(21) دیوبندیوں کا مذہب

علماءِ دیو بند کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی بڑی مخلوق انبیاء ورُسُل کرام عَلَیْھِمُ السَّلام کی شان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معاذ اللّٰہ چوہڑے چمار سے بھی گری ہوئی ہے۔ ''تقویۃ الایمان'' کے ص ۸ پر تحریر ہے۔ ''اور یہ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔''

اہل سنت کا مذہب

اہلِ سنت کے مذہب میں یہ عبارت حضرات انبیاء کرام و اولیائے عِظام کی سخت ترین توہین کا نمونہ ہے۔ ہر چھوٹی اور بڑی مخلوق کے معنی رُسُل کرام اور اولیاءِ عظام کا ہونا متعین ہوگیا کیونکہ چھوٹی مخلوق کے لفظ سے چھوٹے مرتبہ کی کل مخلوقاتِ عامہ اور ہر ''بڑی مخلوق'' کے لفظ

سے بڑے مرتبہ کی کل خاص مخلوق کے معنی بغیر تاویل وتامّل کے ہر شخص کی سمجھ میں آتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ بڑے مرتبہ کی خاص مخلوق انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام **ملائکہ کرام اور اولیاء کرام ہی ہیں۔ اب انہیں بارگاہِ خداوندی میں معاذ اللہ چوہڑے چمار سے زیادہ ذلیل کہنا جس قسم کی شدید توہین ہے، محتاجِ تشریح نہیں۔**

اللہ تعالٰی نے قرآن مجید میں اپنے مقرب بندوں کو ﴿عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ﴾[1] اور ﴿كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا﴾[2] فرما کر انہیں اپنی بارگاہ میں بڑی عزت و بزرگی والا اور ذی وجاہت فرمایا ہے، نیز اپنے پاک بندوں کو **مُنْعَمْ عَلَیْہِمْ**[3] قرار دے کر اور ﴿اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ﴾[4] فرما کر ان کی شان بڑھائی ہے۔ لیکن اس کے بالمقابل دیوبندی علماء خصوصاً صاحب **تقویۃ الایمان** نے انہیں چوہڑے چمار سے زیادہ ذلیل قرار دے کر ان کی توہین و تنقیص کی ہے۔ اہل سنت اس عبارت کو گندگی اور نجاست تصور کرتے ہیں اور ایسے عقیدے کو کفرِ خالص سمجھتے ہیں۔ **اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْه**

(22) دیوبندیوں کا مذہب

حضرات علماءِ دیوبند کے نزدیک **معاذ اللہ** حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ایک گنوار کی بات سن کر بے حواس ہو گئے۔ اسی "**تقویۃ الایمان**" کے ص ۳۱ پر لکھا ہے۔

سبحان اللہ! اشرفُ المخلوقات محمد رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی تو اس کے دربار

---

[1] پ۱۷، سورۃ الانبیاء، الآیۃ ۲۶ ...... بندے ہیں عزت والے [2] پ۲۲، سورۃ الاحزاب، الآیۃ ۶۹ ...... موسیٰ اللہ کے یہاں آبرو والا ہے۔ [3] جیسا کہ پ۵، سورۃ النساء، الآیۃ ۶۹ میں ہے ...... جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ [4] پ۲۶، سورۃ الحجرات، الآیۃ ۱۳ ...... بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سنتے ہی مارے دہشت کے بے حواس ہو گئے۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ انبیاء عَلَیْهِمُ السَّلَام کے حواس تمام انسانوں کے حواس سے اقویٰ اور اعلیٰ ہیں۔ **سیّدُالانبیاء** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم **کے حق میں یہ کہنا کہ حضور ایک گنوار کی بات سن کر بے حواس ہو گئے، بارگاہِ نبوّت میں سخت ترین توہین و تنقیص ہے۔**

(23) دیوبندیوں کا مذہب

علماءِ دیو بند کے مذہب میں فرشتوں اور رسولوں کو طاغوت کہنا جائز ہے۔ مولوی حسین علی ساکن واں بھچراں اپنی تفسیر "بلغةُ الحیران" کے صفحہ ۴۳ پر فرماتے ہیں۔

"اور طاغوت کا معنیٰ "كُلُّ مَا عُبِدَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَهُوَ الطَّاغُوْت"[۱] اس معنیٰ بموجب جن اور ملائکہ اور رسولوں کو طاغوت بولنا جائز ہوگا۔"[۲]

اہل سنت کا مذہب

اہلِ سنت کے نزدیک فرشتوں اور رسولوں کو "طاغوت"[۳] کہنا ان کی سخت توہین ہے اور ملائکہ و رُسُلِ کرام کی توہین کرنے والا خارج اَز اسلام ہے۔

(24) دیوبندیوں کا مذہب

دیو بندی حضرات کا مذہب یہ ہے کہ صریح جھوٹ کی ہر قسم سے نبی کا معصوم ہونا ضروری نہیں ہے۔ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی، بانی مدرسہ دیو بند اپنی کتاب "تصفية العقائد"

---

❶......ترجمہ: اللہ کے سوا جو بھی پوجا جائے، وہ طاغوت ہے۔ ❷......اصل کتاب کی عبارت باب "عکسی عبارات" میں ملاحظہ فرمائیں۔ ❸...... طاغوت کا معنیٰ: شیطان، گمراہوں کا سردار (فیروز اللغات، ص۸۷۲، فیروز سنز)

مطبوعہ مجتبائی کے ص ۲۵ پر فرماتے ہیں۔

۱۔ ”پھر دروغِ صریح (۱) بھی کئی طرح پر ہوتا ہے، جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں، ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں۔“

۲۔ ”بالجملہ علَی العموم کِذب کو (۲) منافی شانِ نبُوّت، بایں معنیٰ سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء عَلَیْهِمُ السَّلام معاصی سے معصوم ہیں، خالی غلطی سے نہیں۔“ (تصفیۃ العقائد، ص ۲۸) (۳)

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک حضرات انبیاء کرام عَلَیْهِمُ السَّلام ہر قسم کے کِذب و معاصی سے عَلَی الْعُمُوْم معصوم ہیں اور ان کے حق میں کسی معصیت کا تصور یا کسی قسم کے دروغِ صریح کو ان کے لیے ثابت کرنا عزت و ناموسِ رِسالت پر بدترین حملہ ہے۔

(25) دیوبندیوں کا مذہب

حضرات اکابر دیوبند کے نزدیک انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ السَّلام اپنی امت سے صرف علم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔ عملی امتیاز انہیں حاصل نہیں ہوتا۔ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی، بانی مدرسہ دیوبند اپنی کتاب ”تحذیر الناس“ میں ص ۵ پر تحریر فرماتے ہیں۔

”انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔ باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہوجاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔“ (۴)

اہل سنت کا مذہب

اہل سنّت کے مذہب میں انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اپنی امّت سے جس طرح علم میں

---

❶ ...... واضح جھوٹ ❷ ...... مطلقاً جھوٹ کو ❸ ......، ❹ ...... اصل کتاب کی عبارت باب ”عکسی عبارات“ میں ملاحظہ فرمائیں۔

ممتاز ہوتے ہیں اسی طرح عمل میں بھی پوری امتیازی شان رکھتے ہیں۔ جو شخص انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے اس امتیاز کا منکر ہے، وہ شانِ نُبوّت میں تخفیف کا مرتکب ہے۔

(26) دیوبندیوں کا مذہب

علماءِ دیو بند اللہ تعالٰی کے چھوٹے بڑے سب بندوں کو بے خبر اور نادان کہتے ہیں۔ دیکھئے ''تقویۃ الایمان'' ص ۱۳ پر لکھا ہے۔

'' ان باتوں میں سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے سب یکساں بے خبر اور نادان ہیں۔''

اہل سنت کا مذہب

انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو بے خبر اور نادان کہنا بارگاہِ نبوّت میں سخت دریدہ دہنی ہے اور ایسا کہنا بدترین جہالت و گمراہی ہے۔

(27) دیوبندیوں کا مذہب

حضرات علماءِ دیو بند انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو اپنی امتوں کا سردار کن معنوں میں مانتے ہیں۔ ''تقویۃ الایمان'' ص ۳۵ پر لکھا ہے۔

'' جیسا ہر قوم کا چوہدری اور گاؤں کا زمیندار، سو اِن معنوں کو ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے۔''

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو اپنی امّت پر وہ سرداری حاصل ہے جو کسی مخلوق کے لیے ثابت کرنا توہینِ رسالت ہے۔

(28) دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کے نزدیک مفسِّرین جھوٹے ہیں۔ مولوی حسین علی صاحب شاگردِ رشید مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی "بلغةُ الحیران" ص ۱۵ پر لکھتے ہیں۔

﴿اُدۡخُلُوا الۡبَابَ سُجَّدًا﴾[1] باب سے مراد مسجد کا دروازہ ہے جو کہ نزدیک تھی اور باقی تفسیروں کا کِذب ہے۔"

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے عقیدہ میں تفسیروں کو کِذب کہنے والا خود کذّاب[2] ہے۔

(29) دیوبندیوں کا مذہب

علماءِ دیوبند کے نزدیک محمد بن عبدالوہاب اور اس کے مقتدی وہابیوں کے عقائد عمدہ تھے۔

"فتاویٰ رشیدیہ" حصہ اول، ص ۱۱۱ پر ہے۔

سوال: وہابی کون لوگ ہیں اور عبدالوہاب نجدی کا کیا عقیدہ تھا اور کون مذہب تھا اور وہ کیسا شخص تھا اور اہلِ نجد کے عقائد میں اور سنی حنفیوں کے عقائد میں کیا فرق ہے؟

الجواب: محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے ان میں فساد آ گیا اور عقائد سب کے متحد ہیں۔ اعمال میں فرق حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کا ہے۔ رشید احمد گنگوہی

---

[1] پ ۱، سورة البقرة، الآية ۵۸

[2] بہت بڑا جھوٹا

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک محمد بن عبدالوہاب باغی خارجی بے دین و گمراہ تھا اس کے عقائد کو عمدہ کہنے والے اسی جیسے دشمنانِ دین، ضَال و مُضِل[1] ہیں۔

(30) دیوبندیوں کا مذہب

مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی پیشوا عُلَماءِ دیوبند کے نزدیک کتاب "تقویۃ الایمان" نہایت عُمدہ کتاب ہے۔ اس کے سب مسائل صحیح ہیں۔ اس کا رکھنا، پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔ ملاحظہ فرمایئے۔ "فتاویٰ رشیدیہ" حصہ اول، ص ۱۱۳، ۱۱۴

سوال: "تقویۃ الایمان" میں کوئی مسئلہ ایسا بھی ہے جو قابلِ عمل نہیں یا کل اس کے مسائل صحیح ہیں؟

الجواب: بندہ کے نزدیک سب مسائل اس کے صحیح ہیں۔ تمام "تقویۃ الایمان" پر عمل کرے۔

اسی طرح "فتاویٰ رشیدیہ" حصہ اوّل، ص ۲۰ پر ہے۔ "اور کتاب 'تقویۃ الایمان' نہایت عمدہ کتاب ہے اور ردِّ شرک و بدعت میں لاجواب ہے۔ استدلال اس کے بالکل کتاب اللہ اور احادیث سے ہیں۔ اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔"

اہل سنت کا مذہب

اہلسنت اسماعیل صاحب دہلوی کی کتاب "تقویۃ الایمان" کو تمام انبیاءِ کرام و اولیاءِ عظام کی توہین و تنقیص کا مجموعہ قرار دیتے ہیں۔ درحقیقت یہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کی کتاب "التوحید"

---

[1] ...... خود بھی گمراہ اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے والے

کا خلاصہ ہے، جس میں تمام امّتِ محمّدیہ علٰی صَاحِبِهَاالصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو کافر و مشرک کہا گیا ہے اور دل کھول کر خدا کے مقدّس اور محبوب بندوں کی شان میں گستاخیاں کی گئی ہیں۔

(31) دیوبندیوں کا مذهب

دیوبندی علماءِ کرام "یَا شَیْخ عَبْدَالْقَادِر" کہنے والوں کو کافر، مرتد، ملعون، جہنّمی کہتے ہیں۔ پھر جو شخص جان بوجھ کر انہیں ایسا نہ کہے اس کو بھی ویسا ہی کافر، مُرتَد، ملعون، جہنّمی اور زانی قرار دیتے ہیں۔ اور ان کے نکاح کو باطل سمجھتے ہیں۔

ملاحظہ فرمایئے: فتویٰ مندرجہ "بلغة الحیران" ص۲......

"یا شیخ عبدالقادر یا خواجہ شمس الدین پانی پتی، چنانچہ عوام می گویند شرک وکفر است۔"

فتویٰ: مولانا مرتضیٰ حسن صاحب، ناظم تعلیم دیوبند بحوالہ پرچہ اخبار امرت سر، ۱۱۴ اکتوبر ۱۹۲۷ء

"ان عقائدِ باطلہ پر مطلع ہو کر انہیں کافر، مُرتَد، ملعون، جہنمی نہ کہنے والا بھی ویسا ہی مرتد و کافر ہے پھر اس کو جو ایسا نہ سمجھے وہ بھی ایسا ہی ہے۔" "کوکب یمانی علی اولاد الزانی"، "کوکب یمانین علی الجعلان والخراطین"، "توضیع المراد لمن تخبط فی الاستمداد" "ان کتابوں میں ثابت کیا گیا ہے کہ ایسے عقائد رکھنے والے کافر ہیں۔ ان کا نکاح کوئی نہیں۔ سب زانی ہیں۔"

اهل سنت کا مذهب

اہلِ سنّت کے نزدیک صحتِ اعتِقاد کے ساتھ "یا شیخ عبدالقادر جیلانی" اور اس قسم کے تمام الفاظِ ندا کہنا جائز ہیں۔ جو شخص کہنے والوں کو کافر، مرتد، ملعون، جہنمی اور زانی قرار دیتا ہے وہ اکابر اولیاءِ امت کی شان میں گستاخی کر کے خود ملعون، جہنمی اور زانی ہے۔

(32) دیوبندیوں کا مذہب

علماءِ دیو بند کے نزدیک بزرگانِ دین کواللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کی مخلوق مان کر اور ان کے لیے اللہ کی دی ہوئی قوت تسلیم کر کے انہیں اپنا سفارشی سمجھنے والے اور ان کی نذر و نیاز کرنے والے (گویا صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان سے لے کر آج تک کے تمام مسلمان، اولیاء، علماء، مجتہدین، صالحین) سب کافِر و مُرتَد اور ابو جہل کی طرح مُشرِک ہیں۔ "تقویۃ الایمان" صفحہ ۴ پر مرقوم ہے۔

"کافر بھی اپنے بتوں کواللہ کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اسی کی مخلوق اور اسی کا بندہ سمجھتے تھے اور ان کواس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور ان کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی ان کا کفر و شرک تھا۔ سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کواللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے، سو ابو جہل اور وہ شرک میں برابر ہے۔"

اہل سنت کا مذہب

اہلِ سنت کے نزدیک ایسے لوگوں کو کافر و مشرک کہنا خود کفر و شرک کے وبال میں مبتلا ہونا ہے۔ مقرّبین بارگاہِ خداوندی کے لیے مُقَیَّد بِالْاِذْن تصرُّف، طاقت و قدرت اور سفارش ثابت کرنا(۱) حق اور درست ہے اور اس کا انکار مُوجِبِ ضلال اور باعثِ نَکال(۲) ہے۔

(33) دیوبندیوں کا مذہب

اکابر علماءِ دیو بند کے حسبِ ذیل عقائد و مسائل مُندَرجہ ذیل عبارات و حوالہ جات منقولہ

---

❶...... یعنی انہیں یہ طاقت و تصرف اور سفارش کا اختیار اللہ نے دیا ہے۔ ❷...... گمراہی اور عذاب کا سبب ہے۔

میں ملاحظہ فرمائیں۔

①...... رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے علمِ غیب کا عقیدہ رکھنا صریح شرک ہے۔

②...... عُرس کا التزام کرے یا نہ کرے، بہر حال ناجائز ہے۔

③...... تاریخ معیّن پر قبروں پر جمع ہونا بغیر لغویات کے بھی گناہ ہے۔

④...... متّبعِ سنّت اور دیندار کو وہابی کہتے ہیں۔

⑤...... تیجہ وغیرہ ناجائز ہے۔ قرآن شریف وکلمہ طیبہ اور درود شریف پڑھ کر ثواب پہنچانا اور چنے تقسیم کرنا سب ناجائز ہے۔

⑥...... چالیسواں اور گیارھویں بھی بدعت ہے۔

⑦...... کھانے یا شیرنی وغیرہ پر فاتحہ پڑھنا بدعت اور گمراہی ہے اور ایسا کرنے والے سب بدعتی اور گمراہ ہیں۔

حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں......

"فتاویٰ رشیدیہ" حصہ دوم، ص ۱۴۱ پر ہے......

①...... اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علمِ غیب تھا، صریح شرک ہے۔

②...... عُرس کا التزام کرے یا نہ کرے بدعت اور نادرست ہے۔

③...... تعین تاریخ سے قبروں پر اجتماع کرنا گناہ ہے خواہ اور لغویات ہوں یا نہ ہوں۔

④...... اس وقت اور ان اطراف میں وہابی متّبع سنّت اور دیندار کو کہتے ہیں۔

⑤...... نیز "فتاویٰ رشیدیہ" حصہ اول، ص ۱۰۱ پر ہے۔

"کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرح متین اس صورت میں کہ فی زمانا رواج ہے

کہ جب کوئی مرجاتا ہے تواس کے عزیز واقارب اس روز یا دوسرے یا تیسرے روز یا کسی اور روز جمع ہوکر مسجد یا کسی اور مکان میں قرآن شریف اور کلمہ طیبہ اور درود شریف پڑھ کر بلا تعیّن شمار ثواب اس پڑھے ہوئے کا متوفّی[1] کو بخشتے ہیں اور چنے وغیرہ تقسیم کرتے ہیں تو اس طرح جمع ہونا اور قرآن مجید وغیرہ پڑھنا اور پڑھوانا درست ہے یا نہیں؟ بَیِّنُوْا بِالْکِتَابِ تُوْجَرُوْا فِیْ یَوْمِ الْحِسَابِ،[2] مُزَیَّن بمہر[3] فرمائیں۔

الجواب: صورت مسئولہ کا یہ ہے کہ مُجتمِع ہونا عزیز واقارب وغیرہم کا واسطے تیسرے روز بدعت ومکروہ ہے۔ شرع شریف میں اس کی کچھ اصل نہیں۔

⑥...... اسی طرح "فتاویٰ رشیدیہ"، حصہ سوم، ص ۹۲ پر ہے۔

سوال: مرنے کے بعد چالیس روز تک روٹی ملّا کو دینا درست ہے یا نہیں؟

الجواب: چالیس روز تک روٹی کی رسم کر لینا بدعت ہے۔ ایسے ہی گیارھویں بھی بدعت ہے۔ بلا پابندی رسم وقیود ایصالِ ثواب مُستحَسن ہے۔ فقط واللّٰہ تعالیٰ اعلم۔ بندہ رشید احمد گنگوہی

⑦...... اس کے علاوہ "فتاویٰ رشیدیہ" حصہ دوم میں ص ۱۵۰ پر ہے۔

مسئلہ: فاتحہ کا پڑھنا کھانے پر یا شیرینی پر بروز جمعرات کے درست ہے یا نہیں؟

الجواب: فاتحہ کھانے یا شیرنی پر پڑھنا بدعتِ ضلالت ہے۔ ہرگز نہ کرنا چاہیے۔

فقط رشید احمد گنگوہی

اہل سنت کا مذہب

اہلِ سنت وجماعت کے عقائد حسبِ ذیل ہیں۔

---

[1]...... فوت شدہ   [2]...... کتاب سے بیان کرو اور قیامت کے دن اجر پاؤ۔   [3]...... مہر لگا کر زینت بخشیں۔

①...... باعلامِ خداوندی[1] رسولوں کے لیے علمِ غیب حاصل ہونے کا عقیدہ عین ایمان ہے۔

②...... اہلِ سنت کے نزدیک بغیر وجوبِ التزام کے عقیدہ کے التزام کے ساتھ عُرس کرنا جائز ہے اور بلا التزام بھی جائز ہے۔[2]

③...... تاریخِ معیّن پر مزاراتِ اولیاء اللہ پر مسلمانوں کی حاضری اور بزرگوں کی روحانیت سے فیض حاصل کرنا اہلِ سنت کے عقائد کی رُو سے نہ صرف جائز بلکہ مُستحسن ہے بشرطیکہ وہاں فسق وفُجور اور معصیت نہ ہو۔

④...... اہلِ سنت کے نزدیک محمد بن عبدالوہاب کے مُتّبعین کو وہابی کہتے ہیں۔ جن کے عقائد کی رو سے صرف وہی لوگ مسلمان ہیں جو ان کے ہم مسلک اور ہم مَشرَب ہوں۔ باقی تمام مسلمانوں کو وہ کافر و مشرک اور مُبَاحُ الدَّم[3] کہتے ہیں۔

⑤...... اہلِ سنت کے نزدیک تیجہ وغیرہ اور قرآن شریف وکلمہ طیبہ ودرود شریف پڑھ کر اس کا ثواب ارواحِ مومنین کو پہنچانا اور چنے تقسیم کرنا سب جائز اور موجبِ رحمت وبرکت ہے بشرطیکہ یہ اُمور خُلوصِ اعتقاد اور نیک نیّت سے کیے جائیں۔[4]

⑥...... اور ⑦...... چالیسواں، گیارھویں شریف اور کھانے یا شیرینی وغیرہ پر فاتحہ پڑھنا سب جائز اور باعث اجر وثواب ہے اور ایسا کرنے والے مسلمان صحیحُ العقیدہ اہل سنت و جماعت ہیں۔ ان کاموں کو بدعت قرار دینا اور ان کاموں کے کرنے والے سنی مسلمان کو بدعتی کہنا سخت گناہ اور بدعت وضلالت ہے۔

---

❶...... اللہ تعالیٰ کے بتانے سے ❷...... یعنی عُرس کو مستحب سمجھ کر کرنا مطلقا جائز ہے البتہ اسے واجب سمجھنا غلطی ہے اور مسلمان اسے واجب سمجھتے بھی نہیں۔ ❸...... جن کا قتل جائز ہو ❹...... یعنی انہیں مُستحب سمجھ کر بجالائے، واجب نہ سمجھے۔

(34) دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی صاحبان کے نزدیک بدعتی کے پیچھے نماز مکروہ تحریمہ ہے۔ ''فتاویٰ رشیدیه'' حصہ سوم، ص ۴۷ پر ہے۔

سوال: بدعتی کے پیچھے نماز جائز ہے نہیں؟

الجواب: مکروہ تحریمہ ہے۔(فِی دُرِّ الْمُختار، بابُ الْاِمامة) واللّٰه تعالیٰ اَعلم.

بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنه

......اور اسی ''فتاویٰ رشیدیه'' حصہ سوم کے صفحہ ۵۰، ۵۱ پر ہے۔

سوال: جمعہ کی نماز جامع مسجد میں باوجودیکہ امام بدعقیدہ ہے، پڑھے یا دوسری جگہ پڑھ لے؟

الجواب: جس کے عقیدے درست ہوں اس کے پیچھے نماز پڑھنی چاہیے۔

اہل سنت کا مذہب

اہلِ سنت کا مسلک یہ ہے کہ عُرس و میلاد کرنے والوں اور کھانے یا شیرینی وغیرہ پر فاتحہ پڑھنے والوں اور گیارھویں کرنے والوں کو بدعتی کہنا اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو مکروہِ تحریمہ جاننا سخت گناہ اور بدترین قسم کی گمراہی ہے۔

اہلِ سنت کے نزدیک فی زمانہ عرس و فاتحہ کرنے والوں ہی کے پیچھے نماز پڑھنا صحیح ہے۔ان کے مُخالفین مذکورین کے پیچھے جائز نہیں۔

(35) دیوبندیوں کا مذہب

اکابر حضرات علماءِ دیوبند کے نزدیک کوئی مجلسِ میلاد اور کوئی عرس کسی حال میں درست

نہیں۔مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی "فتاویٰ رشیدیه" حصہ۲ص۱۵۰پر ارقام فرماتے ہیں۔

سوال: مسئلہ انعقاد مجلسِ میلاد بدونِ قیام بروایتِ صحیحہ درست ہے یا نہیں؟[۱] بَیِّنُوْا وَتُوْجَرُوْا رقیمہ: نیاز محمد امتیاز علی، طالب علم مدرسہ قصبہ سہنپور، جواب طلب مع حوالہ کتب فقط

الجواب: انعقاد مجلسِ میلاد بہر حال ناجائز ہے۔تداعی امرِ مندوب[۲] کے واسطے منع ہے۔ فقط واللّٰہ تعالیٰ اعلم۔اگر پڑھو گے حوالہ کُتُب معلوم ہو جائیں گے، نہ پڑھو گے تو تقلید سے عمل کرنا فقط والسلام۔ کَتَبَه: اَلْاَحْقَر[۳] رشید احمد گنگوہی

سوال: جس عرس میں صرف قرآن شریف پڑھا جائے اور تقسیم شیرینی ہو، جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: کسی عُرس اور مولود شریف میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی سا عُرس اور مولود درست نہیں۔فقط واللّٰہ تعالیٰ اعلم (بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنه)

مسئلہ: محفلِ میلاد میں جس میں روایاتِ صحیحہ پڑھی جائیں اور لاف وگزاف[۴] اور روایاتِ موضوعہ اور کاذِبہ نہ ہوں، شریک ہونا کیسا ہے؟

الجواب: ناجائز ہے بسبب اور وُجوہ کے۔فقط رشید احمد (فتاویٰ رشیدیه، حصہ۲،ص۱۵۵)

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مذہب میں مجلسِ میلادِ پاک افضل ترین مندوبات[۵] اور اعلیٰ ترین مُستحسنات

۱...... ایسی میلاد کی مجلس منعقد کرنا جس میں قیامِ تعظیمی نہ ہو اور احادیث و واقعات بھی درست بیان کیے جائیں، کیا درست ہے ۲...... مستحب عمل ۳...... حقیر ترین شخص ۴...... بیہودہ سرائی
۵...... مستحب اعمال میں افضل ترین

سے ہے اور اعراس[1] بزرگانِ دین بھی اہلِ سُنت کے نزدیک مِنْجُملہ مُسْتَحَبات ہیں۔ **جو شخص یہ کہتا ہے کہ "بزرگانِ دین کے عُرس میں کوئی لغویت اور امر ممنوع نہ ہو تب بھی ناجائز اور بدعت ہے" وہ بزرگانِ دین کا سخت مُعانِد[2] اور ان کے فیوض و برکات سے محروم اور خائب و خاسر ہے۔**

اسی طرح میلاد شریف کو بہر حال ناجائز و بدعت قرار دینا حتی کہ سلام و قیام نہ ہو اور روایاتِ موضوعہ نہ ہوں بلکہ صحیح روایتوں کے ساتھ میلاد شریف پڑھا جائے تب بھی اسے ناجائز اور بدعت و حرام کہنا اہلِ سنت کے نزدیک بارگاہِ رسالت سے بُغض و عناد کی روشن دلیل ہے۔

(36) دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء کے نزدیک بروایاتِ صحیحہ محرّم میں حضرات حسنین رضی اللہ عنہما **کی شہادت کا بیان، شربت اور دودھ پلانا، سبیل لگانا سب حرام ہے۔** ملاحظہ فرمائیے: "فتاویٰ رشیدیہ" حصہ سوم، ص ۱۱۳

سوال: محرم میں عشرہ وغیرہ کے روز شہادت کا بیان کرنا بروایاتِ صحیحہ یا بعض ضعیفہ بھی و نیز سبیل لگانا، چندہ دینا اور شربت، دودھ بچوں کو پلانا درست ہے یا نہیں؟

الجواب: محرم میں ذکرِ شہادتِ حسنین علیہما السلام کرنا اگرچہ بروایاتِ صحیحہ ہو یا سبیل لگانا، شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا سب نادرست اور تشبّہ روافض کی وجہ سے حرام ہے۔[3]

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مسلک میں روایاتِ صحیحہ کے ساتھ محرم وغیرہ میں حضرات حَسَنَین رضی اللہ تعالیٰ عنہما

---

[1] عرس کی جمع [2] سخت دشمن [3] اصل کتاب کی عبارت باب "عکسی عبارات" میں ملاحظہ فرمائیں۔

کا ذکرِ شہادت باعثِ رحمت و برکت ہے۔ اسی لیے شہداءِ کرام کو ایصالِ ثواب کے لیے شربت و دودھ وغیرہ پلانا سب جائز اور مستحسن ہے۔

تَشَبُّہ بِالرَّوَافِض[1] کی آڑ لے کر ان اُمورِ مُستحسنہ کو ناجائز و حرام کہنا مسلمانوں کو حصولِ خیر و برکت سے محروم رکھنا ہے۔

(37) دیوبندیوں کا مذہب

اکابر علماءِ دیوبند کے مذہب میں ہندوؤں کے سودی روپے سے جو پانی پیاؤ (سبیل) لگائی جائے اس کا پانی پینا مسلمانوں کے لیے جائز ہے۔ دیکھئے "فتاوٰی رشیدیہ" حصہ ۳، صفحہ نمبر ۱۱۴ پر ہے۔

سوال: ہندو جو پیاؤ پانی کی لگاتے ہیں سودی روپیہ صرف کر کے مسلمانوں کو اس کا پانی پینا درست ہے یا نہیں؟

الجواب: اس پیاؤ سے پانی پینا مضائقہ نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم[2]

(رشید احمد گنگوہی عفی عنہ)

دیوبندی حضرات کے مسلک میں ہندوؤں کی ہولی اور دیوالی کی پوریاں وغیرہ مسلمانوں کے لیے کھانا حلال طیّب ہے۔ "فتاوٰی رشیدیہ"، حصہ دوم، ص ۱۲۳ پر مرقوم ہے۔

مسئلہ: ہندو تہوار ہولی یا دیوالی میں اپنے استاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطورِ تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد یا حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں۔

الجواب: درست ہے فقط۔[3]

---

❶...... شیعوں سے مشابہت ❷......، ❸...... اصل کتاب کی عبارت باب "عکسی عبارات" میں ملاحظہ فرمائیں۔

اہل سنت کا مذہب

اہلِ سنت کے نزدیک یہ امر اہلِ بیتِ اَطہار خصوصاً سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ساتھ عداوتِ قلبی کی بیّن دلیل ہے کہ امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کی فاتحہ کے شربت کو تَشَبُّہ بِالرَّوَافِض کی آڑ لے کر حرام کہا جائے اور اس کے بالمقابل تَشَبُّہ بِالْھُنُوْد[1] سے آنکھیں بند کر کے ہندوؤں کے مشرکانہ تہوار ہولی، دیوالی کی پوری کچوری کو جائز و حلال قرار دیا جائے۔

نیز اہلِ سنت اس بات کو اہلِ بیتِ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے ساتھ بدترین دشمنی تصور کرتے ہیں کہ امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ایصالِ ثواب کے لیے لگائی ہوئی سبیل کے پانی کو ناجائز سمجھا جائے اور اس کے مقابلہ میں ہندوؤں کے سودی روپے سے لگائے ہوئے پیاؤ کا پانی حلال طیب جائز اور پاک مانا جائے۔ مقامِ تعجّب ہے کہ تَشَبُّہ بِالرَّوَافِض تو ملحوظ رہے اور تَشَبُّہ بِالْکُفَّارِ وَالْمُشْرِکِیْن[2] بالکل نظر انداز کر دیا جائے۔ اہلِ انصاف غور فرمائیں کہ یہ عداوتِ حسین نہیں تو کیا ہے؟ العیاذُ باللہ والیہِ المشتکی

(38) دیوبندیوں کا مذہب

علماءِ دیوبند کے پیشوایانِ کرام کے مذہب میں "زاغِ معروفہ" (مشہور کوّا جو عام طور پر پایا جاتا ہے) کھانا ثواب ہے۔ "فتاویٰ رشیدیہ" حصہ ۲، ص ۱۳۰ کو دیکھئے۔ اس پر لکھا ہے۔

مسئلہ: جس جگہ زاغِ معروفہ کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کو کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب؟

الجواب: ثواب ہوگا۔ فقط: رشید احمد گنگوہی[3]

---

[1] ہندوؤں سے مشابہت [2] کفار اور مشرکین سے مشابہت [3] اصل کتاب کی عبارت باب "عکسی عبارات" میں ملاحظہ فرمائیں۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ پاک غذا پاک لوگوں کے لیے ہے اور خبیث و ناپاک غذا خبیثوں اور ناپاکوں کے لیے ہے۔زاغ (مشہور کوّا) حرام اور خبیث ہے جس کا کھانا مومنین طیّبین کے لیے جائز نہیں۔کوّا کھانے والے حرام خور اور عذابِ آخرت کے سزاوار ہیں۔

(39) دیوبندیوں کا مذہب

علماءِ دیوبند کی نظر میں مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی، بانیٔ اسلام صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کے "ثانی" ہیں۔ملاحظہ فرمایئے "مَرثِیَہ" مُصَنَّفَہ مولوی محمود حسن دیوبندی، مطبوعہ ساڈھورہ، ص ۶

زبان پر اہلِ اَہوا[1] کی ہے کیوں اُعْلُ ھُبَل[2] شاید
اُٹھا دنیا سے کوئی بانیٔ اسلام کا ثانی

اہل سنت کا مذہب

اہلِ سنت کے نزدیک حضور صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم لاثانی و بے نظیر ہیں اور مرثیہ کا زیرِ نظر شعر حضور صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کی شان میں توہین و تنقیص ہے۔اس شعر میں مولوی رشید احمد گنگوہی کو بانیٔ اسلام کا ثانی کہا گیا ہے۔

"بانیٔ اسلام" سے مراد اللّٰہ تعالٰی ہوگا یا رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم لہٰذا مولوی رشید احمد گنگوہی (معاذ اللّٰہ) اللّٰہ تعالٰی کے ثانی ہوئے یا رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کے۔

---

[1]...... گمراہوں [2]......ترجمہ: اے ہُبَل! بلند ہوجا......ہُبَل کفّارِ مکہ کے ایک بت کا نام ہے۔کفارِ مکہ اپنی فتح کے موقع پر "اُعْلُ ھُبَل" کے نعرے لگا کر مسرّت کا اظہار کرتے۔

ظاہر ہے کہ یہ گنتی اور شمار کا موقع نہیں، اس لیے تسلیم کرنا پڑے گا کہ مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی نے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ صلّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلّم کا مثل قرار دے کر خدا اور رسول کی شان میں توہین کی۔

تعجب ہے کہ اگر کسی جاہل آدمی کو مولوی اشرف علی تھانوی یا مولوی رشید احمد گنگوہی کا ثانی کہہ دیا جائے تو دیوبندیوں کے دل میں فوراً درد پیدا ہوگا کہ ''اُف'' ہمارے مقتداؤں کی توہین ہوگئی لیکن یہ خود ایک مولوی کو رسول اللہ صلّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلّم **کا ثانی کہیں تو انہیں توہینِ رسول کا قطعاً احساس نہیں ہوتا بلکہ ایسے توہین آمیز کلام کی تاویلاتِ فاسدہ میں ایڑی چوٹی کا زور لگانے لگتے ہیں۔** فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَار [1]

(40) دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندیوں کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے حقیر اور چھوٹے سے کالے غلاموں کا لقب ''یوسفِ ثانی'' ہے۔ دیکھیے: ''مَرْثِیَّہ'' مولوی محمود حسن صاحب، ص ۱۱

قبولیت اسے کہتے ہیں ، مقبول ایسے ہوتے ہیں	
عبیدِ سود کا ان کے لقب ہے یوسفِ ثانی	

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ کسی کو وصفِ عیب سے تعبیر کر کے ''یوسفِ ثانی'' اس کا لقب قرار دینا یوسف عَلَیْہِ السَّلام کی شان میں توہین و تنقیص ہے۔ '' عبیدِ سود'' کے معنی ہیں

[1] ...... تو عبرت لو اے نگاہ والو!

”کالے رنگ کے حقیر اور چھوٹے غلام“ جن کو دوسرے لفظوں میں ”کالے غُلَمْٹے“ بھی کہا جاسکتا ہے۔ اگر کسی نے کسی کو یوسفِ ثانی سے تعبیر کیا ہے تو اس کے حسن کو تسلیم کر کے اور اسے حسین قرار دے کر کہا ہے لیکن اس شعر میں تو مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے غلاموں کو ”عبیدِ سود“ کالے غُلَمْٹے کہہ کر اوران کے مُحَقَّر و مُصَغَّر[1] ہونے کا اظہار کر کے پھر انہیں سیاہ فام ماننے کے بعد ان کا لقب ”یوسفِ ثانی“ رکھا ہے، جس میں جمالِ یوسفی کی صریح توہین ہے۔ اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہ

(41) دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی مسلک میں مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی مسیحائی سیّدُنا عیسیٰ بن مریم[2] کی مسیحائی سے بڑھ چڑھ کر ہے۔ دیکھئے ”مَرْثِیَہ“ مُصَنَّفہ مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی، ص۳۳

مُردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا	
اس مسیحائی[3] کو دیکھیں ذری[4] ابنِ مریم	

اہل سنت کا مذہب

اہلِ سنت کا مذہب یہ ہے کہ کسی نبی کے معجزات اور کمالات میں کسی غیر نبی کو نبی سے بڑھ چڑھ کر ماننا توہینِ نُبُوَّت ہے۔ اس شعر میں مردہ اور زندہ سے حقیقی مردہ اور زندہ مراد ہو یا مجازی ہو، ہر صورت میں حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کی توہین ہے۔ اس لیے کہ مولوی رشید احمد صاحب کی مسیحائی کا حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کی مسیحائی سے مقابلہ کیا گیا ہے اور پھر مولوی رشید احمد صاحب

[1]......انتہائی حقیر اور چھوٹا [2]......عَلَیْہِ السَّلام [3]......حیات بخشی، زندگی دینا

[4]......ذری: ذرا کی جگہ استعمال ہوتا ہے، معنیٰ تھوڑا (فیروز اللغات)

کی مسیحائی کو حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کی مسیحائی پر ترجیح دی گئی ہے جو سیّدنا مسیح ابن مریم کی شان میں گستاخی ہے۔ اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہ

(42) دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کے نزدیک کعبہ میں بھی گنگوہ کا رستہ تلاش کرنا چاہیے۔ مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی اپنے تصنیف کردہ "مَرثِیہ" کے صفحہ نمبر ۱۳ پر ارشاد فرماتے ہیں۔

پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا راستہ
جو رکھتے اپنے سینے میں تھے شوق و ذوقِ عرفانی

اہل سنت کا مذہب

اہلِ سنّت کے نزدیک کعبہ مطہّرہ تمام دنیائے انسانیت کا مرکز و مرجع اور سب کے لیے امن و عافیت کا گہوارہ ہے۔ مردِ مومن کا دل خود بخود کعبہ کی طرف کھنچتا ہے، خصوصاً عارف باذوق پر کعبہ کے حقیقی حسن و جمال اور اس کے اَنوار و تجلّیات کا انکشاف ہوتا ہے۔ **ایسی صورت میں جو لوگ کعبہ میں پہنچ کر بھی گنگوہ کا رستہ ڈھونڈتے ہیں وہ علم و عرفان اور ذوق و شوق سے قطعاً محروم ہیں۔ کعبہ میں پہنچنے کے بعد گنگوہ کا مُتلاشی ہونا یقیناً کعبہ مطہّرہ کی عظمت و شان کو گھٹانا ہے۔**

ناظرین کرام

تصویر کے دونوں رخ آپ کے سامنے موجود ہیں۔ اب آپ کو اختیار ہے جسے چاہیں پسند فرمائیں۔ میں اپنے معبودِ حقیقی ربِ کائنات **مُجِیْبُ الدَّعْوَات** جَلَّ مَجْدُہٗ سے بصد تضرّع وزاری دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ قبولِ حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَھُوَ یَھْدِیْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم وَ آخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَوْلِیَاءِ مِلَّتِہٖ وَ عُلَمَاءِ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

تَمَّتْ بِالْخَیْر

سیّد احمد سعید کاظمی

زیارات اولیاء وکرامات اولیاء

☆......کبھی زیارت، اہلِ قبور سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہوتی ہے جیسا کہ قبورِ صالحین کی زیارت کے بارے میں احادیث آئی ہیں۔(جذب القلوب ترجمہ از فارسی)

☆......امام ابن الحاج مدخل میں امام ابوعبداللہ بن نعمان کی کتاب مستطاب سفینۃ النجاء لاھل الالتجاء فی کرامات الشیخ ابی النجاء سے ناقل: تَحَقَّقَ لِذَوِی الْبَصَائِرِ وَالْاِعْتِبَارِ زِیَارَۃُ قُبُوْرِ الصَّالِحِیْنَ مَحْبُوْبَۃٌ لِاَجْلِ التَّبَرُّکِ مَعَ الْاِعْتِبَارِ فَاِنَّ بَرَکَۃَ الصَّالِحِیْنَ جَارِیَۃٌ بَعْدَ مَمَاتِھِمْ کَمَا کَانَتْ فِیْ حَیَاتِھِمْ. (المدخل،فصل فی زیارۃ القبور، دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۹/۱) یعنی اہل بصیرت واعتبار کے نزدیک محقق ہو چکا ہے کہ قبور صالحین کی زیارت بغرض تحصیل برکت وعبرت محبوب ہے کہ ان کی برکتیں جیسے زندگی میں جاری تھیں بعد وصال بھی جاری ہیں۔

باب
عکسی عبارات

عکسی عبارات

متنازعہ عبارات پڑھ کر ہوسکتا ہے کہ کسی کے ذہن میں آئے کہ ایسا کون لکھ سکتا ہے یا ممکن ہے کہ اصل عبارات میں تغیر کرکے انہیں متنازعہ بنادیا گیا ہو، لہٰذا اس قسم کے تمام شبہات کا قلع قمع کرنے کے لئے بعض اصل کتب وہابیہ سے متنازعہ عبارات کو سکین (scane) کرکے اس باب میں پیش کیا جارہا ہے تاکہ قارئین کے لئے قلبی اطمینان کا باعث ہو۔

❶ ......"تقویۃ الایمان"، باب اول، فصل ۱، شرک سے بچنے کا بیان، ص۲۸:میر محمد کتب خانہ

ہووے یا ہر جگہ حاضر وناظر ہو۔ دوسری یہ کہ جب ہمارا
خالق اللہ ہے اور اس نے ہم کو پیدا کیا تو ہم کو بھی چاہیے کہ
اپنے ہر کاموں پر اسی کو پکاریں اور کسی سے ہم کو کیا کام جیسے جو
کوئی ایک پادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ
اسی سے رکھتا ہے دوسرے پادشاہ سے بھی نہیں رکھتا اور
کسی چوہڑے چمار کا تو کیا ذکر ہے۔

❷ ......"تقویۃ الإیمان"، باب أوّل، فصل ۵، شرک فی العبادات کی برائی کا بیان، ص۵۷:میر محمد کتب خانہ

ف یعنی میں بھی ایک دن مرکر مٹی میں ملنے والا ہوں

❸ ......"تقویۃ الإیمان"، باب أول، فصل۴: شرک فی العبادات کی برائی کا بیان، ص۴۵:میر محمد کتب خانہ

معلوم ہوا کہ آخر زمانہ میں قدیم شرک ہی رائج ہوگا سو پیغمبر
خدا کے فرمانے کے موافق ہوا یعنی جیسے مسلمان لوگ اپنے نبی و ولی امام و

❹ ......"تقویۃ الایمان"، باب اول، فصل۴: شرک فی العبادات کی برائی کا بیان، ص۴۳:میر محمد کتب خانہ

نہیں اور جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں

5......"تقویة الایمان"، فصل ۵: شرك فی العادات کی برائی کا بیان، ص ۵۵ :میر محمد کتب خانہ

ف یعنی جو کہ اللہ کی شان ہے اور اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں سو اس میں اللہ کے ساتھ کسی مخلوق کو نہ ملا ئیے گو کتنا ہی بڑا ہو اور کیسا ہی مقرب مثلاً یوں نہ بولے کہ اللہ و رسول چاہے گا تو فلانا کام ہو جائے گا کہ سارا کاروبار جہان کا اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ یا کوئی شخص کسی سے کہے کہ فلانے کے دل میں کیا ہے یا فلانے کی شادی کب ہوگی یا فلانے درخت میں کتنے پتے ہیں یا آسمان میں کتنے تارے ہیں تو اس کے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول ہی جانے کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر اور اس بات کا کچھ

6......"فتاوی رشیدیہ"، کتاب العقائد، ص ۲۱۰ ـ ۲۱۱.

مخفی نہیں پس مذہب جمیع محققین اہل اسلام و صوفیائے کرام و علماء عظام کا اس مسئلہ میں یہ ہے کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ ہے

7...... اور دوسرے مقام پر لکھا:

[illegible] کذب لازم آئے مگر آیت اولیٰ سے اس کا تحت قدرت باری تعالےٰ داخل ہونا معلوم ہوا پس ثابت ہوا [illegible] کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ جل وعلیٰ ہے کیوں نہ ہو وھو علی کل شیء قدیر

8......اسی طرح اسماعیل دہلوی نے اپنے رسالہ "یک روزہ" (فارسی) میں اللہ تعالیٰ کی طرف امکان کذب کی نسبت کرتے ہوئے لکھا:

قولہ - وھو محال لانہ نقص والنقص علیہ تعالیٰ محال -

اقول اگر مراد از محال ممتنع لذاتہ است کہ تحت قدرت الٰہیہ داخل نیست
پس لا نسلم کہ کذب مذکور محال بمعنی مسطور باشد چہ مقدمہ قضیہ غیر مطابقہ للواقع و القائے
آں بر ملائکہ وانبیاء خارج از قدرت الٰہیہ نیست والا لازم آید کہ قدرت انسانی ازید
از قدرت ربانی باشد چہ عقد قضیہ غیر مطابقہ للواقع والقائے آں بر مخاطبین در قدرت
اکثر افراد انسان ست . کذب مذکور بلے منافی حکمت او ستہ پس ممتنع بالغیر ست -
لہذا عدم کذب را از کمالات حضرت حق سبحانہ مے شمارند و او را جل شانہ بآں مدح مے
کنند بخلاف اخرس وجماد کہ ایشاں را کسے بعدم کذب مدح نمے کنند و نیز ظاہر ست

۲۱۷

9 ...... "تحذیر الناس"، خاتم النبیین کا معنی، ص۴ ۔ ۵. دار الاشاعت کراچی

سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء
سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں. مگر اہل فہم پر روشن ہوگا
کہ تقدم یا تأخر زمانے میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول
اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے. ہاں اگر اس وصف
کو اوصاف مدح میں سے نہ کہیے اور اس مقام کو مقام مدح نہ قرار دیجیے تو البتہ
خاتمیت باعتبار تأخر زمانی صحیح ہو سکتی ہے. مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے

10 ...... "تحذیر الناس"، خاتم النبیین کا معنی، ص۶: دار الاشاعت کراچی

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمائیے. یعنی آپ موصوف بوصف
نبوت بالذات ہیں. اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض اوروں کی

11 ...... "تحذیر الناس"، خاتم النبیین ہونے کا حقیقی مفہوم... إلخ، ص۱۸: دار الاشاعت کراچی

عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گذشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا. بلکہ اگر
بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا
بدستور باقی رہتا ہے. مگر جیسے اطلاق خاتم النبیین اس بات کو مقتضی ہے کہ اس لفظ

⓬...... "تحذیر الناس"، روایت حضرت عبد اللّٰہ ابن عباس کی تحقیق، ص٣٤:دار الاشاعت کراچی

بھی آپکی افضلیت ثابت ہو جائیگی بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائے کہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے بالجملہ ثبوت اثر مذکور دونا مثبت خاتمیت ہے معارض و مخالف

⓭...... "صراط مستقیم"، ص٨٦:مکتبة سلفيه لاهور

کسی که خود متوجه بهمه امری از امور دینیه و دنیویه شود بر هر کار آن مقام منکشف میشود میداند از مقتضای ظلمات بعضها فوق بعض از وسوسه زنا خیال مجامعت زوجه خود بهتر است و صرف همت بسوی شیخ و امثال آن از معظمین گو جناب رسالتمآب باشند بچندین مرتبه بدتر از استغراق در صورت گاو و خر خود است که خیال آن با تعظیم و اجلال بسویدای دل انسان میچسپد بخلاف خیال گاو و خر که نه آن قدر چسپیدگی می بود و نه تعظیم بلکه مهان و محقر می بود و این تعظیم و اجلال غیر که در نماز ملحوظ و مقصود میشود بشرک میکشد بالجمله منظور بیان تفاوت مراتب وساو

⓮...... "براهين قاطعه" بجواب "أنوار ساطعه"، مسئله علم غيب، ص٥٥:دار الاشاعت کراچی

علیہ السلام فرماتے ہیں واللہ لا ادری ما یفعل بی ولا بکم الحدیث اور شیخ عبد الحق روایت کرتے ہیں کہ مجھکو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں اور مجلس نکاح کا مسئلہ بھی بحر الرائق وغیرہ کتب سے لکھا گیا تیسرے اگر افضلیت ہی موجب اس کی ہے تو تمام مسلمان اگرچہ فاسق

⓯...... "براهين قاطعه" بجواب "أنوار ساطعه"، مسئله علم غيب، ص٥٥:دار الاشاعت کراچی

دور از علم و عقل ہے، الحاصل غور کرنا چاہیئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھکر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے اور خاصہ کی تعریف تہذیب

⑯...... "حفظ الإیمان"، جواب سؤال سوم، ص۱۳:قدیمی کتب خانہ

مٹا دیا. پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے، ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی (بچہ) ومجنون (پاگل)، بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے

⑰...... تصفیۃ العقائد، صفحہ ۳۱، دار الاشاعت کراچی

تو پھر یہ تامل بیجا ہے بالجملہ علی العموم کذب کو منافی شان نبوت باین معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں خالی غلطی سے

نہیں پھر تیسر تعریضات جو واقع میں اقسام کذب میں سے نہیں ہوتی بلکہ مشابہ کذب ہوتی ہیں ہرگز مخالف شان نبوت نہیں ہو سکتیں علی ہذا القیاس کسی امر مستحب کا اس لحاظ سے ترک کر دینا کہ اس میں کوئی فساد عظیم جس کا وزن منفعت استحباب سے بڑھ جائیگا پیدا ہوگا اگرچہ بظاہر مستلزم ایہام مخالفت واقع ہے کیونکہ انبیاء علیہم السلام کا کسی بات کو ترک کر کے ایک انداز کو اختیار کر لینا اس جانب مشیر ہے کہ یہی انداز مستحسن ہے اور امر متروک غیر مستحسن اور یہ امر بوجہ ایہام مخالف منجملہ دروغ سمجھا جاتا ہے ہرگز مخالف شان نبوت نہیں بلکہ موافق شان نبوت ہے

⑱...... فتاوی رشیدیہ، حصہ دوم، صفحہ ۹، میر محمد کتب خانہ

استفتار کیا فرماتے ہیں علمار دین کہ لفظ رحمۃ للعلمین مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں الجواب لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء وانبیاء اور علماء ربانیین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب میں اعلیٰ ہیں لہذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے

فقط بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔ رشید احمد

⑲...... فتاوی رشیدیہ، حصہ دوم، صفحہ ۱۲۳، میر محمد کتب خانہ

مسئلہ ہندو تہوار ہولی یا دیوالی میں اپنے استاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد و حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں۔

جواب درست ہے فقط مسئلہ۔ ہندوؤں کے لڑکوں کو ان کے تہوار ہولی یا دیوالی

⑳...... فتاوی رشیدیہ، حصہ سوم، صفحہ ۱۱۳، میر محمد کتب خانہ

سوال محرم میں عشرہ وغیرہ کے روز شہادت کا بیان کرنا مع اشعار بروایت صحیحہ یا بعض ضعیفہ بھی و نیز سبیل لگانا اور چندہ دینا اور شربت و دودھ بچوں کو پلانا درست ہے یا نہیں الجواب محرم میں ذکر شہادت حسنین علیہما السلام کرنا اگرچہ بروایات صحیحہ ہو یا سبیل لگانا شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں فقط رشید احمد

21 …… فتاوی رشیدیہ، حصہ دوم، صفحہ ۱۳۰، میر محمد کتب خانہ

مسئلہ چوہڑے چمار کے گھر کی روٹی میں حرج نہیں ہے اگر پاک ہو۔ فقط
واللہ تعالیٰ اعلم بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (رشید احمد)
مسئلہ جس جگہ زاغ معروفہ کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کوا کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب الجواب ثواب ہوگا فقط رشید احمد

22 …… بلغۃ الحیران، مبشرات، مکتبۃ اخوت

الحرام ثم جئت عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ فالتقی صلی اللہ علیہ وسلم وطلقنی اللطائف والالا کار ورأیت انہ یسقط فامسکتہ واعصمتہ من السقوط فعبرت فی ذلک الوقت ان المراد اقامتہ دینہ …… ومحو الشرک

ترجمہ: مولوی حسین علی کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں سرکار علیہ السلام کو دیکھ کر الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھا۔ پھر میں نے دیکھا کہ آپ گر رہے ہیں پس میں نے آگے بڑھ کر آپ کو تھام لیا اور گرنے سے بچالیا۔

23 …… بلغۃ الحیران، صفحہ ۱۲، مکتبۃ اخوت

تم اپنے معبودوں کو جنکو حاضر ناظر جانتے ہو بلاؤ سب ملکر اس کتاب جیسے کوئی کتاب بنالائیں۔ تحقیق مقام برائے تنویر۔ اس جگہ مفسرین یہ معنی کرتے ہیں کہ قرآن بلیغ اور فصیح کلام ہے اس کی مثل کوئی ایسی بلیغ اور فصیح کلام لاؤ۔ لیکن یہ خیال کرنا چاہئے کہ کفار کو عاجز کرنا کوئی فصاحت اور بلاغت سے نہ تھا۔ کیونکہ قرآن خاص واسطے کفار فصحاء بلغاء کے نہیں آیا تھا۔ اور یہ کمال بھی نہیں ہے بلکہ

24 …… بلغۃ الحیران، صفحہ ۴۳، مکتبۃ اخوت

اور طاغوت کا معنی کلما یعبد من دون اللہ فھو الطاغوت اس معنی بموجب طاغوت جن اور ملائکہ اور رسول کو بولنا جائز ہوگا۔ یا مراد خاص شیطان ہے یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ظلمات سے مراد غفلت۔ حاصل یہ کہ ربط القلب کردیتا ہے یُخْرِجُوْنَهُمْ

(25)...... بلغة الحیران، صفحه ۱۵۷، مکتبة اخوت

کیا اس کا عالم نہیں ہے کیونکہ اصل میں وہ شے ہی نہیں ہے۔ اور انسان خود مختار ہے اچھے کام کریں یا نہ کریں۔ اور اللہ کو
پہلے اس سے کوئی علم بھی نہیں کہ کیا کریںگے بلکہ اللہ کو انکے کرنے کے بعد معلوم ہوگا۔ اور آیات قرآنیہ جیسا کہ ولیعلم اللّٰہ الذین وغیرہ بھی
بھی اور احادیث کے الفاظ بھی اس مذہب پر منطبق ہیں مگر بعض مقام قرآن جو انکے مطابق نہیں بنتے ان کا معنی صحیح کرتے ہیں اور

(26)...... براھینِ قاطعه، صفحه ۳۰، دار الاشاعت

کیثر کو ظلمات ضلالت سے نکالا یہی سبب ہے کہ ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو
میں کلام کرتے دیکھکر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آ گئی آپ تو عربی ہیں، فرمایا کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آ
گئی۔ سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا ایس جس کا رتبہ عند اللہ زیادہ ہوگا۔ شیطان عدو مبین اس کی تخریب و توہین میں زیادہ

کیا نبی کا بدن مٹی کھا سکتی ھے؟

اللہ کے محبوب ،دانائے غُیُوب، مُنَزَّهٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظیمُ الشّان ہے: اِنَّ اللّٰـهَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرضِ اَنْ تَاكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰهِ حَیٌّ یُّرْزَقُ. ’’بیشک **اللہ** تعالیٰ نے زمین پر حرام فرما دیا ہے کہ وہ انبیاء کرام کے بدن کھائے۔ **اللہ** کے نبی زندہ ہیں اوران کو روزی دی جاتی ہے۔‘‘ (سُنَنِ ابنِ ماجہ ج۲ ص۲۹۱ حدیث ۱۶۳۶ دارالمعرفۃ بیروت)

ماخذ و مراجع

قرآن مجید	کلام الٰہی	مکتبۃ المدینہ
ترجمۂ کنز الایمان	امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہ علیہ+متوفٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ

کتب تفاسیر

التفسیر الکبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر رازی رحمۃُ اللہ علیہ+متوفٰی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث ۱۴۲۰ھ
تفسیر الصاوی	امام عارف باللّٰہ رحمۃُ اللہ علیہ+متوفٰی ۱۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۱ھ
تفسیر الخازن	امام علی بن محمد خازن رحمۃُ اللہ علیہ +متوفٰی ۷۴۱ھ	المطبعۃ المیمنیۃ بمصر ۱۳۱۷ھ
تفسیر عزیزی	شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃُ اللہ علیہ+متوفٰی ۱۲۳۹ھ	مکتبۃ پشاور

کتب احادیث

صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃُ اللہ علیہ+متوفٰی ۲۵۶ھ	دارالکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری رحمۃُ اللہ علیہ+متوفٰی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم ۱۴۱۹ھ
ابو داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث رحمۃُ اللہ علیہ+متوفٰی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۱ھ
مشکاۃ المصابیح	محمد بن عبداللّٰہ خطیب تبریزی رحمۃُ اللہ علیہ +متوفٰی ۷۴۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
مسند البزار	امام ابوبکر احمد بن عمرو بزار رحمۃُ اللہ علیہ+متوفٰی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم ۱۴۲۴ھ
مرقاۃ شرح مشکاۃ	ملا علی قاری بن سلطان محمد رحمۃُ اللہ علیہ+متوفٰی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
فیض القدیر	امام محمد عبدالرء وف مناوی رحمۃُ اللہ علیہ+متوفٰی ۱۰۳۱ھ	دارالکتب العلمیۃ ۱۴۲۲ھ
فتح الباری	امام ابن حجر عسقلانی شافعی رحمۃُ اللہ علیہ+متوفٰی ۸۵۲ھ	دارالکتب العلمیۃ ۱۴۲۰ھ

کتب علم کلام

شرح فقہ اکبر	ملا علی قاری بن سلطان محمد رحمۃُ اللہ علیہ+متوفٰی ۱۰۱۴ھ	باب المدینۃ کراچی
المسامرۃ	شیخ کمال الدین محمد بن محمد رحمۃُ اللہ علیہ+متوفٰی ۹۰۶ھ	مطبعۃ السعادۃ
شرح العقائد	سعد الدین مسعود بن عمر تفتازانی رحمۃُ اللہ علیہ+متوفٰی ۷۹۲ھ	مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۰ھ

کتب متفرقۃ

التیسیر	محمود الطحان	باب المدینۃ کراچی
الشفا	امام عیاض بن موسیٰ مالکی رحمۃُ اللہ علیہ+متوفٰی ۵۴۴ھ	مرکز اہلسنت برکات رضا ۱۴۲۳ھ
مدارج النبوۃ	شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃُ اللہ علیہ+متوفٰی ۱۰۵۲ھ	مرکز اہلسنت برکات رضا
الیواقیت و الجواہر	امام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃُ اللہ علیہ+متوفٰی ۹۷۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ

تاریخ الخلفاء	امام جلال الدین عبدالرحمن سیوطی رحمۃ اللہ علیہ + متوفی ۹۱۱ھ	باب المدینۃ کراچی
رد المحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ + متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ ۱۴۲۰ھ
فتاویٰ رضویہ	امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ + متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن ۱۴۱۸ھ
الغنیۃ (غنیۃ الطالبین)	الشیخ عبد القادر الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ + متوفی ۵۶۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۷ھ
سفید و سیاہ	علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی	ضیاء القرآن پبلیکیشنز
فیروز اللغات	الحاج مولوی فیروز الدین	فیروز سنز ۲۰۰۵ء
انوارِ ساطعہ	علامۃ عبد السمیع بیدل انصاری رحمۃ اللہ علیہ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز
	کتب بد مذہباں	
حفظ الایمان	اشرفعلی تھانوی + متوفی ۱۳۶۲ھ	قدیمی کتب خانہ
تقویۃ الایمان	اسماعیل دھلوی + متوفی ۱۲۴۶ھ	میر محمد کتب خانہ
براھین قاطعہ	خلیل احمد انبیٹھوی + متوفی ۱۳۴۶ھ	دار الاشاعت کراچی 1987ء
تصفیۃ العقائد	محمد قاسم نانوتوی + متوفی ۱۲۹۷ھ	مطبع مجتبائی
تحذیر الناس	محمد قاسم نانوتوی + متوفی ۱۲۹۷ھ	دار الاشاعت کراچی
فتاویٰ رشیدیہ	رشید احمد گنگوھی + متوفی ۱۳۲۳ھ	محمد علی کارخانہ ۲۰۰۱ء
صراط مستقیم	اسماعیل دھلوی + متوفی ۱۲۴۶ھ	مکتبہ سلفیہ لاھور
بلغۃ الحیران	حسین علی وان بھچرانی	حمایتِ اسلام لاھور
الشھاب الثاقب	حسین احمد + متوفی ۱۳۷۷ھ	میر محمد کتب خانہ
اشد العذاب	مرتضیٰ حسن دربھنگی	مطبع مجتبائی
اکفار الملحدین	انور شاہ کشمیری ۱۳۵۲ھ	......
قصص الاکابر	ملفوظات اشرفعلی تھانوی + متوفی ۱۳۶۲ھ	کتب خانہ اشرفیہ
المھند	خلیل احمد انبیٹھوی + متوفی ۱۳۴۶ھ	......
الافاضۃ الیومیۃ	ملفوظات اشرفعلی تھانوی + متوفی ۱۳۶۲ھ	اشرف المطابع
مرثیہ	محمود حسن دیوبندی + متوفی ۱۳۳۹ھ	ساڈھورا
حق پرست علما کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب	مولوی احمد علی	......

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے **مدنی** ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے **اچھی اچھی** نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی اِلتجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے **مَدَنی قافلوں** میں بہ نیّتِ ثواب سُنّتوں کی تربیّت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے اِبتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور **ایمان کی حفاظت** کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 2634

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net